سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(سوموار 27، منگل 28، بدھ 29 اگست، جمعتہ المبارک 14- ستمبر 2012)
(یوم الاثنین 8، یوم الثلاثہ 9، یوم الاربعاء 10، یوم الجمع 26- شوال المکرم 1433ھ)

پندرھویں اسمبلی: چالیسواں، اکتالیسواں اجلاس

جلد 40: شمارہ جات : 1 تا 3
جلد 41 : شمارہ : 1

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چالیسواں اجلاس

سوموار، 27۔ اگست 2012

جلد 40: شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	ایجنڈا	------------	3
3۔	ایوان کے عہدے دار	------------	7
4۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	13
5۔	حمد و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	------------	14

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

تعزیت

6۔ معزز ممبر محترمہ شازیہ اشفاق مٹو کی والدہ ماجدہ، سابق ایم پی اے پیر غلام فرید کی اہلیہ اور معزز ممبر چودھری ظہیر الدین خان کے بہنوئی کی وفات پر دعائے مغفرت ----------- 15
7۔ چیئرمینوں کا پینل ----------- 15

سوالات (محکمہ آبکاری و محصولات)

8۔ (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ----------- 16

پوائنٹ آف آرڈر

9۔ سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے نئے صوبے کی تشکیل کے لئے قائم قومی کمیشن کے لئے جناب سپیکر سے دو ناموں کی ڈیمانڈ ----------- 19
10۔ وقفہ سوالات میں کوئی سوال پیش نہ ہوا اس لئے تمام نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے) ----------- 28

توجہ دلاؤ نوٹس

11۔ (کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا) ----------- 44
12۔ کورم کی نشاندہی ----------- 47

منگل، 28۔اگست 2012

جلد 40: شمارہ 2

13۔ ایجنڈا ----------- 49
14۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ----------- 51
15۔ نعت رسول مقبول ﷺ ----------- 52

سوالات (محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

16۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------- 53
17۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------- 68

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تحاریک استحقاق	
18۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	96
	تحاریک التوائے کار	
19۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	97
	قرار دادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
20۔	(کوئی قرار داد پیش نہ ہوئی)	98
	بدھ، 29۔ اگست 2012	
	جلد 40: شمارہ 3	
21۔	ایجنڈا	100
22۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	104
23۔	نعت رسول مقبول ﷺ	105
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
24۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	106
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	111
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
26۔	مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	128
	پوائنٹ آف آرڈر	
27۔	نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے معزز ممبران کا اظہار خیال	130
	سرکاری کارروائی	
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)	
28۔	مسودہ قانون (ترمیم) سروس ٹربیونلز پنجاب مصدرہ 2012	144

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

29۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012 ------------ 145

ہنگامی قانون (جو پیش ہوا)

30۔ ہنگامی قانون انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب مجریہ 2012 ------------ 145

مسودات قانون (جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

31۔ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب مصدرہ 2012 ------------ 146

32۔ قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 154

قرارداد

33۔ نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے نامزد
کردہ کمیشن کو واپس لینے اور نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دینے کا مطالبہ ------------ 155

34۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 156

اکتالیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 14۔ ستمبر 2012

جلد 41: شمارہ 1

35۔ ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------ 158

36۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ------------ 160

37۔ ایجنڈا ------------ 162

38۔ ایوان کے عہدے دار ------------ 164

39۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 170

40۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 171

41۔ چیئرمینوں کا پینل ------------ 172

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

تعزیت

42۔ کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے واقعات میں وفات پانے
والوں کے لئے دعائے مغفرت ------------ 173
43۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 175

قرارداد

44۔ متنازعہ فلم Innocence of Muslims میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان اقدس میں گستاخی کی شدید مذمت اور ذمہ داران کے خلاف
قانونی کارروائی کا مطالبہ ------------ 176
45۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 178

قرارداد

46۔ کراچی اور لاہور میں آتشزدگی کے ہولناک واقعات میں ہونے والے
جانی و مالی نقصان پر گہرے رنج و غم کا اظہار ------------ 178

سوالات (محکمہ داخلہ)

47۔ (کوئی سوال پیش نہ ہوا) ------------ 181
48۔ وقفہ سوالات میں کوئی بھی سوال پیش نہ ہوا اس لئے تمام
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے) ------------ 184
49۔ کورم کی نشاندہی ------------ 210
50۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 211

51۔ انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(118)/2012/736. Dated. 24th August. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 27th August 2012 at 3:00 pm in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated Lahore, the SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
23rd August 2012 GOVERNOR OF THE
PUNJAB”

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 27۔ اگست 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) آرڈیننس کا پیش کیا جانا

آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012

ایک وزیر آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

4

(سی) مسودات قانون پر دوبارہ غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2012)

(اے) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

(بی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

(سی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 میں۔

(اے) ذیلی ضمن (1) میں الفاظ ”وزیراعلیٰ“ کی بجائے لفظ ”گورنر“ ثبت کیا جائے گا۔

(بی) ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:۔

"(4) قانون ہذا کے تحت جملہ فرائض کی سرانجام دہی میں چانسلر اسی طرز پر کام کرے گا اور پابند ہو گا جیسے صوبہ کا گورنر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 105 کی ضمن (1) کے تحت کام کرتا اور پابند ہوتا ہے۔"

(ڈی) **ایک وزیر** وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 10 میں ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:

"(4) چانسلر سنڈیکیٹ کے فیصلہ یا ایکشن کو مسترد کر سکتا ہے جو چانسلر کی رائے میں قانون، یونیورسٹی کے تعلیمی مفاد، مذہب یا کلچرل آئیڈیالوجی یا قومی یک جہتی کے خلاف ہو۔"

(ای) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 31 میں ذیلی ضمن (2) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (3) ثبت کی جائے گی:

"(3) سنڈیکیٹ ذیلی دفعہ (2) کی ضمن ہاء (اے) اور (بی) کے تحت قوانین موضوعہ کی چانسلر کو سفارش کرے گا جو قوانین موضوعہ مع یا بغیر کسی ترمیم منظور کر سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ سنڈیکیٹ کو برائے دوبارہ غور و خوض واپس بھجوا سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ مسترد کر سکتا ہے۔"

(ایف) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 35 کے بعد درج ذیل نئی ضمن 36 ثبت کی جائے گی اور مابعد ضمن ہاء کو بمطابق ایں دوبارہ نمبر لگائے جائیں:۔

"36۔ ریذیڈنٹ آڈیٹر:۔ حکومت مستعار الخدمتی پر ایک مناسب سرکاری آفیسر یونیورسٹی کا بطور ریذیڈنٹ آڈیٹر تقرر کریگی۔"

(جی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب 2012 جیسا کہ اس میں ترمیم کی گئی ہے، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

5

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012
(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012 جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غور و خوض اور منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012
(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر : رانا محمد اقبال خان

جناب ڈپٹی سپیکر : رانا مشہود احمد خان

قائد ایوان : میاں محمد شہباز شریف

قائد حزب اختلاف : راجہ ریاض احمد

2- چیئرمینوں کا پینل

1-	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی-138
2-	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی-150
3-	چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	پی پی-125
4-	محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے	ڈبلیو-361

3- کابینہ

1- رانا ثناء اللہ خان : وزیر قانون و پارلیمانی امور، مال اور مقامی حکومت و دیہی ترقی*

2- میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن : وزیر آبکاری و محصولات، ہائر ایجوکیشن، سکولز ایجوکیشن*، خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم*، ٹرانسپورٹ* وزیر خزانہ

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB.II/2-21/2008 مورخہ 13- جون 2009 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (27 تا 29- اگست 2012) تفویض کیا گیا۔
- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-21/2008 مورخہ 3- مارچ 2011 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (27 تا 29- اگست 2012) تفویض کیا گیا۔

8

3۔ **چودھری عبدالغفور** : وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
کانکنی و معدنیات اور توانائی*

4۔ **حاجی احسان الدین قریشی** : وزیر مذہبی امور و اوقاف، بیت المال
محنت اور ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈویلپمنٹ*

5۔ **ملک ندیم کامران** : وزیر زکوٰۃ و عشر

6۔ **سردار دوست محمد خان کھوسہ** : وزیر صنعت

7۔ **ملک احمد علی اولکھ** : وزیر زراعت، امداد باہمی، لائیو سٹاک وڈیری
ڈویلپمنٹ، جنگلات، ماہی گیری و جنگلی حیات،
سیاحت و ترقی تفریحی مقامات
اور آبپاشی و قوت برقی*

8۔ **ملک محمد اقبال چنڑ** : وزیر جیل خانہ جات

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔ چودھری محمد ایاز : داخلہ
2۔ محترمہ عفت لیاقت علی خان : ترقی خواتین
3۔ چودھری ندیم خادم : محنت
4۔ چودھری عبدالرزاق ڈھلوں : مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
5۔ جناب کرم الٰہی بندیال : کوآپریٹوز
6۔ جناب محمد آصف ملک : ریلیف اینڈ کرائسز مینجمنٹ
7۔ جناب عبدالحفیظ خان : زکوٰۃ و عشر اور بیت المال
8۔ راؤ کاشف رحیم خان : ہائر ایجوکیشن
9۔ جناب ظفر اقبال ناگرا : ہاؤسنگ و شہری ترقی
10۔ ملک محمد نواز : سماجی بہبود
11۔ جناب محمد مسعود لالی : آبپاشی
12۔ جناب افتخار احمد خان : مذہبی امور و اوقاف
13۔ سردار محمد ایوب خان گادھی : ایس اینڈ جی اے ڈی
14۔ محترمہ نازیہ راحیل : خصوصی تعلیم
15۔ جناب عمران خالد بٹ : پبلک پراسیکیوشن
16۔ جناب محمد سعید مغل : خوراک
17۔ محترمہ شازیہ اشفاق مٹو : ایم پی ڈی ٹی
18۔ چودھری محمد اسد اللہ : توانائی
19۔ جناب محمد اخلاق : سکولز ایجوکیشن

- بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن No.Legis:4-42/2009 مورخہ 31۔ جنوری 2009 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کئے گئے۔

10

20۔ جناب محمد آجاسم شریف : آبکاری و محصولات

21۔ ڈاکٹر سعید الٰہی : صحت

22۔ جناب محمد تجمل حسین : صنعت

23۔ جناب محمد خرم گلفام : ٹرانسپورٹ

24۔ پیر محمد اشرف رسول : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی گیری

25۔ جناب غلام نبی : کامرس و تجارت

26۔ رانا تنویر احمد ناصر : پی اینڈ ڈی

27۔ رانا محمد ارشد : امور نوجواناں، کھیل، تاریخی مقامات و سیاحت

28۔ جناب احسن رضا خان : خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

29۔ جناب عامر سعید انصاری : جیل خانہ جات

30۔ جناب عبدالوحید چودھری : خزانہ

31۔ ڈاکٹر فرخ جاوید : انفارمیشن

32۔ جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا : مواصلات و تعمیرات

33۔ سردار میر بادشاہ خان قیصرانی : ماحولیات

34۔ سردار شیر علی خان گورچانی : کالونیز و اشتمال اراضی

35۔ ملک احمد کریم قسور لنگڑیال : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

36۔ سید باسط احمد سلطان : سی ایم آئی ٹی

37۔ سردار قیصر عباس خان مگسی : مال

38۔ سردار ملک جہانزیب وارن : وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم

39۔ میاں محمد کاظم علی پیرزادہ : کانکنی اور معدنیات

11

40۔ میاں فدا حسین وٹو : بیت المال
41۔ جناب آصف منظور موہل : زراعت
42۔ ڈاکٹر عاصمہ ممدوٹ : بہبود آبادی
43۔ جناب جوئیل عامر سہوترا : انسانی حقوق و اقلیتی امور
44۔ جناب خلیل طاہر سندھو : قانون و پارلیمانی امور

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب اشتر اوصاف

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری : ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چالیسواں اجلاس

سوموار، 27۔ اگست 2012

(یوم الاثنین، 8۔ شوال المکرم 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 50 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

يٰۤاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ۝١٠٢ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ
قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ
مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۝١٠٣

سورة آل عِمرَان آیات 102 تا 103

مومنو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرنا تو مسلمان ہی مرنا (102) اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ (103)

وما علینا الاالبلاغo

حمد و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

حمد و نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کم بن جاندا اے میرا
جے ویکھاں میں عملاں ولے کجھ نئیں میرے پلّے
جے ویکھاں تیری رحمت ولے بلّے بلّے بلّے

زبراں زیراں شداں مداں سب شان نبی وچ آئیاں
عاماں لوکاں سمجھ ناں کائی خاصاں رمزاں پائیاں
لکھ واری جے عطر گلاباں دھوئیے نت زباناں
نام اونہاں دے لائق نئیں کی قلم دا کانا
سدا بہار دیویں اس باغے کدی خزاں نہ آوے
ہوون فیض ہزاراں تائیں ہر بُکھا پھَل کھاوے

تعزیت

معزز ممبر محترمہ شازیہ اشفاق مٹو کی والدہ ماجدہ، سابق ایم پی اے پیر غلام فرید کی اہلیہ اور معزز ممبر چودھری ظہیر الدین خان کے بہنوئی کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سپیکر: محترمہ شازیہ اشفاق مٹو صاحبہ ایم پی اے کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کے علاوہ سابق ایم پی اے پیر غلام فرید کی اہلیہ نجمہ فرید کا بھی انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! چودھری ظہیر الدین صاحب کے بہنوئی فوت ہو گئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین صاحب کے بہنوئی کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔ قاری صاحب! دعا کرائیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ شازیہ اشفاق مٹو، ایم پی اے کی والدہ، سابق ایم پی اے پیر غلام فرید کی اہلیہ محترمہ نجمہ فرید اور چودھری ظہیر الدین خان، ایم پی اے کے بہنوئی کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	ڈاکٹر اسد اشرف، ایم پی اے	پی پی۔138
2۔	مہر اشتیاق احمد، ایم پی اے	پی پی۔150
3۔	چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے	پی پی۔125
4۔	محترمہ حمیرا اویس شاہد، ایم پی اے	ڈبلیو۔361

شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! اب تو ہمیں یہ نام زبانی یاد ہو گئے ہیں ان کو announce نہ کیا کریں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: مجھے وقفہ سوالات کا اعلان تو کرنے دیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اعلان ہو گیا ہے۔ ہم نے سُن لیا ہے۔

سوالات

(محکمہ آبکاری و محصولات)

(کوئی سوال پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ راجہ صاحب! آپ خود ہی یہ کام کرنے والے اور خود ہی اس کو negate کر رہے ہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں۔ پنجاب اسمبلی کے ایک ملازم وسیم اختر کو کینسر ہے۔ ابھی وہ باہر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میری آپ سے گزارش ہے، شاید اسمبلی کے پاس اتنے funds نہ ہوں لیکن وزیراعلیٰ پنجاب کے پاس تو خطیر funds ہیں اور آپ آج کل ان کے لئے بہت بڑا کام بھی کر رہے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ان کو سفارش کریں کہ اس کے کینسر کے علاج کے لئے funds جاری کر دیں۔

جناب سپیکر: اس ملازم کا نام لکھ لیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس کا نام وسیم اختر ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! ہمارے funds بھی انہیں دے دیئے جائیں۔ ہمیں جو funds نہیں دیئے گئے وہ سب ان کو دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے funds بھی دے دیں گے۔ مہربانی

محترمہ ثمینہ خاور حیات: ہم سب کے funds ان کو دے دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، بہتر ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پاکستان کے وزیر اعظم کو چند دن پہلے سپریم کورٹ آف پاکستان میں بلایا گیا اور بہت سے سیاسی گماشتوں نے مختلف ٹیلیویژن چینلز پر یہ کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی سپریم کورٹ میں نہیں جائے گی، وزیر اعظم سپریم کورٹ میں نہیں جائے گا لیکن آج میں وزیر اعظم پاکستان راجہ پرویز اشرف، صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری اور اپنے اتحادیوں کو۔۔۔

معزز ممبران حزب اقتدار: راجہ رینٹل، راجہ رینٹل۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے راجہ ریاض صاحب سے بات کرنی چاہتا ہوں۔ راجہ ریاض صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ بہت سے سیاسی گماشتوں نے یہ کہا کہ پیپلز پارٹی عدالت میں نہیں جائے گی۔ یہ بات سب سے پہلے سابق وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے کی ہے۔ یہ اسے سیاسی گماشتہ کہہ رہے ہیں یعنی ایک اپنے ہی سابق وزیر اعظم کو یہ سیاسی گماشتہ کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ راجہ صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ جی، راجہ صاحب! carry on

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اب بتانے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ سیاسی گماشتے بولنا شروع ہو گئے ہیں۔ سیاسی گماشتوں نے بڑے دعوے کئے لیکن وزیر اعظم نے۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! راجہ صاحب اپنے الفاظ واپس لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! راجہ صاحب کو اپنے الفاظ واپس لینا پڑیں گے۔

جناب سپیکر: انہوں نے آپ کے متعلق کوئی بات نہیں کی، آپ اس بات کو چھوڑیں کیونکہ انہوں نے کسی کو nominate نہیں کیا۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھیں۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔ پہلے راجہ صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں پھر آپ بھی بات کر لیجئے گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں۔ یہ کیسے کھڑے ہو گئے ہیں؟ اس طرح پھر ہم کسی کو بھی بات نہیں کرنے دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ عدلیہ کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ ہم ان کو ایسا نہیں کرنے دیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! سپریم کورٹ میں پیش نہ ہونے والی بات یوسف رضا گیلانی نے کہی ہے۔

جناب سپیکر: بھائی! میں نے آپ کو floor نہیں دیا۔ آپ ایسا نہ کریں اور ان کو بات کرنے دیں۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اعتزاز احسن اور یوسف رضا گیلانی نے کہا کہ ہم عدالت میں نہیں جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ بات اچھی نہیں۔ انہوں نے کسی کا نام نہیں لیا۔ اگر نام لیا ہے تو اس کو حذف کر دیا جائے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! انہوں نے رانا ثناء اللہ خان کے حوالے سے بات کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے نام نہیں سنا۔

چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order. Leader of the opposition is speaking. Listen to him, please to listen him.

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ جو سیاسی گماشتے ہیں ان کے اندر تک اس لفظ کا اثر گیا ہے۔۔۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! یوسف رضا گیلانی نے کہا تھا کہ پیپلز پارٹی سپریم کورٹ میں نہیں جائے گی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ جنہوں نے یہ کہا ہے وہ ان کی اپنی پارٹی کے ہیں۔ ہمیں اس بات سے کیا سروکار ہے؟ راجہ صاحب نے کسی کو nominate نہیں کیا۔ اچھا کیا ہے۔ گو کہ انہوں نے سب کو کہہ دیا ہے لیکن کسی کا نام نہیں لیا۔ انہوں نے اعتزاز احسن صاحب اور دوسرے سب لوگوں کو کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ غیر پارلیمانی الفاظ پر معذرت کریں، معافی مانگیں۔

جناب سپیکر: کس سے معافی مانگی جائے؟ آپ تشریف رکھیں۔ اب مجھے سوالات کی طرف جانے دیں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب کا سوال ہے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں بات کر رہا ہوں، مجھے اپنی بات تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: چونکہ آپ بیٹھ گئے تھے اس لئے میں نے سمجھا کہ آپ اپنی بات مکمل کر چکے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے نئے صوبے کی تشکیل کے لئے قائم قومی کمیشن کے لئے جناب سپیکر سے دو ناموں کی ڈیمانڈ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔ میرے ایک لفظ کی وجہ سے یہ بُرا منا گئے ہیں۔ یہ لفظ ان کے اندر تک گیا ہے۔ میں وزیر اعظم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ کہوں گا کہ آپ سے سپیکر قومی اسمبلی نے کمیشن کے لئے دو نام مانگے ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے ہم نے تقریباً دس پندرہ دن پہلے ایک نام آپ کو بھیج دیا تھا۔ آپ اگرچہ مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر منتخب ہو کر آئے ہیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ کس point پر بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں، میں اس کا جواب دوں گا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ہمارے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ہمارے بڑے بھائی ہیں، قابل احترام ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس کرسی پر آپ تشریف فرما ہیں اس کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ ہم نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ اس کرسی کا احترام کیا جائے۔ اگر ہمارا کسی سے کوئی سیاسی اختلاف ہے یا حکومت سے ہمارا کوئی اختلاف ہے تو پھر بھی ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کرسی کا احترام کیا جائے۔ جس طرح یہ کرسی اس ایوان میں اُونچی ہے اس کا احترام بھی اس طرح رہنا چاہئے تاکہ یہ کرسی اور اس پر بیٹھنے والے معزز سپیکر صاحب اُونچے رہیں لیکن انتہائی دُکھ اور افسوس کی بات ہے کہ پندرہ دن گزرنے کے

باوجود بھی اس کمیشن کے لئے جو نام مانگے گئے ہیں آپ وہ بھیجنے کے لئے تیار نہیں۔ آج ہم ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کے پاس گئے تو ہمیں وہاں پر challenge کے طور پر کہا گیا کہ ہم نے یہ نہیں کرنا جو ہوتا ہے کر لیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اس رویے سے ثابت ہوتا ہے کہ جو قرارداد یہاں پر جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کے لئے لائی گئی تھی وہ منافقت پر مبنی تھی۔ میاں برادران کسی صورت جنوبی پنجاب کو صوبہ بنانے کے لئے نہیں مانیں گے۔ یہ تخت لاہور کو کبھی کم نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کسی صورت برداشت نہیں کریں گے کہ ان کی state میں کوئی کمی آئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ پنجاب کو بنگلہ دیش بنانا چاہتے ہیں۔ یہ پنجاب کے خلاف سازش کرکے اس کے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کر رہے ہیں۔ قائداعظم کے پاکستان کے ٹکڑے کرنے والوں کا مشن اب پاکستان کی سلامتی سے کھیلنا ہے۔ ان کا مشن اِدھر ہم، اُدھر تم ہے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ مجھے اُن کی بات سُننے دیں۔ آپ فکر نہ کریں میں اُن کی بات کا جواب دوں گا۔ ابھی اُن کی بات مکمل نہیں ہوئی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ غلط روایت ہوگی کیونکہ Rules of Procedure کی اس کتاب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ سپیکر کے conduct کو discuss نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے بھی اس اسمبلی کو Rules of Procedure کے مطابق ہی چلانا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے مسلم لیگ (ن) کے معزز ممبران یہاں پر موجود ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سردار دوست محمد کھوسہ نے جس طرح نعرہ حق بلند کیا اگر آپ جنوبی پنجاب کی عوام سے محبت کرتے ہیں، اگر آپ بہاولپور کی عوام سے محبت کرتے ہیں، اگر آپ رحیم یار خان کی عوام سے محبت کرتے ہیں تو میں ہاتھ باندھ کر اُن سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنی عوام کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے یہ نعرہ لگائیں کہ "صوبہ بنے گا، جنوبی پنجاب" اور اس کو صوبہ بننے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جنوبی پنجاب زندہ باد" اور "بہاولپور زندہ باد" کی نعرہ بازی)
(شور وغُل)

جناب سپیکر: یہ آپ اچھا نہیں کر رہے۔ Order please, order please

معزز ممبران حزب اقتدار: [*******]

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔ (شور وغُل)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اگلی باری پھر زرداری" اور "تخت لاہور، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"بی بی ہم شرمندہ ہیں، تیرے قاتل زندہ ہیں" کی نعرہ بازی)
(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے جنوبی پنجاب کے حوالے سے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ہمارا اور کوئی موقف نہیں ہے کیونکہ ایک متفقہ قرارداد اسی ایوان سے پاس ہوئی تھی۔ آپ Custodian of the House ہیں اگر اس قرارداد کو bulldoze کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پنجاب اسمبلی کو bulldoze کیا جاتا ہے۔

MR SPEAKER: No, No.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وہاں پر کمیشن کا مطالبہ میاں محمد نواز شریف صاحب نے کیا تھا۔ ہمیں میاں محمد نواز شریف صاحب کا بڑا احترام ہے، وہ ایک پارٹی کے سربراہ ہیں۔ اگر آج ان کے مطالبے کی نفی ہوتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یا تو آپ میاں محمد نواز شریف صاحب کی قیادت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، کسی کا کچھ نہیں جائے گا، ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کہ جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ آپ کی commitment تھی، میاں محمد شہباز شریف صاحب بہاولپور تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم بہاولپور کو صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں زعیم قادری صاحب جو میرے بھائی ہیں وہ بھی موجود تھے۔ ہمارا صرف ایک مطالبہ ہے اس کے علاوہ اور کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ صدر پاکستان نے ایک ریفرنس نیشنل اسمبلی کی سپیکر صاحبہ کو بھیجا ہے۔ انہوں نے چھ نام نیشنل اسمبلی سے دے دیئے ہیں اور چیئرمین سینیٹ نے چھ نام سینیٹ سے دے دیئے ہیں۔ اب دو نام صوبائی اسمبلی سے جانے ہیں۔ ہمارا کوئی مطالبہ نہیں ہے، ہم ایوان کو چلنے دیں گے، جنوبی پنجاب کے عوام بھی اسی پاکستان کے رہنے والے ہیں۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز! جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے عوام آج پیاسے مر رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کے عوام ڈاکٹروں کے نہ ہونے کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ ہمارے سارے کے سارے پیسے شریف لوہے کی شکل میں لاہور میں لگا دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: No۔ اب آپ میری بات بھی سنیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہمارا مطالبہ یہ ہے۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: اب آپ میری بات سنیں۔ سپیکر صاحبہ نے مجھے direct letter نہیں لکھا جو میں آپ کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں۔ نیشنل اسمبلی کے سیکرٹری نے میرے سیکرٹری کو یہ letter بھیجا تھا جس کا جواب میں نے دے دیا ہے۔ میں نے خود محترمہ کو جواب دیا ہے کہ قومی کمیشن بنایا جائے جو کہ ہماری پنجاب اسمبلی کی قراردادوں کے مطابق ہو اور throughout پاکستان جہاں جہاں صوبوں کی ضرورت ہے اس کے مطابق وہاں کے stakeholders کو ان میں شامل کیا جائے۔ آپ کا شکریہ

رائے محمد شاہجہان خان: جناب سپیکر! ہم اس طرح ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ مجھے ان کی بات سننے دیں۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! راجہ ریاض احمد صاحب جو ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کو صرف ایک request کی تھی کہ آپ نے آج کا اجلاس بلایا ہے، الیکشن میں کچھ زیادہ وقت باقی نہیں رہا، نیشنل اسمبلی کے اندر باقاعدہ آئینی ترامیم آنی

ہیں، یہ delaying tactics ہوں گے۔ آپ خدارا صرف دو نام دے دیں ہم ایوان کی کارروائی چلنے دیں گے۔ آج 27-اگست ہے اور یہ letter میرے پاس ہے۔

MR SPEAKER: There is no binding on me and you can’t bound me.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے وہ letter لکھ دیا لیکن آج ایوان کی کارروائی ہماری لاشوں پر تو چل سکتی ہے۔ ہم خون کے آخری قطرے تک جنوبی پنجاب کے عوام کے حق کے تحفظ کے لئے لڑیں گے۔

جناب سپیکر: آپ چلتے جائیں، جس طرح آپ کی مرضی ہے۔ اب مجھے زعیم قادری صاحب کی بات سننے دیں۔ جی، قادری صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ جب پاکستان مسلم لیگ (ن) کا یہ واضح موقف پوری قوم کے سامنے ہے کہ جنوبی پنجاب پر نہ صرف صوبائی اسمبلی میں قرارداد پیش کی گئی بلکہ نیشنل اسمبلی میں بھی جو قرارداد پیش کی گئی، جو unanimous قرارداد تھی واضح طور پر یہ فیصلہ کیا گیا، سپیکر صاحبہ نے واضح طور پر یہ فیصلہ فرمایا کہ ہزارہ صوبہ کی اور پنجاب کے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سارے پاکستان کی بات کی ہے۔ ہم نے قومی کمیشن کی بات کی ہے۔ ہم نے صدر پاکستان کے لئے بات کی ہے۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! سپیکر نیشنل اسمبلی نے ہزارہ صوبہ کو اس میں سے نکال کر علیحدہ کیا اس لئے ہم اس کے خلاف اس کمیٹی میں جانے سے انکاری ہیں۔ ان کی قرارداد ہماری قرارداد unanimous قرارداد تھی جس پر تمام political parties نے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قومی کمیشن کی بات کی گئی تھی۔

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! یہ بات واضح طور پر کہی گئی تھی کہ ہزارہ صوبہ ساتھ ہے۔ وہ اپنی قرارداد سے منحرف ہوئی ہیں۔ آئینی طور پر ان کو سپیکر رہنے کا حق نہیں ہے۔

She has no right to remain the Speaker of the National Assembly any more.

انہوں نے سیاست کی ہے، انہوں نے پیپلز پارٹی کے ورکر کی حیثیت سے ایک الگ قرارداد پیش کی ہے اور یہ یہاں جنوبی پنجاب پر بات کر کے point scoring کرنا چاہتے ہیں۔ قوم جانتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف کا موقف بڑا واضح ہے کہ واقعی صوبہ بننا چاہئے لیکن لسانی بنیادوں پر نہیں، زبان کی بنیاد پر نہیں

بلکہ ایک ایسا صوبہ بننا چاہئے جو ایک viable preposition ہو۔ آج یہ اس اسمبلی میں جنوبی پنجاب کے لوگوں کو ابہام میں ڈال کر اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم ان کو جواب نہیں دینے دیں گے۔ یہ تقریر بند کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر جناب سپیکر
کے ڈائس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے اور "تخت لاہور مردہ باد" کی نعرہ بازی کرنے لگے)

[**************]

(اس مرحلہ پر کچھ معزز ممبران حزب اقتدار اپنی نشستوں سے اٹھ کر جناب سپیکر
کے ڈائس کے سامنے معزز ممبران حزب اختلاف کے پاس آکر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ تمام ممبران اپنی اپنی جگہ پر تشریف لے جائیں۔

[**************]

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "میرا ایک ہی نعرہ، سرائیکی صوبہ
سرائیکی صوبہ اور بہاولپور صوبہ، زندہ باد زندہ باد" کی نعرہ بازی)

آپ سارے زندہ باد۔ آپ تمام کے تمام زندہ باد۔ تمام ممبران مہربانی کریں اور اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں۔ معزز حضرات! آپ اپنی اپنی سیٹوں پر جائیں۔ (شور وغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لے کر رہیں گے،
.بہاولپور صوبہ اور لے کر رہیں گے سرائیکی صوبہ" کی نعرہ بازی)

جی، ٹھیک ہے۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔ (شور وغل)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ظالمو، جواب دو" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "خون کا، حساب دو" کی نعرہ بازی)

ایک معزز ممبر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: کیا سنوں اور کیسے سنوں آپ کی بات؟ یہاں تو بہت سے معزز ممبران پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 21 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، نوانی صاحب بات کریں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! کمیشن میں دو نام بھجوائیں۔

جناب سپیکر: آپ نے نام دے دیا ہے اور میں نے وصول کر لیا ہے۔ جب ٹائم آئے گا تو ضرور بھجوائیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن میرے بھیجے گئے لیٹر کا جواب آنے دیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: نام تو بھجوائیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ آپ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہمیں کمیشن کے لئے نام دیں۔

MR SPEAKER: I am not bound. I am not bound.

(شوروغل)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لے کر رہیں گے،
سرائیکی صوبہ" اور تخت لاہور، مردہ باد کی نعرہ بازی)

جی، نوانی صاحب! Carry on میں آپ کی بات سن رہا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری تمام ممبران سے یہ گزارش ہے کہ۔۔۔ (شوروغل)

جناب سپیکر: مجھے ہی بات کرنے دیں۔ سب ممبر صاحبان اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف لے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"لے کر رہیں گے، جنوبی پنجاب صوبہ اور لے کر رہیں گے، بہاولپور صوبہ" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نوانی صاحب! ابھی آپ تشریف رکھیں کیونکہ ابھی ماحول ٹھیک نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ہم تو لے کر رہیں گے، جنوبی پنجاب صوبہ اور لے کر رہیں گے، بہاولپور صوبہ" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: سب ہی لینا چاہتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہربانی کر کے تسیں نام دے دیو۔

جناب سپیکر: جی، ایسے نہیں۔ میں لیٹر لکھیا اے، اوہدا جواب آن دیو، فیر ویکھاں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سپیکر بے شک قصور دے ہو جاؤ پَر لین دیو ایہناں وچاریاں نوں صوبہ۔

جناب سپیکر: اسیں کدوں کہنے آں تے کِنّے انکار کیتا اے صوبہ بنن توں؟

معزز ممبران حزب اختلاف: نام تو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو نام نہیں دینے۔ میرے لیٹر کا جواب آئے گا تو بات کروں گا۔ میں ایسے نہیں کروں گا۔

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) نے جناب سپیکر
سے ہاتھ باندھ کر کہا کہ آپ کو خدا کا واسطہ ہے کمیشن کے لئے دو نام دے دیں)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی نہیں۔ ایسے نہیں ہو گا۔ آپ بیٹھیں اور میرے خط کا جواب آنے دیں۔

[********]

معزز ممبران حزب اختلاف: نام بھجوائیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. No, I will not allow.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "اگلی باری پھر زرداری"
اور تختِ لاہور، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "ڈاکو، ڈاکو" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران حزب اختلاف: نام تو بھجوا دیں۔

MR SPEAKER: Order please. Order please. No such slogans.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کمیشن کے لئے دو نام دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی نہیں۔ جب میرے لیٹر کا جواب آئے گا تو دیکھوں گا لیکن لیٹر کے جواب کے بغیر نام نہیں دوں گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 21 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ کمیشن کے لئے نام دے دیں، ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، لیٹر کا جواب آ لینے دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے نام دے دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے تو دے دیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب تک آپ نام نہیں دیں گے ہم اسمبلی کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: No sir یہ binding مجھ پر نہیں ہے۔ You can't bound me and this is not between you and me. یہ میرا اور نیشنل اسمبلی کا معاملہ ہے اور آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بہت مہربانی

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اپنی اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے)

جناب شاہ رخ ملک: جناب سپیکر! یہ بہاولپور اور جنوبی پنجاب کی عوام کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سارے پاکستان کی بات کی ہے۔ آپ کے اکیلے کی یا اپنی بات نہیں کی۔ میں نے اُن سے سارے پاکستان کے لئے کہا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"بہاولپور زندہ باد، جنوبی پنجاب زندہ باد" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! نام تو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: تمام ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! آپ کا سوال آیا ہوا ہے اور ٹائم گزر رہا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"تختِ لاہور، مردہ باد اور تختِ لاہور، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "بہاولپور زندہ باد، جنوبی پنجاب زندہ باد" کی نعرہ بازی)

(اذانِ مغرب)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی نشستوں پر جا کر بیٹھ گئے)

آدھ گھنٹہ کے لئے نماز کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹہ تک اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر شام 7 بج کر 17 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔ وقفہ سوالات میں کوئی سوال پیش نہ ہوا اس لئے تمام نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات ایوان کی میز پر رکھے جاتے ہیں۔

وقفہ سوالات میں کوئی سوال پیش نہ ہوا اس لئے تمام نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے)

ضلع چنیوٹ، پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*7552: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے پانچ سالہ بنیاد پر سروے کیا جاتا ہے؟

(ب) ضلع چنیوٹ کا سروے برائے پراپرٹی ٹیکس آخری بار کب کیا گیا، سروے کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا، علاقہ وار تمام تفصیل مع نام آفیسر سروے کنندہ ایوان میں پیش کی جائے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے پانچ سالہ بنیاد پر سروے کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ کا سروے آخری بار سال 01-2000 میں کیا گیا۔

سروے کا طریق کار

سروے کے لئے پنجاب اربن (Immovable) پراپرٹی ٹیکس رولز 1958 (11-7) کی پیروی کی گئی جو کہ درج ذیل ہے:-

1. عوام کو سروے کے لئے نوٹس جاری کئے گئے۔
2. فارم (پی ٹی 4) کے ذریعے کرایہ داری اور جائیداد کی تفصیل مانگی گئی۔

3. گھر گھر جا کر جائیداد کا سروے کیا گیا۔
4. ڈرافٹ ویلیوایشن جدول / شیڈول تیار کیا گیا۔
5. عوام کی معلومات / راہنمائی کے لئے ڈرافٹ ویلیوایشن جدول / شیڈول شائع کیا گیا۔
6. 30 دنوں کے اندر اعتراضات وصول کئے گئے۔
7. اعتراضات کی سماعت کی گئی۔
8. اعتراضات کو دور کیا گیا۔
9. حتمی ویلیوایشن لسٹ تیار کی گئی۔

ریٹنگ ایریا چنیوٹ کو بمطابق سروے دو سرکل ہائے پراپرٹی ٹیکس میں منقسم کیا گیا سرکل نمبر 1 (چنیوٹ) کا سروے مسٹر افتخار احمد انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن چنیوٹ اور سرکل نمبر II کا سروے رانا خوشنود احمد خان انسپکٹر نے زیر نگرانی صدیق ریاض A.E.T.O کیا، اس وقت ضلع چنیوٹ ضلع جھنگ کی تحصیل تھی اور جھنگ میں اس وقت فرمان مسعود ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر تعینات تھے۔ سرکل نمبر 1 مندرجہ ذیل بلاک پر مشتمل ہے:۔

بلاک نمبر II, III, IV, V, VI, VII,VIII,VIIIA اور زرعی زمین شامل ہے۔

سرکل نمبر II بلاک نمبر I, IA, IIA, IX, X, XA, XI, XII, XIII,XIV,XV اور زرعی زمین بھی شامل ہے جبکہ ریٹنگ ایریا چناب نگر پانچ بلاکس میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بلاک نمبر I, II, III, IV, V اس کا سروے 2004-05 کو رانا خوشنود احمد خان انسپکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، مسٹر فرحت محبوب عالم AETO (ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر) نے کیا اس وقت ضلع جھنگ میں امجد علی خان ڈسٹرکٹ آفیسر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن تعینات تھے۔

ہر دو سرکل کے کمرشل جائیداد ہائے پر کیٹیگری D اور E کا نفاذ کیا گیا جبکہ چناب نگر میں کیٹیگری C,D,E کا نفاذ کیا گیا جبکہ ریٹنگ ایریا چنیوٹ کی رہائشی جائیداد ہائے کمرشل اور ذاتی استعمال پر کیٹیگری E,F کا نفاذ اور چناب نگر میں کیٹیگری D,E,F,G کا نفاذ کیا گیا۔

ریٹنگ ایریا چنیوٹ اور چناب نگر کے محلہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع چنیوٹ، محکمہ کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*7878: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ایکسائز کے کتنے دفاتر کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل گریڈ 16 اور اوپر کی فراہم کی جائے؟

(ج) ان دفاتروں میں کتنی کتنی گاڑیاں ہیں ان کے نمبر اور ماڈل بتائیں؟

(د) ان گاڑیوں کے 2009-10، 2010-11 کے دوران ہونے والے اخراجات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دو دفاتر ہیں۔

1۔ دفتر ڈسٹرکٹ آفیسر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن واقع ٹاؤن ضلع چنیوٹ

2۔ سب آفس ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن واقع چمن عباس، چناب نگر ضلع چنیوٹ پر قائم ہیں۔

(ب) ان دفاتر میں کل 24 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ڈسٹرکٹ آفس میں 22 اور سب آفس میں 02=24

گریڈ 16 کا=01

گریڈ 17 کا=01

(ج) ان دفاتر میں صرف ایک ہی گاڑی ہے۔ اس گاڑی کا نمبر FDY-5500 اور ماڈل 2000 ہے۔

(د) سال 2009-10 میں دفتر ہذا کو گاڑی الاٹ نہ کی گئی تھی لہذا سال 2010-11 کے دوران ہونے والے اخراجات مبلغ۔ /86,000 روپے ہوئے ہیں۔

ضلع سرگودھا گاڑیوں کی رجسٹریشن سے آمدن و دیگر تفصیلات

*8037: **جناب اعجاز احمد کاہلوں:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا کو 2009-10 اور 2010-11 کے دوران گاڑیوں کی رجسٹریشن میں کل کتنی آمدن ہوئی؟

(ب) مذکورہ ضلع کے اس عرصہ کے دوران کتنے اخراجات ہوئے اور کن کن مدات میں خرچ کئے گئے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اہلکاران وافسران نے محکمہ کی آمدنی بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے اور ان اقدامات سے کتنی آمدنی میں اضافہ ہوا، آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع سرگودھا کو مالی سال 10-2009 میں مبلغ -/27,390,599 روپے اور مالی سال 11-2010 کے مبلغ -/30,830,523 روپے گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں آمدن ہوئی۔

(ب) ضلع سرگودھا میں مالی سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران جتنے اخراجات ہوئے ان کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے:

مد	مالی سال 10-2009	سال 11-2010
تنخواہ	مبلغ -/556,680	مبلغ -/678,383
پٹرول	مبلغ -/267,508	مبلغ -/205,252
مرمت گاڑیاں	مبلغ -/31,925	مبلغ -/20,807
ٹیلی فون	مبلغ -/108,285	مبلغ -/159,147
گیس	مبلغ۔/31,094	مبلغ -/34,897
بجلی	مبلغ۔/69,234	مبلغ -/92,897
متفرق	مبلغ -/347,424	مبلغ۔/247,835
ٹوٹل	مبلغ-/1,412,150	مبلغ۔/1,439,218

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ کی آمدن بڑھانے کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے گئے۔

1. بغیر رجسٹریشن گاڑیوں کی ٹریفک پولیس کے ساتھ مل کر روڈ چیکنگ کی جارہی ہے۔
2. گاڑیوں کی رجسٹریشن کمپیوٹرائزڈ کی گئی ہے اور پرانے ریکارڈ کو پوسٹ ٹرانزیکشن کے وقت اپ ڈیٹ کیا جارہا ہے۔ کمپیوٹرائزیشن کی وجہ سے گاڑیوں کی رجسٹریشن کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔
3. بغیر رجسٹرڈ گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے اخبارات میں تشہیری مہم چلائی گئی۔

ان اقدامات کی وجہ سے گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں پچھلے سالوں سے اضافہ ہوا ہے۔ مالی سال 10-2009 میں مبلغ -/8,074,356 روپے اور مالی سال 11-2010 میں مبلغ -/3,439,924 روپے اضافہ ہوا ہے۔

لاہور میں موٹر سائیکل رکشہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8109: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں موٹر سائیکل رکشہ کی کل کتنی تعداد ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور میں چلنے والے موٹر سائیکل رکشے زیادہ تر نو عمر بچے چلاتے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) دفتر موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی لاہور میں رجسٹرڈ موٹر سائیکل رکشوں کی کل تعداد 2994 ہے۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ نہ ہے۔

ضلع جہلم، موٹر رجسٹریشن برانچ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8460: **جناب محمد فیاض:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 2008-09 اور سال 2009-10 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں رجسٹر ہوئیں؟

(د) ان دو سالوں کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کراتے ہوئے پکڑی گئیں؟

(ہ) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کس کس بنا پر کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع جہلم میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں پانچ ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب)

برائے سال 2008-09	مبلغ -/49,555,164 روپے
برائے سال 2009-10	مبلغ -/51,573,198 روپے روپے

(ج)

برائے سال 2008-09	11658 گاڑیاں
برائے سال 2009-10	12900 گاڑیاں

(د) NIL

(ہ) NIL

ضلع جہلم، گریڈ 16 اور اوپر کی اسامیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8461: **جناب محمد فیاض:** کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ٹی او آفس جہلم میں گریڈ 16 اور اوپر کی کتنی اسامیاں گریڈ وار ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت اور دیگر شرائط بیان فرمائیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بیان کریں؟

(د) کتنے ملازمین کے خلاف یکم جنوری 2009 سے آج تک کس کس بنا پر شکایات موصول ہوئیں ان کے نام، عہدہ اور جگہ تعیناتی بیان کریں؟

(ہ) کتنے ملازمین کو یکم جنوری 2009 سے آج تک جو جو سزائیں دی گئیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفس جہلم میں گریڈ 16 اور اوپر کی کل تین اسامیاں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گریڈ	تعداد	نام اسامی
17	01	ایکسائز اینڈ ٹیلسیشن آفیسر
16	02	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیلسیشن آفیسر

(ب) ان اسامیوں پر تعیناتی کے لئے تعلیمی قابلیت اور دیگر شرائط بمطابق پنجاب ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ سروسز رولز 1980 کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (AETO)

انسپکٹرز گریڈ 14 کو سنیارٹی کم فٹنس کی بنیاد پر بطور AETO گریڈ 16 میں ترقی دے کر تعینات کیا جاتا ہے۔

(2) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ETO)

I- ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر گریڈ 17 کی 40 فیصد اسامیوں کو پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر محکمہ کی مجاز اتھارٹی صوبہ بھر میں خالی اسامیوں پر تعینات کرتی ہے۔ مطلوبہ تعلیمی قابلیت، گریجویشن اور عمر کی حد 25 سال ہے۔

II- بقیہ 60 فیصد اسامیوں میں سے 90 فیصد کوٹا برائے AETO جو سنیارٹی کم فٹنس کی بنیاد پر ترقی پا کر ETO تعینات کئے جاتے ہیں۔

III- 5 فیصد کوٹا برائے سپرنٹنڈنٹ / اسسٹنٹ / سٹینو گرافر جو کہ ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ اور 5 فیصد کوٹا برائے ڈائریکٹوریٹ، جنرل کے انہی ملازمین جو ان عہدوں پر پانچ سال سے کام کر رہے ہوں اور محکمانہ امتحان پاس کیا ہو، کو سیلیکشن کی بنیاد پر ترقی دے کر ETO تعینات کیا جاتا ہے۔

(ج) ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام	عہدہ	گریڈ	عرصہ تعیناتی
اورنگزیب خان AETO	ETO (اضافی چارج)	17	14-03-2012 سے تاحال
اورنگزیب خان	AETO	16	28-10-2011 سے تاحال
خالی	AETO	16	

ای ٹی او (ETO) کی چھ خالی اسامیوں کی بھرتی کا معاملہ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے پاس ہے جیسے ہی کمیشن کی سفارشات موصول ہوتی ہیں مذکورہ خالی اسامی پر تعیناتی کر دی جائے گی۔ جہاں تک AETO کی خالی اسامی کا تعلق ہے تو یہ خالی اسامی بھی انسپکٹرز کے درمیان سے سنیارٹی کم فٹنس کی بنیاد پر متعلقہ ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی کی سفارشات پر ترقی دے کر پُر کر دی جائے گی۔

(د) اس عرصہ کے دوران کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران کسی بھی ملازم کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہوئی ہے اور نہ سزا دی گئی۔

ضلع وہاڑی، موٹر رجسٹریشن برانچوں کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*8717: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع وہاڑی میں موٹر رجسٹریشن برانچ کے کل کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) اس سے حکومت کو سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی آمدن ہوئی ہے؟

(د) ان دو سالوں کے دوران نمبرز کی نیلامی سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی اور کس کس نمبرز کی نیلامی کی گئی، یہ نیلامی کس کی نگرانی میں ہوئی؟

(ہ) محکمہ ہذا موٹر رجسٹریشن سے آمدن بڑھانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع وہاڑی میں موٹر رجسٹریشن کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ دانیوال ٹاؤن عقب نادر سینما وہاڑی نزد جنرل بس سٹینڈ واقع ہے۔

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں چھ ملازمین کام کر رہے ہیں۔

نام	عہدہ	کام
محمد اکرام	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی
طارق محمود بھٹی	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر	سپر وائزر
محمد ناصر خان	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر	انسپکشن کاغذات
احمد فاروق یاسر	ڈیٹا انٹری آپریٹر	ڈیٹا انٹری
سرفراز احمد	جونیئر کلرک	ریکارڈ مرتب کرنا
محمد ثاقب اقبال	کانسٹیبل	ریکارڈ تیار کرنے میں مدد کرنا

(ج) اس سے حکومت کو جو آمدن ہوئی وہ سال وار درج ذیل ہے۔

سال	آمدن
2009-10	مبلغ۔/30,111,372 روپے
2010-11	مبلغ۔/32,999,685 روپے

(د) ان دو سالوں کے دوران نمبرز کی نیلامی سے حکومت کو سال 10-2009 کے دوران مبلغ۔/310,200 روپے اور 11-2010 کے دوران مبلغ۔/44,200 روپے کی آمدن ہوئی اور جو نمبرز نیلام کئے گئے ان کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ نیلامیاں ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ملتان کی زیر نگرانی ہوئیں۔

(ہ) موٹر رجسٹریشن کی مد میں آمدن بڑھانے کے لئے روڈ چیکنگ کی جا رہی ہے۔ گاڑیوں کی رجسٹریشن کا نظام کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے۔ عوام کی آگاہی کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کے ساتھ مشترکہ میٹنگ کی گئی ہے جس میں رجسٹریشن کی افادیت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ کاؤنٹر پر بااخلاق عملہ تعینات کیا گیا ہے جس کی وجہ سے سال 10-2009 کی آمدن مبلغ ۔/30,111,372 روپے سے بڑھ کر 11-2010 میں ۔/32,999,685 روپے ہے جو کہ پچھلے سال کی نسبت مبلغ۔/2,888,313 روپے سے زائد آمدن ہے۔

لاہور جم خانہ کلب سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات

*9160: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا محکمہ لاہور جم خانہ کلب سے پراپرٹی ٹیکس وصول کرتا ہے اگر ہاں تو سال 09-2008، 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) اس کلب کا رقبہ کتنا ہے؟

(ج) اس کلب کا ریٹنگ ایریا کون سا ہے؟

(د) اس کلب سے کس ریٹ سے ان سالوں کے دوران ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ہ) کیا اس کلب کو ان سالوں کے دوران کوئی ٹیکس معاف کیا گیا ہے تو کتنا ٹیکس معاف کیا گیا؟

(و) یہ ٹیکس کس اتھارٹی نے معاف کیا؟

(ز) کیا حکومت معاف کردہ ٹیکس وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لاہور جم خانہ کلب سے پراپرٹی ٹیکس وصول کرتا ہے۔ 2009۔10 میں پہلی مرتبہ پنجاب اربن Immovable پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 9 کے تحت مورخہ 01۔07۔2009 کو اس کی تشخیص کی گئی اور مبلغ۔/819,734 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا اور 2010۔11 میں مبلغ۔/1,413,585 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ب) اس کلب کا کل رقبہ بمطابق پراپرٹی ٹیکس ریکارڈ 25 ایکڑ ہے۔

(ج) اس کلب کا ریٹنگ ایریا لاہور III ہے۔

(د) اس کلب سے اربن Immovable پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 3 کے تحت سالانہ تشخیص کا 25 فیصد ٹیکس وصول کیا گیا۔

(ہ) اس کلب کو اربن Immovable پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 4 کے تحت کوئی ٹیکس معاف نہ کیا گیا ہے۔

(و) اس کلب کو اربن Immovable پراپرٹی ٹیکس ایکٹ 1958 کی دفعہ 4 کے تحت کوئی ٹیکس معاف نہ کیا گیا ہے۔

(ز) جز (و) اور (ہ) کی روشنی میں جواب نہ میں ہے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کی آمدن و دیگر تفصیلات

***9367: محترمہ نرگس فیض ملک:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ ایکسائز کو سال 2009۔10 اور 2010۔11 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی؟

(ب) محکمہ ہذا اس ضلع سے کل کتنے اداروں / فرموں سے ٹیکس وصول کر رہا ہے، کتنا ٹیکس ابھی تک وصول کرنا باقی ہے؟

(ج) محکمہ ہذا اس ضلع کے کس کس ہوٹل سے کس کس مد میں ٹیکس وصول کرتا ہے ان ہوٹلوں کے نام اور ان سے دو سالوں کے دوران مد وار وصول کردہ ٹیکس کی تفصیل بتائیں؟

(د) محکمہ ہذا کس کس ہوٹل سے پراپرٹی ٹیکس وصول کر رہا ہے ان ہوٹلوں کا کل رقبہ بتائیں اور ان سے دو سالوں کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی مد میں وصول کردہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن کی تفصیل "مد" Levy Wise درج ذیل ہے:-

"مد" Levy	آمدن سال 2009-10	آمدن سال 2010-11
1-پراپرٹی ٹیکس	465,784,167/- روپے	426,428,003/- روپے
11-تفریحی ٹیکس	1,414,148/- روپے	49,367,883/- روپے
111-ایکسائز ڈیوٹی	322,043,650/- روپے	383,042,950/- روپے
Iv-پروفیشنل ٹیکس	30,971,958/- روپے	29,291,771/- روپے
V-ہوٹل ٹیکس	50,812,729/- روپے	70,591,553/- روپے
Vi-موٹر ٹیکس	330,059,755/- روپے	341,162,663/- روپے
کل میزان	1,201,086,407/- روپے	1,299,884823/- روپے

(ب) محکمہ ہذا نے جن اداروں / فرموں سے پروفیشنل ٹیکس وصول کیا اور جن کے ذمہ بقایا جات ہیں ان کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہوٹل کے نام ان سے وصول کردہ دو سالوں کی مد وار تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہذا نے دو سالوں کے دوران جن ہوٹلوں سے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا ان کا نام، رقبہ اور وصول کردہ پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل جھنڈی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گوجرانوالہ، محکمہ کی آمدن و دیگر تفصیلات

*9368: **ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز کی موٹر ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس، ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس کی سال 2009۔10 اور 2010۔11 کی آمدن بتائیں؟

(ب) ان سالوں کا اس ضلع میں کتنا ٹیکس ابھی وصول کرنا ہے؟

(ج) ضلع ہذا میں ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس کن کن سے کتنا کتنا وصول کیا گیا ہے اور کتنا ابھی باقی ہے؟

(د) محکمہ ہذا ہوٹل ٹیکس اور ایکسائز ڈیوٹی کس شرح سے اور کن کن سے وصول کرنے کا مجاز ہے؟

(ہ) ان کی وصولی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع گوجرانوالہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کی سال 2009-10 اور 2010-11 کی آمدن درج ذیل ہے:-

	2009-10	2010-11
موٹر ٹیکس	مبلغ -/160,813,741 روپے	مبلغ -/163,207,016 روپے
پروفیشنل ٹیکس	مبلغ -/13,675,964 روپے	مبلغ -/14,174,251 روپے
ایکسائز ڈیوٹی	مبلغ -/4,589,810 روپے	مبلغ -/5,508,134 روپے
ہوٹل ٹیکس	مبلغ -/1,658,913 روپے	مبلغ -/2,404,671 روپے
ٹوٹل	مبلغ -/ 180,738,428 روپے	مبلغ -/185,294,072 روپے

(ب) ان سالوں کے ضلع گوجرانوالہ میں درج ذیل بقایاجات ہیں:-

	2009-10	2010-11
موٹر ٹیکس	مبلغ -/1,342,222 روپے	مبلغ -/4,322,930 روپے
پروفیشنل ٹیکس	مبلغ -/362,400 روپے	مبلغ -/1,077,549 روپے
ایکسائز ڈیوٹی	NIL	NIL
ہوٹل ٹیکس	NIL	NIL
ٹوٹل	مبلغ -/1,704,622 روپے	مبلغ -/5,400,479 روپے

(ج) ضلع ہذا میں ایکسائز ڈیوٹی جن سے وصول کی گئی ہے تفصیل درج ذیل ہے:-

	2009-10	2010-11
1- پی آر ون (پرمٹ شراب ملکی غیر مسلم)	مبلغ -/89,890 روپے	مبلغ -/73,054 روپے
2- L-17 لائسنس زہر آلود سپرٹ	مبلغ -/2,388,680 روپے	مبلغ -/3,693,940 روپے
3- پرمٹ گولی افیم (عادی مریض)	مبلغ -/385,100 روپے	مبلغ -/ 276,120 روپے
4- D L-42 اور J L-42 پرمٹ برائے ہومیوپیتھک کیمسٹ و پریکٹیشنرز	مبلغ -/1,726,140 روپے	مبلغ -/1,465,020 روپے
ٹوٹل	مبلغ -/4,589,810 روپے	مبلغ -/5,508,134 روپے

مزید یہ کہ ایکسائز ڈیوٹی کی مد میں کوئی بقایاجات نہ ہیں۔

ضلع ہذا میں ہوٹل ٹیکس جن سے وصول کیا گیا ہے تفصیل درج ذیل ہے:-

نام ہوٹل	سال 2009-10	سال 2010-11
1- شیلٹن ہوٹل	مبلغ 551,495/- روپے	مبلغ 568,864/- روپے
2-رائل گارڈن	مبلغ 363,581/- روپے	مبلغ 340,090/- روپے
3-لیپاری ہوٹل	مبلغ 64,496/- روپے	مبلغ 64,992/- روپے
4-وی آئی پی ہوٹل	مبلغ 84,552/- روپے	مبلغ 75,522/- روپے
5-میرین ہوٹل	Nil	مبلغ 530,040/- روپے
6-اکبر ریزاٹ	مبلغ 201,226/- روپے	مبلغ 391,903/- روپے
7-حمزہ ہوٹل	مبلغ 372,222/- روپے	مبلغ 61,701/- روپے
8-لارڈ ہوٹل	مبلغ 104,613/- روپے	مبلغ 125,070/-/- روپے
9-ڈریم ہوٹل	مبلغ 20,932/- روپے	مبلغ 22,720/- روپے
10-نیو گوجرانوالہ	مبلغ 59,109/- روپے	مبلغ 12,268/- روپے
11-ٹاور ہوٹل	مبلغ 32,520/- روپے	مبلغ 34,490/- روپے
12-علی ہوٹل	مبلغ 14,480/- روپے	مبلغ 20,260/- روپے
13-پنجاب ہوٹل	مبلغ 46,220/- روپے	مبلغ 48,913/- روپے
14-گرینڈ ہوٹل	مبلغ 55,930/- روپے	مبلغ 35,594/- روپے
15-سٹی ٹاپ ہوٹل	مبلغ 22,567/- روپے	مبلغ 25,244/- روپے
ٹوٹل وصولی	مبلغ 1,658,913/- روپے	مبلغ 2,404,671/- روپے

مزید یہ کہ ہوٹل ٹیکس کی مد میں کوئی بقایا جات نہ ہیں۔

(د) ہوٹل ٹیکس کمرہ کرایہ کا 8 فیصد کے حساب سے ہوٹل انتظامیہ سے وصول کرنے کا مجاز ہے اور ایکسائز ڈیوٹی درج ذیل شرح سے وصول کرنے کا مجاز ہے:-

1-پی آر ون (پرمٹ شراب ملکی غیر مسلم)	50/month روپے فی لائسنس
2- L-17 لائسنس تھوک و پرچون فروش زہر آلود سپرٹ	22/- روپے فی گیلن
3-پرمٹ گولی افیم (عادی مریض)	8/- روپے فی گولی
4- L-42 D اور L-42 J پرمٹ برائے ہومیوپیتھک کیمسٹ و پریکٹیشنرز	75/- روپے فی گیلن

(ہ) ان کی وصولی کے لئے 25 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

موٹر ٹیکس	18 ملازمین
پروفیشنل ٹیکس	4 ملازمین
ایکسائز ڈیوٹی	1 ملازم
ہوٹل ٹیکس	2 ملازمین

ضلع راولپنڈی، موٹر رجسٹریشن برانچ میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیلات

***9615: محترمہ نرگس فیض ملک:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع راولپنڈی موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) ان میں سے کتنے ملازمین کے خلاف اس وقت کس کس بناء پر محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے؟

(ج) کتنے ملازمین کے خلاف جعل سازی سے گاڑیاں رجسٹرڈ کرنے کی شکایات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) موٹر رجسٹریشن آفس میں تعینات ملازمین کو سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم بطور تنخواہ اور ٹی اے / ڈی اے ادا کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع راولپنڈی کی موٹر رجسٹریشن برانچ میں کل 50 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات سات ملازمین کے خلاف جعلی گاڑیوں کی رجسٹریشن کی بناء پر بذریعہ حکم نمبری SOAI (E&T)/PF/9/S/2009 مورخہ 10-09-2011 مجاریہ دفتر سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، لاہور انکوائری جاری ہے۔ اشتیاق کیانی DEO گریڈ 12، احمد رضا چشتی DEO گریڈ 12، احمد شہباز وٹو گریڈ 14، ملک ناصر پرویز انسپکٹر گریڈ 14، شعیب انیس OPS گریڈ 07، احتشام الحق انسپکٹر گریڈ 14، محمد عرب جونیئر کلرک گریڈ 07

(ج) دس ملازمین کے خلاف جعل سازی سے گاڑیاں رجسٹر کرنے کی چار شکایات ہیں۔ شکایت میں شامل اہلکاران وافسران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مزید یہ کہ ان کے خلاف PEEDA ACT 2006 کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

1- سال 2010 میں ایک ٹیوٹا کرولا کار جس کا نمبر RIA-10/1274 بوگس کاغذات پر رجسٹر کرنے کی شکایت میں درج ذیل افراد شامل ہیں۔

1-ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر MRA	سرفراز عالم خان مغل	گریڈ 17
2 -ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS)	سلیم صادق بٹ	گریڈ 07
3-ڈیٹا انٹری آپریٹر	غلام مصطفیٰ	گریڈ 14
4-جونیئر کلرک	عامر مقصود بٹ	گریڈ 07

-2 اشتیاق کیانی DEO کے خلاف گاڑی نمبری RIS-09-2058 کی جعلی رجسٹریشن کے سلسلہ میں شکایت موصول ہوئی۔

-3 ملک یونس اقبال، ETI(OPS)، سلیم صادق بٹ ETI(OPS) اور اشتیاق کیانی DEO کے خلاف گاڑی نمبر RIA-11-98 کی جعلی رجسٹریشن کی شکایت موصول ہوئی۔

-4 سلیم صادق بٹ، ETI(OPS) اور غلام مصطفیٰ DEO کے خلاف گاڑی نمبری RIA-10-1274 کی جعلی رجسٹریشن کی بناء پر شکایت موصول ہوئی۔

(د)

سال	2009-10	2010-11	2011-12
تنخواہ	8,676,520/-	9,693,400/-	6,706,810/-

ضلع بہاولنگر۔ پرکشش نمبروں کی نیلامی کی تفصیلات

*10305: چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولنگر میں 2009-10 میں پرکشش نمبروں کی کتنی دفعہ نیلامی کی گئی؟

(ب) ان میں سے کون کون سی نیلامی کس کس بناء پر منسوخ کی گئی اس کی وجوہات کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ضلع بہاولنگر سال 2009-10 میں پرکشش نمبروں کی نیلامی دونوں سال چار چار دفعہ کی گئی ہے۔

(ب) نیلامی ایک دفعہ بھی منسوخ نہ ہوئی ہے۔

لاہور: ایچی سن کالج میں بغیر این او سی میوزیکل شو کروانے کی تفصیلات

*10872: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایچی سن کالج لاہور نے بغیر محکمہ ایکسائز کا این او سی حاصل کئے ماہ نومبر 2011 میں راحت فتح علی خان کا شو کروایا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ متذکرہ نے انہیں شوکاز نوٹس جاری کیا، اگر کیا تو کون سی تاریخ کو اور کس اتھارٹی کی منظوری سے جاری ہوا؟

(ج) ایچی سن کالج لاہور کو بغیر این او سی حاصل کئے شو کرانے پر کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ایچی سن کالج لاہور نے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کا این او سی حاصل کئے بغیر ماہ نومبر 2011 میں راحت فتح علی خان کا شو کروایا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر لاہور نے مجاز اتھارٹی کلکٹر / ڈائریکٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن لاہور (ریجن۔ بی) کی منظوری کے تحت مورخہ 11۔11۔28 اور 12۔02۔08 کو تفریحی ڈیوٹی کی ادائیگی کے شو کاز نوٹس جاری کئے

(ج) ایچی سن کالج لاہور کو بغیر این او سی حاصل کئے شو کرانے پر متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر لاہور نے مذکورہ شو کاز نوٹس جاری کئے جس پر پرنسپل ایچی سن کالج لاہور نے مبلغ دو لاکھ روپے تفریحی ڈیوٹی داخل خزانہ سرکار کروادی۔

سال 2011، محکمہ میں خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*10878: **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال 2011 میں محکمہ ایکسائز میں کل کتنی اسامیاں خالی تھیں؟

(ب) سال 2011 میں خالی اسامیوں کو کب پر کیا گیا نیز ان اسامیوں کو پر کرنے کے احکامات کس اتھارٹی نے اور کب دیئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ چیمبرز آف کامرس اور لوکل گورنمنٹ کے ماتحت کام کرنے والی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز وفاقی محکمے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کے حوالے سے استثنیٰ حاصل نہ ہونے کے باوجود ٹیکس ادا نہیں کر رہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت کام کرنے والی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز وفاقی محکمے پراپرٹی ٹیکس ادا کرنے کے حوالے سے استثنیٰ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے سال 2005 سے یہ محکمے 56.567 ملین کے ٹیکس ڈیفالٹر ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے متذکرہ محکموں کا ٹیکس ابھی تک ادا کیوں نہیں کیا نیز ٹیکس نہ لینے کی وجوہات بیان کی جائیں اور کب تک ٹیکس کی وصولی عمل میں لائی جائے گی؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) سال 2011 میں محکمہ ایکسائز میں کل 353 اسامیاں خالی تھیں کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان خالی اسامیوں کو سال 2011 میں پر کیا گیا۔ ان اسامیوں کو پر کرنے کے احکامات جس اتھارٹی نے جب دیئے اس کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے چیمبرز آف کامرس باقاعدگی سے پراپرٹی ٹیکس ادا کر رہا ہے۔ البتہ پنجاب کی ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو پنجاب اربن immovable پراپرٹی ایکٹ 1958 کی دفعہ 4(b) کے تحت 30-06-2002 تک معافی تھی۔ بعد ازاں بذریعہ ترمیم ان پر پراپرٹی ٹیکس یکم جولائی 2002 سے لاگو کر دیا گیا ہے جس کی وصولی مذکورہ ایکٹ کے تحت عمل میں لائی جا رہی ہے۔

(د) جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) جواب اثبات میں نہ ہے۔

لاہور: پراپرٹی ٹیکس وصولی کی تفصیلات

*11927: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ لاہور شہر میں کل کتنے افراد سے ایک لاکھ سے زائد کا پراپرٹی ٹیکس وصول کرنا ہے؟

(ب) ان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا اختیار کس کے پاس ہے؟

(ج) مذکورہ افراد پر پراپرٹی ٹیکس کتنے سالوں کا واجب الادا ہے؟

(د) ان سے کب تک یہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا جائے گا؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) محکمہ لاہور شہر میں کل 971 افراد سے ایک لاکھ سے زائد کا پراپرٹی ٹیکس وصول کرتا ہے۔

(ب) ان سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا اختیار اسیسنگ اتھارٹی/اسسٹنٹ کلیکٹر کے پاس ہے۔

(ج) ان میں سے 158 افراد سے مالی سال 2011-12 کا پراپرٹی ٹیکس مبلغ -/21,413,688 روپے واجب الادا ہے۔

(د) ان سے موجودہ مالی سال میں یہ پراپرٹی ٹیکس وصول کر لیا جائے گا۔

گجرات: ای ٹی او آفس میں تعینات ملازمین کی تفصیلات

*12363: **میاں طارق محمود**: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ای ٹی او آفس گجرات میں کون کون سے گریڈ کی پوسٹیں ہیں یہ ملازمین کتنے عرصہ سے ان پوسٹوں پر تعینات ہیں؟

(ب) ملازمین جو عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) ای ٹی او گجرات میں گریڈ وار پوسٹوں کی تفصیل

1	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز	1
2	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسرز	2
3	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹرز	15
4	اسسٹنٹ	1
5	سٹینوگرافر	1
6	سینئر کلرک	1
7	جونیئر کلرک	14
8	ہیڈ کانسٹیبل	2
9	کانسٹیبل	16
10	ڈرائیور	1
11	چوکیدار	1
	ٹوٹل	55

ملازمین کی تعیناتی کے عرصہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چونکہ وہ ملازمین جو عرصہ تین سال سے زائد ضلع گجرات میں تعینات ہیں ان کے خلاف کسی قسم کی کوئی عوامی شکایت نہ ہوئی ہے اور ان کی کارکردگی نہایت تسلی بخش رہی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

(کوئی توجہ دلاؤ نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کو take up کرتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: وقفہ سوالات تو 7 بجے ہی ختم ہو گیا تھا۔ آپ کیا کرتے ہیں؟ آپ بار بار interruption نہ کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ پھر کمیشن کے لئے نام دے دیں۔

جناب سپیکر: مجھے کوئی پابندی نہیں، میں اس بات کا پابند نہیں ہوں کہ آپ جو بات کریں میں اس کا جواب دوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ پورے ایوان کے سپیکر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، میں پورے ایوان کا سپیکر ہوں اور اس ایوان کا Custodian بھی ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میرے پاس بھی اسی ایوان کی پاس کی ہوئی قرارداد موجود ہے اگر آپ کہیں تو میں اسے پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: اگر آپ اس قرارداد کو نہ پڑھ سکیں تو میں اس میں کیا کروں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! یہ قرارداد اس وقت بھی میرے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے ایسی کون سی بات کی ہے جو آپ کی سمجھ میں نہیں آتی۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ محترمہ کی طرف سے تو مجھے خط نہیں آیا البتہ میرے سیکرٹریٹ میں سیکرٹری کے نام ان کا خط آیا تھا جس کا میں نے آج مکمل طور پر جواب دے دیا ہے اور میں نے ان کو کہا ہے کہ اس کمیشن کو آپ نیشنل کمیشن بنائیں اور وفاقی حکومت سے کہیں کہ وہ۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ میرا اور ان کا معاملہ ہے آپ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے، آپ ایسا نہ کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ پہلے میری بات تو سنیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس میں issue صرف اتنا ہے کہ اگر 11۔ جولائی 2012 کو وفاقی حکومت نے آپ سے کمیشن کے ممبران کے لئے خط لکھا ہے تو اگر آپ کو اس پر کوئی اعتراض تھا تو تین یا چار دن بعد اس پر objection لگا کر۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کیسے مجھے پابند کر رہے ہیں، آپ مجھے کیا dictation دے رہے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ No, I will not listen. I am not bound to answer you.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ میری بات تو سنیں۔

MR SPEAKER: I am not answerable to you on this point. I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: Be sure, be sure.

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ یہ کس rule کے تحت بات کر رہے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: No, I am not answerable. آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ سپیکر کا conduct کس طرح discuss کر رہے ہیں اور یہ کس rule کے تحت بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ matter میرے اور ان کے درمیان ہے، میں نے ان کو خط لکھ دیا ہے۔

کورم کی نشاندہی

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اجلاس کل صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

49

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 28۔ اگست 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

1. **محترمہ نگہت ناصر شیخ:** یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں ڈینگی سے بچاؤ، آگاہی، حفاظتی تدابیر اور ڈینگی سے متعلق تمام بنیادی معلومات کو پرائمری کی سطح سے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

2. **محترمہ ثمینہ خاور حیات:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی پیروں، عاملوں اور جعلی ڈاکٹروں کے اشتہارات پر پابندی عائد کر دی جائے۔

3. **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع سرگودھا کے شہروں بھیرہ اور میانی میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ یہاں کے شہریوں کو صاف پینے کا پانی مل سکے۔

4. **چودھری ظہیر الدین خان:** یہ ایوان جرمن عدالت کی توہین آمیز خاکے بنانے کی اجازت کی پُرزور مزمت کرتا ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی کی عالمی کوششوں کو سبوتاژ کرے گا بلکہ مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دینے کا موجب بھی ہو گا۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب، وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کو کالعدم قرار دلوانے کے لئے یو این او کی سطح پر فی الفور اقدامات کرے۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چالیسواں اجلاس

منگل، 28۔اگست 2012

(یوم الثلاثہ، 9۔شوال المکرم 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 26 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

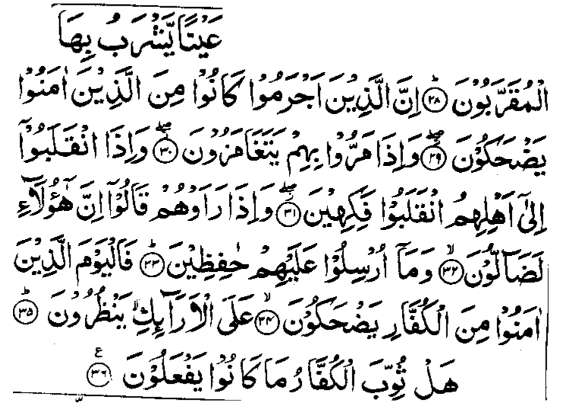

عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا
الْمُقَرَّبُوْنَ ۝٢٨ اِنَّ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا كَانُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
يَضْحَكُوْنَ ۝٢٩ وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ ۝٣٠ وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا
اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ ۝٣١ وَاِذَا رَاَوْهُمْ قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ
لَضَآلُّوْنَ ۝٣٢ وَمَآ اُرْسِلُوْا عَلَيْهِمْ حٰفِظِيْنَ ۝٣٣ فَالْيَوْمَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ ۝٣٤ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝٣٥
هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝٣٦

سورۃ المطفّفین آیات 28تا36

وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے (اللہ کے) مقرب پیئیں گے(28) جو گنہگار (یعنی کفار) ہیں وہ (دنیا میں) مومنوں سے ہنسی کیا کرتے تھے(29) اور جب ان کے پاس سے گزرتے تو حقارت سے اشارے کرتے(30) اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اتراتے ہوئے لوٹتے(31) اور جب ان (مومنوں) کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو گمراہ ہیں(32) حالانکہ وہ ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے(33) تو آج مومن کافروں سے ہنسی کریں گے(34) (اور) تختوں پر (بیٹھے ہوئے ان کا حال) دیکھ رہے ہوں گے(35) تو کافروں کو ان کے عملوں کا (پورا پورا) بدلہ مل گیا(36)

وما علینا الاالبلاغ

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب غلام حیدر نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زمیں آسماں میں مکاں لا مکاں میں
کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیب الٰہی
کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے
سبھی دائیوں نے حلیمہ سے پوچھا
تیرے پاس کیا ہے تو بولی حلیمہ
اسے دیکھ کر تم بتاؤ کہ ایسا
کسی کو ملا ہے نہیں ہے نہیں ہے
کہاں تک کرے کوئی توصیف اُن کی
خدا جبکہ کرتا ہے تعریف ان کی
ظہوری کسی سے نبی کی ثناء کا
ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سوالات

(محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No. Please. While Speaker is speaking you cannot speak. I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ ہماری بات تو سنیں۔

MR SPEAKER: No.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہم نے جنوبی پنجاب کے صوبے سے متعلق بات کرنی ہے۔

MR SPEAKER: No.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! مجھے جنوبی پنجاب کے صوبے سے متعلق بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

MR SPEAKER: No. Please.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! پھر ہم ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! بات سنیں، میری بات سن لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہم اجلاس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سن لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ ہماری بات نہیں سنیں گے تو ہم اجلاس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: پہلے آپ میری بات سنیں گے؟ This is not good.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): ہم پھر اجلاس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آج پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے، گورنمنٹ بزنس آج نہیں ہے۔ آپ ہی کی قرار دادیں ہیں اگر آپ ان کو bulldoze کرنا چاہیں گے تو آپ کی مرضی ہے، یہ آپ کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! پہلے آپ ہماری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: Question Hour کے بعد سنیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! بات سننے میں کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: نہیں، Question Hour کے بعد۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! جنوبی پنجاب صوبے سے زیادہ اہم بات کوئی نہیں ہے۔ **(قطع کلامیاں)**

جناب سپیکر: یہ بات کل بھی ہو گئی ہے، میں نے آپ کو اس کا جواب دیا ہے۔ نیشنل کمیشن کی بات ہوئی ہے، میں نے آپ کو کہا ہے کہ چاروں صوبوں سے متعلقہ نیشنل کمیشن وہ بنائیں گے تو ہم اس میں شامل ہیں۔ ہم اس کی مخالفت نہیں کر رہے۔ آپ جان بوجھ کر اخباروں میں بیان دینے کے لئے، ٹی وی شو پر جانے کے لئے اس قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ This is not good.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ ہماری بات تو سنیں۔

MR SPEAKER: This is not good. I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! پھر ہم ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے دھمکیاں نہ دیں۔ I tell you.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ ہمارے لئے بڑے ہیں، ہم آپ کو دھمکیاں نہیں دے سکتے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! ہم آپ کو دھمکی کیسے دے سکتے ہیں لیکن ہم اجلاس کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی مرضی ہے، مجھے اعتراض نہیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم پاکستان پیپلز پارٹی والے ہیں، ہم شہادتوں والے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے اس پر کیا اعتراض ہے؟ مجھے آپ کی اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کی یہ بات کارروائی کا حصہ نہیں بنے گی۔ یہ آپ کی باتیں irrelevant ہیں۔ میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیا، میں نے آپ کو بولنے کی اجازت نہیں دی۔ یہ کارروائی کا حصہ نہیں ہو سکتی۔ آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سپیکر کی بات نہیں سننا چاہتے ہیں تو میں افسوس ہی کر سکتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! یہ لوگ جس طرح پاکستان کو چلا رہے ہیں، یہ لوگ جس طرح پاکستان کی بربادی کر رہے ہیں کبھی ان کی یہ خواہش نہیں ہو گی کہ پاکستان کی منتخب اسمبلیوں میں۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: شاہ جی، آپ کی مہربانی ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): کبھی ان کی یہ خواہش نہیں ہو گی کہ پاکستان کی منتخب اسمبلیاں چل سکیں۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا relevant ہے۔

جناب سپیکر: شاہ جی، یہ ایجنڈا بھی آپ کا ہے، یہ سوالات بھی آپ کے ہیں، یہ Resolutions بھی آپ کی ہیں، تحاریک استحقاق بھی آپ کی ہیں، آپ کی مرضی ہے، جس طرح مرضی کریں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): ہم آئین اور قانون کی بات کرنے والے لوگ ہیں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہمیں افسوس ہے کہ جس طرح پاکستان کے اداروں کو انہوں نے برباد کیا ہے، جس طرح ملک کو انہوں نے برباد کیا ہے اور جس طرح ملک کو انہوں نے لوٹا ہے اور پھر یہ باز نہیں آتے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! آپ [*****] کر رہے ہیں، ہم نے کل بھی واک آؤٹ کیا تھا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ دونوں کو اجازت نہیں دی۔ میں نے آپ کو اجازت دی ہے اور نہ ان کو اجازت دی ہے۔ آپ دیکھیں جو کچھ کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): کسی اور کو بات کرنے کا حق نہیں ہوتا جب سپیکر بول رہا ہو تو کوئی اور نہیں بول سکتا۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Try to behave, try to behave.

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): جناب سپیکر! انہیں کام سے کوئی مطلب نہیں ہے، ان کی problem کچھ اور ہے، یہ کسی اور کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: Try to behave. Behave like a gentleman.

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (چودھری عبدالغفور): یہ عالمی کافرانہ نظام۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! زرداری کمیشن ہمیں قبول نہیں ہے اس سلسلے میں قومی کمیشن بننا چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ بھی خاموشی اختیار کریں، کارروائی کو چلنے دیں، آپ کی مہربانی ہے، بڑی مہربانی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! آپ [*****] کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ان کی کسی بات کو کارروائی کا حصہ نہ بننے دیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ ان کا مائیک کھول دیتے ہیں، ہمارا مائیک نہیں کھولتے، یہ زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنا مائیک کھولتا ہوں، میں کسی کا مائیک نہیں کھولتا۔ (قطع کلامیاں) ایسے باتیں کریں گے تو پھر کرتے جائیں، جو آپ کا دل کرتا ہے کرتے جائیں۔ (قطع کلامیاں)

سید حسن مرتضیٰ: ہم جنوبی پنجاب کے لوگ ہیں، آج تخت لاہور والے شور مچا رہے ہیں۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: اب آپ بھی بول رہے ہیں اور وہ بھی بول رہے ہیں۔ مجھے کیا پتا کہ آپ لوگ دونوں طرف سے کیا کہہ رہے ہیں؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: آپ صرف ہم پر پابندی لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر: صرف ایک پر پابندی نہیں ہے، دونوں پر ہی پابندی ہے۔ آپ مہربانی کریں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جنوبی پنجاب کے بارے میں بات کیوں نہیں کرنے دیتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سُنیں۔ جنوبی پنجاب کے بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ نیشنل کمیشن کی بات ہے، ہم نے کہا ہے کہ نیشنل کمیشن بنائیں اور سارے پاکستان کے لئے بنائیں۔ جہاں جہاں صوبوں کی ضرورت ہے وہاں وہاں بنائیں لیکن نیشنل کمیشن میں تمام stakeholders کو رکھا جائے۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم صوبے کی بات کریں۔

جناب سپیکر: میں سیاست میں نہیں آتا، آپ کی مرضی ہے، میں سیاسی بات نہیں کرتا۔ میں صوبے کا Custodian ہوں، میں اس ایوان کا Custodian ہوں اس کے خلاف جو بات کی جائے گی اس کا نوٹس مجھے لینا ہوگا۔ آپ تماشا کرنے آتے ہیں، آپ اسمبلی میں کارروائی کرنے نہیں آتے۔ آپ ہی کی کارروائی ہے۔ آج آپ کا ہی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آپ کی قرار دادیں ہیں۔ آپ جو مرضی کرتے جائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ ہماری بات سنیں۔ آپ کو ہماری بات سننا ہوگی۔ جنوبی پنجاب کی قرار داد پر بات کئے بغیر ہم ایوان کو نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ مجھے dictate کراتے ہیں؟ آپ مجھے dictate نہیں کرا سکتے۔ آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔ آپ مجھے dictation نہ دیں۔ میں آپ کی dictation پر نہیں چلوں گا۔ میں نے ایوان کو قواعد کے مطابق چلانا ہے۔ I tell you, don't try to use such words. Try to behave. Be careful.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر سپیکر ڈائس
کے سامنے آ گئے اور ایجنڈے کی کاپیوں کو پھاڑنا اور ڈیسک بجانا شروع کر دیئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو) جناب سپیکر! آپ پہلے سوالات take up کریں۔

جناب سپیکر: پہلا سوال ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! کیا آپ اس سوال کا نمبر بولیں گی، کیا آپ اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! پہلے صوبہ جنوبی پنجاب کے حوالے سے ہماری بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: اگر آپ نہیں کرنا چاہتیں تو آپ کی مرضی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہماری بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی کوشش کریں، ٹھیک ہے۔ آپ جو کرنا چاہتے ہیں وہ کریں۔ ڈاکٹر صاحبہ کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔ کیا آپ اس کو take up نہیں کرنا چاہتیں؟۔۔۔ آپ اس پر نہیں بولنا چاہتیں تو اس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3282، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل سیشن جج کی تعیناتی کا طریق کار و دیگر تفصیلات

*3282: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل جج کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایڈیشنل سیشن جج کی براہ راست وکیلوں میں سے تعیناتی کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینئر سول جج بھی بطور ایڈیشنل جج تعینات ہوتے ہیں اگر ہاں تو ان کا شرح تناسب وکیلوں کی مناسبت سے کیا ہوتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی):

(الف) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی اسامی پر تعیناتی قواعد وجوڈیشل سروس پنجاب 1994 کے قاعدہ 5(3) کے تحت بیان ہوئی ہے، جو اس سلسلہ میں دو طریق کار فراہم کرتا ہے۔

(i) بار کے ممبران ابتدائی بھرتی کے ذریعے جو 10 سال بطور وکیل رہے ہوں۔

(ii) سول جج / جوڈیشل مجسٹریٹ ترقی کے ذریعے جو 10 سال تک عدالتی افسر رہ چکے ہوں۔ دستیاب اسامیوں کا 60 فیصد کوٹا جوڈیشل افسران کے لئے مختص ہے اور 40 فیصد بار کے ممبران کے لئے قواعد کی ایک نقل منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جیسے اوپر بیان کردہ سوال (الف) کا جواب ظاہر کرتا ہے براہ راست / ابتدائی بھرتی دستیاب اسامیوں کے 40 فیصد تک محدود ہے۔

(ج) اگرچہ قواعد بیان کرتے ہیں کہ ایک جوڈیشل افسر جس نے 10 سال تک ملازمت کی ہے وہ ایڈیشنل سیشن جج کی اسامی پر ترقی کا اہل ہے۔ تاہم عملی طور پر صرف سینئر سول جج ہی ملازمت کا 10 سالہ مطلوبہ دورانیہ رکھتا ہے اس لئے ایک سینئر سول جج کو اوپر وضاحت کردہ 60 فیصد کوٹا کے تحت ایڈیشنل سیشن جج کے عہدے پر ترقی دی جاتی ہے۔ صوبائی جوڈیشل سلیکشن بورڈ یہ ترقی سنیارٹی کی بنیاد پر میرٹ پر کرتا ہے جس کی وضاحت قواعد ہذا کی دفعہ 2(E) میں بیان کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں سوال کیا تھا کہ "صوبہ پنجاب میں ایڈیشنل جج کی تعیناتی کا طریق کار کیا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟" میں اس میں ان سے ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ "بار کے ممبران ابتدائی بھرتی کے ذریعے جو دس سال بطور وکیل رہے ہوں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج تعینات ہو سکیں گے"۔ کیا یہ ممکن ہے یا کوئی ایسی تجویز ہے کہ آئندہ سے جج صاحبان کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جائے؟

جناب سپیکر: ان کا سوال ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ آئندہ سے جج صاحبان کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر بپینتیس سے چالیس سال تک ان کی عمر ہوتی ہے اور جن وکیلوں نے دس سال تک پریکٹس کی ہو وہ eligible ہوتے ہیں۔ سول ججوں کا ساٹھ فیصد کوٹا ہے۔ وہ سول جج ایڈیشنل جج بن سکتا ہے جس نے دس سال تک judicial service میں کام کیا ہو۔ چالیس فیصد کوٹا وکلاء اور ساٹھ فیصد کوٹا سول ججوں کا ہے۔ سول ججوں کی بھرتی according to S&GAD Rules ہوتی ہے۔ Provincial Judicial Selection Board یہ بھرتی کرتا ہے۔ سول جج کی نئی بھرتی کے لئے عمر کی کم از کم حد

بائیس اور زیادہ سے زیادہ تیس سال ہے جبکہ وکلاء کے لئے کم از کم عمر پینتیس اور زیادہ سے زیادہ پنتالیس سال ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "جنوبی پنجاب زندہ باد، تخت لاہور ہائے ہائے"
کے نعرے لگاتے رہے)

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا ان سے اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح پنجاب پبلک سروس کمیشن کے اندر ہم نے تھانے دار کی بھرتی کے لئے ایک لائحہ عمل بنایا ہوا ہے۔ اس کا نفسیاتی ٹیسٹ ہوتا ہے اور تحریری امتحان بھی لیا جاتا ہے یعنی ایک لمبے procedure کے بعد اس کی بھرتی ہوتی ہے تو ایک ایڈیشنل سیشن جج جس کو سزائے موت دینے تک کا اختیار دیا گیا ہے کیا اس کے لئے کوئی ذہنی fitness test کا انتظام کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: میاں نصیر صاحب نے پوچھا ہے کہ کیا نئے بھرتی ہونے والے ایڈیشنل سیشن ججوں کے لئے ذہنی fitness test کا ہونا لازمی ہے یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! سول جج کے لئے لازمی ہے کہ وہ دس سال تک عدالتی افسر رہ چکے ہوں۔ ہائیکورٹ کے rules کے مطابق وہ سول جج بطور ایڈیشنل سیشن جج promote ہو سکتا ہے جس نے دس سال تک عدالتی سروس کی ہو گی۔ ان کی ساٹھ فیصد اسامیاں ہیں جبکہ چالیس فیصد جج صاحبان وکلاء کی طرف سے آتے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ دس سال تک پریکٹس کرنے والے وکلاء ایڈیشنل سیشن جج بھرتی ہونے کے اہل ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ہمارے پاس جو best of the best choice ہے اس کے لئے ہم نے دس سال پریکٹس کی شرط کیوں رکھی ہے؟ کالجوں میں پڑھانے والے پروفیسرز اور باقی محکموں میں لگے ہوئے لوگ اس اسامی کے لئے qualify کیوں نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ دوسرے لوگ جو کہ اسی criteria پر پورا اُترتے ہیں وہ بھرتی کیوں نہیں ہو سکتے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! According to Punjab Civil Secretariat Act,1974 چیف جسٹس آف ہائیکورٹ Provincial Judicial Selection Board تشکیل دیتے ہیں۔ یہی بورڈ Departmental Promotion Committee ہوتی ہے اور وہ کمیٹی اس کا procedure بناتی ہے۔ ہائیکورٹ ایک Special Institution اور ایک آئینی کورٹ ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد اس میں ایک procedure lay down کر دیا گیا ہے اور اسی کے تحت یہ بھرتیاں اور promotions ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 3283، اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں تعینات سیشن ججوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3283: **میاں نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں تعینات سیشن ججز کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2007 تا 2009 سیشن ججوں میں سے چند کو ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا گیا ہے اگر ہاں تو ان کے ناموں سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیشن ججوں کی بطور ہائیکورٹ کے جج کی سلیکشن کا کوئی خاص criteria اور کوٹا ہے اگر ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

(د) کیا سیشن ججوں کا ہائیکورٹ میں جج مقرر کئے جانے کے لئے کوئی شرح تناسب بھی مقرر ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی):

(الف) اس وقت 37 ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج پنجاب کے 36 اضلاع اور اسلام آباد میں کام کر رہے ہیں۔ دوسرے 80 ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج excadre اسامیوں پر بطور پریذائیڈنگ آفیسر سپیشل کورٹس جن میں بنکنگ، لیبر، انسداد دہشت گردی، منشیات، کنزیومر اور احتساب عدالتیں شامل ہیں، فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ب) 2007 تا 2009 کے عرصہ کے دوران لاہور ہائیکورٹ کے کل 47 جج صاحبان میں سے مندرجہ ذیل جج صاحبان صوبے کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کے کیڈر سے تعینات کئے گئے تھے۔

(1) جناب زبدۃالحسن
(2) جناب ایس علی حسن رضوی
(3) جناب مظہر حسین منہاس
(4) جناب سیف الرحمٰن
(5) جناب کاظم علی ملک
(6) رانا زاہد محمود
(7) جناب محمد اشرف بھٹی
(8) جناب پرویز علی چاولہ
(9) جناب منصور اکبر کوکب
(10) خان امتیاز احمد
(11) جناب صغیر احمد قادری

(ج) ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججز کی ہائیکورٹ کے جج کے طور پر تعیناتی آئین کے آرٹیکل 2(C)193 کے تحت ہوتی ہے جس کی رو سے ایک شخص جس نے پاکستان میں عدالتی عہدہ پر 10 سال کام کیا ہو، ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا جا سکتا ہے۔ ہائیکورٹ کے جج کا عہدہ ایک آئینی عہدہ ہے اور آئین کوئی دوسرے "معیارات" فراہم نہیں کرتا۔ آئین ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن ججوں کی بطور ہائیکورٹ کے جج تقرری کا کوئی کوٹا بھی مقرر نہیں کرتا۔

(د) اس کا جواب جز (ج) میں دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "پاکستان بچانا ہے جنوبی پنجاب بنانا ہے، جنوبی پنجاب زندہ باد، تخت لاہور ہائے ہائے، میاں برادران مردہ باد" کے نعرے لگاتے رہے)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جز (ج) کے اندر سوال تھا کہ "سیشن ججوں کی بطور ہائیکورٹ کے جج کے سلیکشن کا کوئی خاص criteria اور کوٹا ہے تو ایوان کو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے"۔ ایک Judicial Commission بنایا گیا تھا اور پنجاب سے رانا ثناء اللہ خان اس کے ممبر ہیں۔ پوری دنیا کے اندر ججوں کی تعیناتی کے حوالے سے طریق کار کو پوشیدہ نہیں رکھا جاتا ہے۔ پوری دنیا کے اندر public hearing کی جاتی ہے۔ لوگوں کے سامنے ججوں کے کردار اور ان کے ماضی کی history کو رکھا جاتا ہے۔ کیا پنجاب Judicial Commission کے نمائندوں کے ذہن میں کوئی ایسی تجویز ہے کہ ہائیکورٹ کے ججوں کی تعیناتی کے لئے public hearing کی جائے اور اس میں میڈیا کو بھی involve کیا جائے، کیا اس طرح کا کوئی طریق کار اپنایا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! ہائیکورٹ ایک آئینی ادارہ ہے اور آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے تحت ہائیکورٹ کے جج کی تعیناتی کے لئے صوبائی سطح پر ایک کمیشن بنایا گیا ہے۔ اس کمیشن میں وزیر قانون، وکلاء کے نمائندے، چیف جسٹس اور ایڈووکیٹ جنرل شامل ہیں، اس کے لئے باقاعدہ ایک procedure lay down ہے، اس کی تشہیر نہیں ہوتی لیکن منتخب لوگوں کا باقاعدہ موازنہ کیا جاتا ہے۔ سب ممبران بیٹھ کر فیصلہ کرتے ہیں اور اس کے بعد سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے پاس سارے نام جاتے ہیں۔ وہ اس کو approve کرتے ہیں، ان کی approval کے بعد یہ نام پارلیمانی کمیٹی کے پاس جاتے ہیں، پارلیمانی کمیٹی کی منظوری کے بعد پھر اس کی منظوری صدر پاکستان دیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف "ڈینگی والا خادم اعلیٰ ہائے ہائے" کے نعرے لگاتے رہے)

جناب سپیکر: اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی کا ہے۔۔۔ تشریف فرما نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ شاہ صاحب! اپنی سیٹ پر جاکر اپنے سوال کا نمبر بولیں اور اگر کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کریں۔۔۔ شاہ صاحب! آپ نے اپنی سیٹ پر جا کر اپنا سوال نمبر پکارا، آپ نے اس پر کوئی ضمنی سوال نہ کیا تو میں آپ کا سوال dispose of کرتا ہوں۔ اگلا سوال بھی سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ وہ اس سوال کا بھی جواب نہیں لینا چاہتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر محمد اشرف چوہان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب اعجاز احمد کاہلوں کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شیخ علاؤالدین کا ہے۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی شیخ صاحب کا ہے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب اعجاز احمد کاہلوں کا ہے۔۔۔ کاہلوں صاحب نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ ساجدہ میر!۔۔۔ اگلا سوال آپ کا ہے۔ آپ اپنے سوال کا جواب نہیں لینا چاہتیں تو آپ کا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی جناب محمد نوید انجم کا ہے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال قیصر اقبال سندھو کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں کا ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 9094 ہے۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ سرکاری رہائش گاہوں میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس پر پابندی کی تفصیلات

*9094: **انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس وقت 5493 سول اور پولیس افسران کی سرکاری رہائش گاہوں کے لئے درخواستیں سول سیکرٹریٹ پنجاب اسٹیٹ آفس میں جمع ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب GOR I,II,III,IV وحدت کالونی، چوبرجی کوارٹر، پونچھ ہاؤس، خوش نما فلیٹس اور دیگر رہائش گاہوں میں افسران و ملازمین کی طرف سے دی گئی درخواستوں کے حساب سے خالی نہیں ہیں لیکن 600 افسران و ملازمین کو out of turn گھر الاٹ کئے گئے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب سرکاری گھروں کی آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ روکنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ افسران کی طرف سے دی گئی درخواستوں کے حساب سے سرکاری رہائش گاہیں دستیاب نہ ہیں تاہم out of turn الاٹمنٹ کے حوالے سے دیئے گئے اعداد و شمار درست نہ ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب سختی سے الاٹمنٹ پالیسی پر عمل پیرا ہے اور out of turn الاٹمنٹ کی مکمل طور پر حوصلہ شکنی کرتی ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ "کیا یہ درست ہے کہ اس وقت 5493 سول اور پولیس افسران کی سرکاری رہائش گاہوں کے لئے درخواستیں سول سیکرٹریٹ

پنجاب، اسٹیٹ آفس میں جمع ہو چکی ہیں؟ "انہوں نے جواب میں فرمایا ہے کہ "درست نہ ہے۔" میرا ان سے یہ سوال ہے کہ اگر یہ درست نہ ہے تو پھر کتنی تعداد میں درخواستیں آئی ہیں؟

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"پاکستان بچانا ہے، صوبہ جنوبی پنجاب بنانا ہے" کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی): جناب سپیکر! اس سوال میں پوچھا گیا تھا کہ کتنی درخواستیں آئی ہیں؟ میرے پاس اس کی کیٹیگری وار لسٹ ہے۔ کیٹیگری "اے" کے گھروں کے لئے 178 درخواستیں آئی تھیں جن میں سے 177 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور صرف ایک درخواست pending ہے۔ اسی طرح کیٹیگری "اے۔ون" کے گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے 212 درخواستیں آئی تھیں جن میں سے 194 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 18 درخواستیں pending ہیں۔ اسی طرح Rooms 3-4 کے گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے 2105 درخواستیں آئی ہیں جن میں سے 582 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 1523 درخواستیں pending ہیں۔

جناب سپیکر! Junior Room 2 کے گھروں کی الاٹمنٹ کے لئے 1882 درخواستیں آئی ہیں جن میں سے 158 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 1724 درخواستیں pending ہیں۔ Single Room کی الاٹمنٹ کے لئے 1499 درخواستیں آئی تھیں جن میں سے 69 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 1430 درخواستیں pending ہیں۔ اس طرح کل 8751 درخواستیں آئی ہیں جن میں سے 2854 گھر الاٹ ہو چکے ہیں اور 5897 درخواستیں pending ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے میرے ضمنی سوال کا جو جواب دیا ہے اس کے مطابق لاہور کے اندر وحدت کالونی، چوبرجی، پونچھ ہاؤس اور دیگر رہائش گاہوں میں کئی کئی سال سے افسران بیٹھے ہوئے ہیں تو اگر یہ سرکاری رہائش گاہیں افسران کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کم ہیں تو کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب نئی رہائش گاہیں بنانے کا کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میاں نصیر احمد پہلے ہی اپنے دو سوال کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے محترمہ زوبیہ رباب ملک کا دوسرا سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا

سوال سیدہ ماجدہ زیدی کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال حاجی محمد اسحاق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہذا یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال بھی حاجی محمد اسحاق کا ہے یہ بھی dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) نے جناب سپیکر
کا مائیک اٹھانے کی کوشش کی)

جناب سپیکر: اِدھر آنے کی کوشش نہ کرنا۔ آپ کو مائیک نہیں ملے گا۔ آپ اِدھر آنے کی کوشش نہ کریں۔ آپ اُدھر چلیں۔ آپ اُدھر جا کر بات کریں۔ آپ اپنی سیٹ پر جائیں۔ جی، میاں طارق محمود صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 9371 ہے۔

کوٹاکرپشن پنجاب کا بجٹ ودیگر تفصیلات

*9371: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ کوٹاکرپشن پنجاب کا سال 2010-11 کا کل بجٹ مد وار بتائیں؟

(ب) محکمہ ہذا کو کتنی آمدن کس کس ذرائع سے وصول ہوئی، تفصیل سال 2010-11 کی بتائیں؟

(ج) محکمہ کوٹاکرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کتنی خورد بُرد کی گئی رقم کی ریکوری کی ہے؟

(د) محکمہ کوٹاکرپشن پنجاب میں یکم جنوری 2010 سے آج تک کتنی سرکاری گاڑیاں کتنے کتنے سی سی کی کس کس کمپنی سے کتنی مالیت میں خریدی گئیں؟

(ہ) محکمہ ہذا کا سال 2008-09 اور 2009-10 کے دوران آڈٹ کتنی رقم خورد برد کا انکشاف ہوا اور اس خُورد بُرد کے ذمہ دار کون کون ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (سردار محمد ایوب خان گادھی):

(الف) محکمہ کوٹاکرپشن پنجاب کا سال 2010-11 کا کل بجٹ -/34,29,47,500 روپے ہے جس کی مد وار تفصیل پرچم (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کوٹاکرپشن پنجاب کو دوران سال 2010-11 میں کسی بھی ذرائع سے آمدن / رقم وصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) محکمہ کوٹا کرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کل ریکوری۔ /6,92,74,962 روپے کی ہے۔

(د) محکمہ کوٹا کرپشن پنجاب نے یکم جنوری 2010 سے آج تک کوئی سرکاری گاڑی نہ خریدی ہے۔

(ہ) محکمہ ہذا میں سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے آڈٹ کے دوران کسی قسم کی رقم کے خُورد بُرد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "تخت لاہور مردہ باد" کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ ساجدہ میر کا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) نے جناب سپیکر کا مائیک اُٹھانے کی کوشش کی)

بسراء صاحب! اپنی سیٹوں پر جائیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ محترمہ! کیا آپ نہیں بولنا چاہتیں اور سوال کا جواب نہیں لینا چاہتیں؟۔۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر کا مائیک اٹھانے کی کوشش کرتے رہے)

معزز ممبران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! ایسا نہ کریں۔ اگلا سوال چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب کا ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈینگی والا خادم اعلیٰ ہائے ہائے" اور "سرائیکی صوبہ زندہ باد" کی نعرہ بازی)

معزز ممبران: صوبہ بناؤ۔

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ نہیں بولنا چاہتے اور جواب نہیں لینا چاہتے اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال شوکت محمود بسراء صاحب کا ہے۔ جناب شوکت محمود بسراء! کیا آپ سوال نہیں کرنا چاہتے؟ یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ ملک صاحبہ کا ہے۔ محترمہ! آپ بھی نہیں بولنا چاہتیں اس لئے یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی

محترمہ فائزہ ملک صاحبہ کا ہے۔ یہ سوال بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تمام سوالات ختم ہوتے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں مختلف دفاتر کی عمارتیں گرانے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*1265: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18- فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جو عمارتیں گرائی گئیں ان میں کون کون سے دفاتر موجود تھے؟

(ب) ان دفاتر کو کہاں منتقل کیا گیا ہے؟

(ج) ان عمارتوں کے گرنے سے جو دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور سامان ضائع ہوا ہے اس کی تفصیل کیا ہے؟

(د) ان عمارتوں کے متبادل عمارتیں کب، کہاں اور کتنی لاگت سے تعمیر کی جا رہی ہیں؟

(ہ) کیا یہ اقدام دفتری ریکارڈ، دفتری سامان اور قومی اثاثوں کے نقصان کا باعث نہیں بنا، اس ناقابل تلافی نقصان کا ذمہ دار کون ہے، ذمہ داری کا تعین کیا جائے اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ 18- فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بہت سی خستہ حال اور خطرناک عمارتوں کو گرا دیا گیا ہے۔ مزید برآں کچھ ایسی عمارتیں بھی گرائی گئی ہیں جو بغیر کسی منصوبہ بندی کے عارضی طور پر بنائی گئی تھیں۔ گرائی جانے والی عمارتوں میں ریگولیشنز ونگ (S&GAD)، فنانس ڈیپارٹمنٹ اور بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے کچھ دفاتر واقع تھے۔

(ب) ان میں سے کچھ دفاتر سول سیکرٹریٹ کے اندر موجود عمارتوں میں منتقل کئے گئے ہیں اور کچھ دفاتر سیکرٹریٹ کے نزدیک کرائے پر حاصل کردہ پنجاب کوآپریٹو یونین کی عمارت میں منتقل کئے گئے ہیں۔

(ج) ان عمارتوں کے گرنے سے کوئی دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور سامان ضائع نہ ہوا ہے کیونکہ ان کے گرانے سے پہلے دفتری ریکارڈ، فرنیچر اور دوسرا سامان دوسرے دفاتر میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

(د) ان عمارتوں کے متبادل کسی عمارت کی تعمیر زیر غور نہ ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ اس اقدام سے کسی قسم کا ریکارڈ، دفتری سامان ضائع نہ ہوا ہے۔

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں دفاتر کی عمارتیں گرانے سے قبل قانونی تقاضے پورے کرنے کا مسئلہ

*1266: **ڈاکٹر سامیہ امجد:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 18-فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ کی بہت سی عمارتیں گرا دی گئی ہیں، ان عمارتوں کو گرانے کی وجوہات کیا تھیں؟

(ب) ان عمارتوں کو گرانے کا حکم کس نے دیا تھا؟

(ج) مذکورہ عمارتیں گرانے سے پہلے جن قانونی اقدامات اور متعلقہ محکموں کی رپورٹوں کی ضرورت تھی کیا وہ تمام تقاضے پورے کئے گئے تھے؟

(د) اگر ان عمارتوں کو جلد بازی میں بلاوجہ گرایا گیا ہے تو اس قومی نقصان کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے اور حکومت ذمہ دار افراد یا اداروں کے خلاف کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ 18-فروری 2008 کے بعد پنجاب سول سیکرٹریٹ میں بہت سی خستہ حال اور خطرناک عمارتوں کو گرا دیا گیا ہے۔ مزید برآں کچھ ایسی عمارتیں بھی گرائی گئی ہیں جو بغیر کسی منصوبہ کے عارضی طور پر بنائی گئی تھیں۔

(ب) پنجاب سول سیکرٹریٹ کی عمارتوں کا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے سروے کروایا گیا تھا اور اس سروے کے مطابق خستہ حال اور انسانی جان کے لئے خطرناک قرار دی جانے والی عمارتوں کو گرایا گیا تھا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) ان عمارتوں کو خستہ حال اور انسانی استعمال کے لئے خطرناک ہونے کی وجہ سے قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد گرایا گیا تھا لہذا کسی قومی نقصان اور اس کی ذمہ داری کے تعین کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ضلع وہاڑی، جی پی فنڈ سے امداد کی درخواستوں کی تفصیلات

*5042: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بینوولینٹ فنڈ سے تجہیز و تکفین، سکالر شپ اور منتھلی گرانٹ کی کتنی درخواستیں ضلع وہاڑی کی کس کس آفس میں pending ہیں یہ درخواستیں کب موصول ہوئی تھیں ان درخواست دہندگان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(ب) کتنی درخواستیں فنڈز کمی کی وجہ سے pending ہیں اور یہ کس کس آفس میں ہیں اور کب سے pending ہیں؟

(ج) مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران ضلع وہاڑی کو بینوولینٹ فنڈ سے مالی امداد برائے بیوگان، سکالر شپ اور دیگر مدوں کی ادائیگی کے لئے کتنی گرانٹ جاری کی گئی، تفصیل مالی سال وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کی ادائیگی کی گئی مزید کتنی رقم ادائیگی کے لئے درکار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) بنیوولینٹ فنڈ سے تجہیز و تکفین کی 87 سکالر شپ 1103 اور ماہانہ امداد کی 19 درخواستیں pending ہیں یہ درخواستیں سال 2010 میں موصول ہوئی تھیں ان درخواست دہندگان کے نام اور پتا جات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر وہاڑی کو مطلوبہ فنڈز فراہم کر دیئے گئے ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تجہیز و تکفین کی 87 سکالر شپ 851 اور ماہانہ امداد کی 19 درخواستیں فنڈز کی کمی کی وجہ سے pending تھیں جن کی ادائیگی کے لئے مورخہ 23-04-2011 کو مطلوبہ فنڈز مہیا کر دیئے گئے ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2007-08 کے دوران ضلع وہاڑی کی ماہانہ امداد کی مد میں مبلغ -/1,45,12,500 روپے شادی گرانٹ کی مد میں مبلغ -/26,54,062 سکالرشپ کی مد میں -/39,75,438 روپے اور تجہیز و تکفین کی مد میں -/17,41,812 روپے اور مالی سال 2008-09 کے دوران ماہانہ امداد کی مد میں -/1,12,22,250 روپے شادی گرانٹ کی مد میں -/6,39,062 روپے سکالرشپ کی مد میں -/6,39,219 روپے اور تجہیز و تکفین کی مد میں -/4,00,000 روپے کی گرانٹ جاری ہوئی۔

(د) ان سالوں کے دوران متذکرہ رقم بمطابق جز (ج) درخواست گزاروں میں تقسیم کی جا چکی ہے، کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس ضمن میں مزید رقم درکار نہ ہے۔

صوبہ کے محکمہ جات میں فوجی آفیسران کی تعیناتی کی تفصیلات

*7516: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے ادارے ایسے ہیں جن میں پاکستان آرمی کے حاضر و ریٹائرڈ افسران بطور سربراہ محکمہ فرائض منصبی ادا کر رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سویلین عہدوں پر تعینات فوجی افسران کی تعیناتی سے بیوروکریسی میں جو بے چینی پائی جاتی ہے کیا حکومت اسے ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں حاضر سروس کوئی آرمی آفیسر کام نہیں کر رہا ہے جبکہ مندرجہ ذیل ریٹائرڈ آرمی افسران کام کر رہے ہیں:-

(1) جناب بریگیڈئر (ریٹائرڈ) انیس احمد، اعزازی چیئرمین (Implementation & Monitoring cell)، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ لاہور۔

(2) لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید صباحت حسین، چیئرمین پنجاب پبلک سروس کمیشن لاہور

(ب) سویلین عہدوں پر تعینات فوجی افسران کی تعداد بہت کم ہے اس لئے یہ بیوروکریسی میں کسی بے چینی کا باعث نہیں ہے۔

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں حکومت کی ملکیتی گاڑیوں کی تفصیلات

*7517: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں حکومت کی ملکیتی گاڑیوں کی کل کتنی تعداد ہے اور یہ گاڑیاں کس کس پاور، سی سی کی ہیں اور کن کن افسران کو الاٹ کی گئی ہیں اور کیا یہ ساری گاڑیاں سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں موجود ہیں؟

(ب) سال 10-2009 کے دوران ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول پر کتنا خرچ آیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت ٹرانسپورٹ پول محکمہ خدمات و انتظامی امور حکومت پنجاب سول سیکرٹریٹ میں ملکیتی گاڑیوں کی کل تعداد 434 ہے اور یہ گاڑیاں سیکرٹریٹ کے حاضر سٹاک میں مندرج ہیں۔ گاڑیوں کی استعدادی قوت (سی سی) ماڈل اور ان کی الاٹمنٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ فہرست (الف) میں محکمہ خدمات و انتظامی امور کی درست اور چالو حالت کی گاڑیاں شامل ہیں۔ فہرست (ب) میں وہ گاڑیاں شامل ہیں جو حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں اور کمشنروں کے دفاتر کو دی گئی ہیں۔ فہرست (ج) میں وہ گاڑیاں شامل ہیں جو دوسرے محکمہ جات کو دی گئی ہیں۔

(ب) سال 10-2009 کے دوران ٹرانسپورٹ پول محکمہ خدمات و انتظامی امور حکومت پنجاب سول سیکرٹریٹ کی گاڑیوں کی مرمت پر -/27,326,339 روپے اور پٹرول پر -/42,570,000 روپے خرچ آیا ہے۔

ڈی جی کوٹا کرپشن آفس میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7566: **ڈاکٹر محمد اشرف چوہان:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی جی کوٹا کرپشن پنجاب کے ماتحت گریڈ 17 اور اوپر کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ملازمین کے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے سالانہ اخراجات مدوار بتائیں؟

(ج) ان ملازمین میں کتنے پے پیکج کے تحت کام کر رہے ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ اور ماہانہ پے پیکج کی تفصیلات بتائیں؟

(د) پے پیکج کے تحت بھرتی ملازمین کو کس اتھارٹی نے کب بھرتی کیا؟

(ہ) کیا پیکج کے تحت بھرتی ملازمین حکومتی خزانہ پر اضافی اخراجات کا باعث نہیں بن رہے؟

(و) کیا حکومت ان ملازمین کو فارغ کر کے ان کی جگہ قابل اور اہل ملازمین گریڈ پے پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی جی کوٹا کرپشن پنجاب میں گریڈ 17 سے اوپر کی کل اسامیاں 222 ہیں جن پر 115 آفیسر کام کر رہے ہیں۔

(ب) گریڈ سترہ اور اس سے اوپر کے ملازمین کا سال 2008-09 اور 2009-10 کے سالانہ اخراجات مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔

مدوار	2008-09	2009-10
(1) تنخواہ	2,90,50,639/- روپے	3,14,96,871/- روپے
(2) الاؤنسز	3,36,93,902/- روپے	3,22,26,047/- روپے
(3) میڈیکل چارجز	11,47,241/- روپے	1,31,042/- روپے
(4) ٹی اے/ ڈی اے	14,31,073/- روپے	17,99,340/- روپے
ٹوٹل	6,53,22,855/- روپے	6,56,53,300/- روپے

(ج) پے پیکج کے تحت کام کرنے والے ملازمین کی تعداد چار عدد ہیں جن کے نام و عہدہ اور ماہانہ پے پیکج کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عہدہ	ماہانہ خرچ
1۔ خادم حسین بھٹی	کنسلٹنٹ	1,18,175/- روپے
2۔ جناب عبدالخالق	ممبر SIU	84,355/- روپے
3۔ جناب شیر ظہیر احمد	ممبر SIU	84,355/- روپے
4۔ جناب شیخ محمد کھوٹ	ممبر SIU	84,355/- روپے
5۔ جناب ناصر جاوید بسراء	ممبر SIU	84,355/- روپے

آفیسر سیریل نمبر 1 کا contract مورخہ 21-10-10 سے ختم ہو گیا ہے۔

(د) پے پیکج کے تحت بھرتی ملازمین کو محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی حکومت پنجاب نے بحوالہ نوٹیفکیشن نمبر SOEII(S&GAD)3-41/2009 کے تحت مورخہ 19-05-2010 کو بھرتی کیا ہے۔

(ہ) یہ آفیسران گریڈ 20/21 میں ریٹائر ہوئے اور اچھی شہرت کے مالک ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب نے انہیں اس لئے بھرتی کیا ہے تاکہ Mega Corruption کے کیسز بلا

خوف و خطر اور غیر جانبدارانہ طور پر مکمل کر سکیں۔ یہ حکومتی خزانہ پر اضافی اخراجات کا باعث نہیں ہیں۔

(و) یہ ملازمین جو کہ ریٹائرڈ حضرات ہیں ان کے مروجہ بھرتی کے قوانین میں یہ لکھا گیا ہے کہ صرف ریٹائرڈ جج /پولیس اور سول ہی پے پیکج کے تحت بھرتی کے اہل ہوں گے اور یہ تمام قابل اور اہل ملازمین ہیں جن کو فارغ کرنے کا حکومت تا حال کوئی ارادہ نہ رکھتی ہے۔

کوٹا کرپشن پنجاب کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*7567: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈی جی آفس محکمہ کوٹا کرپشن پنجاب کے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے اخراجات مدوار بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم ڈی جی آفس کی گاڑیوں پر خرچ ہوئی، تفصیل گاڑی وار بتائیں نیز یہ گاڑیاں کن کن ملازمین کے زیر استعمال ہیں؟

(ج) سب سے زیادہ جس آفیسر کی گاڑی پر رقم خرچ ہوئی اس کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ڈی جی آفس کوٹا کرپشن پنجاب کے سال 2008-09 اور 2009-10 کے اخراجات کی مدوار تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 2008-09 میں گاڑیوں پر مبلغ -/9,28,388 روپے اور مالی سال 2009-10 میں مبلغ -/7,01,342 روپے خرچہ آیا ہے نیز گاڑیوں کی تفصیل اور گاڑی وار خرچہ اور جن آفیسران کے زیر استعمال ہیں ان کی تفصیل فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سب سے زیادہ خرچہ گاڑی نمبر LWJ 505 پر خرچہ ہوا جس کی تفصیل درج تفصیل ہے۔

مالی سال	خرچ
2008-09	-/46,373 روپے
2009-10	-/1,15,538 روپے

یہ گاڑی ایڈیشنل ڈائریکٹرز جنرل کے زیر استعمال ہے جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

نام آفیسران	عہدہ
1-محمد صدیق	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل
2-قمر الزمان	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل
3-ڈاکٹر صالح طاہر	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل

ضلع سرگودھا۔ کرپشن کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8026: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ کوٹا کرپشن ضلع سرگودھا میں 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کرپشن کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کا چالان عدالتوں میں پیش کیا جا چکا ہے؟

(ج) ان میں کتنے مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں اور کتنوں کے فیصلے ہو چکے ہیں نیز ملزمان کے نام، ایف آئی آر نمبرز اور ملزمان کے پتاجات فراہم کئے جائیں؟

(د) زیر تفتیش مقدمات کو کب تک نمٹا دیا جائے گا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس عرصہ میں ضلع سرگودھا میں درج شدہ مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 2009 میں ٹوٹل 182 مقدمات درج ہوئے۔

سال 2010 میں ٹوٹل 52 مقدمات درج ہوئے۔

سال 2011 میں مورخہ 22 فروری تک ٹوٹل 6 مقدمات درج ہوئے۔

(ب) اس عرصہ میں جتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں دیئے گئے، تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال 2009 میں 27 مقدمات کے چالان داخل عدالت ہوئے۔

سال 2010 میں 46 مقدمات کے چالان داخل عدالت ہوئے۔

سال 2011 میں مورخہ 22 فروری تک 2 مقدمات کے چالان داخل ہوئے۔

(ج)

سال	جتنے مقدمات درج ہوئے	زیر تفتیش	جن کے فیصلے ہوئے
2009	182	38	144
2010	52	27	25
2011	6	6	-
کل مقدمات	240	71	169

تاہم کل درج شدہ مقدمات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) زیر تفتیش مقدمات کی بابت تمام تفتیشی افسران کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان مقدمات کی تفتیش حقائق پر مکمل کریں اور جلد از جلد ان مقدمات کو یکسو کریں۔ تاہم یہ مقدمات جلد ہی حقائق کے مطابق نمٹا دیئے جائیں گے۔

پی جی ایس ایچ ایف کے قیام سے اب تک ملازمین کو فراہم کئے گئے مکانات کی تفصیلات

*8044: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کتنے ملازمین کو مکان فراہم کر دیئے گئے ہیں؟

(ب) جن ملازمین کو مکان فراہم کئے گئے ان کے نام، عہدہ و محکمہ اور ان سے کتنی کتنی رقم وصول کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے قیام سے اب تک کل تقریباً 1000 مکانات تیار ہو چکے ہیں جن میں سے 557 ملازمین نے ٹوٹل رقم جمع کروا کر قبضہ حاصل کر لیا ہے۔

(ب) جن ملازمین کو مکان فراہم کئے گئے ہیں ان کے نام، عہدہ و محکمہ جات اور ان سے جتنی رقم وصول کی گئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور میں محکمہ کا سٹاف و دیگر تفصیلات

*8046: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں محکمہ کوٹا کرپشن کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) محکمہ کوٹا کرپشن قصور میں 10۔2009 اور 11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) محکمہ ہذا کے مذکورہ ضلع میں کتنے تھانہ جات ہیں؟

(د) اس ضلع میں مذکورہ عرصہ کے دوران کتنے ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر کس کس تھانہ میں مقدمات درج ہوئے؟

(ہ) کس محکمہ کے ملازمین کے خلاف زیادہ مقدمات درج ہوئے؟

(و) کرپشن میں ملوث کتنے ملازمین کو گرفتار کیا گیا، جن کو گرفتار نہیں کیا گیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع قصور میں اس وقت 15 افسران واہلکاران تعینات ہیں۔

(ب) محکمہ کوٹا کرپشن قصور میں 2009-10 میں -/14,09,529 روپے جبکہ 2010 تا 31۔ مارچ 2011 -/58,57,021 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(ج) محکمہ ہذا کا ضلع قصور میں ایک تھانہ ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ میں تھانہ کوٹا کرپشن قصور میں کرپشن کی بنیاد پر 140 ملازمین کے مقدمات درج ہوئے۔

(ہ) سب سے زیادہ مقدمات پولیس کے ملازمین کے خلاف درج ہوئے جن کی تعداد 81 ہے۔

(و) کرپشن میں ملوث 15 ملازمین کو گرفتار کیا گیا۔ مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف جوڈیشل ایکشن منظور ہو چکا ہے جن کی گرفتاری کے لئے کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

نمبر شمار	مقدمہ نمبر	نام سرکاری ملازم، عہدہ سکیل
1	04/09	شاہنواز اے ایس آئی سکیل 09
2	53/09	محمد اسلم، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
3	57/09	بشیر احمد، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
4	82/09	لیاقت علی، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
5	84/09	جاوید اقبال ہاشمی، ASI پولیس، سکیل نمبر 09
6	89/09	شیر محمد، ہیڈ کانسٹیبل پولیس، سکیل نمبر 07
7	02/10	جاوید اقبال، اے ایس آئی پولیس، سکیل نمبر 09
8	04/10	ضمیر الحسن جعفری، TOP&C سکیل نمبر 16
9	06/10	شوکت، سب انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 14
10	10/10	محمد عمران، انسپکٹر پولیس، سکیل نمبر 16

لاہور روڈ بورے والا وہاڑی میں بچھائے جانے والے سیوریج میں ناقص مٹیریل استعمال کرنے کی تفصیلات

8178*: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور روڈ بورے والا (وہاڑی) پر جو سیوریج 47 لاکھ روپے میں بچھایا گیا تھا اس میں ناقص مٹیریل استعمال کرنے اور غیر معیاری کام کرنے پر کوٹا کرپشن کو درخواست موصول ہوئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کوٹا کرپشن کے ملازمین نے اس کام کا معائنہ کیا تو موقع پر گٹروں کا گندہ پانی سڑک پر کھڑا پایا جس موقع پر سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار پائی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اہلکاروں نے جب ایک گٹر کے کام کا معائنہ کیا تو اس میں ریت کے علاوہ بجری اور سیمنٹ کا استعمال نہیں کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موقع پر ناقص، غیر معیاری کام کی چیکنگ کے باوجود محکمہ کوٹا کرپشن نے اس کام کی انکوائری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے ناقص کام کروانے کے ذمہ داران ملازمین/افسران کے سپرد کر دی ہے؟

(ہ) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیا محکمہ کوٹا کرپشن اس ناقص اور غیر معیاری کام کروانے کے ذمہ داران کے خلاف خود انکوائری کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ ایک درخواست منجانب مسٹر لیاقت علی ولد تاج علی نے چیئرمین وسیکرٹری گولڈن CCB بسلسلہ منصوبہ سیوریج لائن وری سولنگ دہلی ملتان روڈ چوک فوارہ تا دیوان پٹرولیم بورے والا کوٹا کرپشن ملتان موصول ہوئی۔ اس منصوبہ کی کل لاگت 32 لاکھ روپے تھی جس پر انکوائری نمبر 1309/2010 کرنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔

(ب) محکمہ کوٹا کرپشن کے ملازمین نے مورخہ 02-12-2010 کو موقع کا معائنہ کیا اور گٹروں کو گندے پانی سے بھرا پایا لیکن سڑک پر پانی کو کھڑا نہ پایا گیا۔

(ج) یہ درست ہے کہ جب سیوریج کے کام کا معائنہ کیا گیا تو سیوریج میں استعمال ہونے والی بجری کو موقع پر کم پایا گیا۔ موقع پر گٹروں کی مرمت اور صفائی درکار تھی اور جب مین ہول میں استعمال ہونے والی اینٹیں لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائی گئیں تو وہ غیر معیاری ثابت ہوئیں۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ یہ انکوائری محکمہ کوٹا کرپشن نے خود کی ہے اور اس میں مبلغ -/2,42,665 روپے کا نقصان ثابت ہوا ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔ یہ انکوائری محکمہ کوٹا کرپشن نے خود کی ہے اور اس میں مبلغ -/2,42,665 روپے کا نقصان نکالا ہے اور متعلقہ ذمہ داران چیئرمین عبدالمجید اور سیکرٹری محمد شفیق گولڈن

CCB کے خلاف مقدمہ نمبری 3/11 مورخہ 25-02-2011 زیر دفعہ 5(2)47/PCA 409/PPC تھانہ ACE ملتان ریجن درج کر لیا گیا ہے جس کی تفتیش جاری ہے۔

گزٹیڈ آفیسران کی طرح نان گزٹیڈ کو بھی فیئر ویل گرانٹ دینے کا معاملہ

***8775: جناب اعجاز احمد کاہلوں:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزٹیڈ آفیسر کو پنشن جانے پر بنیوولینٹ فنڈ سے ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے برابر Farewell Grant دی جاتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ نہیں دی جاتی اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کو بھی ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ گزٹیڈ آفیسر کو پنشن جانے پر بینوولینٹ فنڈ سے ایک ماہ کی بنیادی تنخواہ کے برابر Farewell Grant دی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ پر مذکورہ گرانٹ نہیں دی جاتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سرونٹس بینوولینٹ فنڈ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے یعنی پارٹ۔I برائے گزٹیڈ ملازمین اور پارٹ۔II برائے نان گزٹیڈ ملازمین۔ اس فنڈ کے تحت چار گرانٹس گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ دونوں ملازمین کو دی جاتی ہیں جبکہ فیئر ویل گرانٹ صرف گزٹیڈ ملازمین کو دی جاتی ہے ان کے ریٹس بینوولینٹ فنڈ رولز کے مطابق طے کئے گئے ہیں اور یہ رولز بناتے ہوئے کٹوتی کو مد نظر رکھا گیا ہے جو گزٹیڈ اور نان گزٹیڈ ملازمین کی تنخواہوں سے ماہانہ وار کی جاتی ہے ہر گورنمنٹ سرونٹ اپنی بنیادی تنخواہ کا 3 فیصد بینوولینٹ فنڈ کے لئے جمع کراتا ہے۔ ایک نان گزٹیڈ گورنمنٹ ملازم (BS 1-15) اگر ملازمت میں 18 سال کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور 60 سال کی عمر میں ریٹائر ہو تو اس کا بینوولینٹ فنڈ کی مد میں اوسط حصہ ایک لاکھ نو ہزار سات سو پچاس روپے ہوتا ہے جبکہ جو فائدہ وہ اور اس کا خاندان بینوولینٹ سے لیتے ہیں وہ تمام گرانٹس کو ملا کر تین لاکھ پچاس ہزار بنتا ہے تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ گزٹیڈ گورنمنٹ ملازم جو گورنمنٹ سروس میں 21 برس کی عمر میں داخل ہوتا ہے اور 39 برس تک سروس میں رہنے کے بعد بینوولینٹ فنڈ میں اپنا اوسط حصہ تین لاکھ اڑسٹھ ہزار چار سو چھیاسی روپے ڈالتا ہے اور انسٹھ ہزار سات سو سترہ روپے کا فائدہ حاصل کرتا ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر جو فنڈز کی کمی پارٹ۔II میں ہو جاتی ہے اس کو پارٹ۔I یعنی گزٹیڈ ملازمین کے حصہ سے منتقل کر کے پوری کی جاتی ہے۔ گرانٹ بڑھانے کے حوالے سے سپریم کورٹ میں حکومت کے مندرجہ بالا جواب سے اتفاق کرتے ہوئے معزز عدالت نے کیس dispose of کر دیا تھا۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر حکومت نان گزٹیڈ ملازمین کو ریٹائرمنٹ گرانٹ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

سال 2008 سے اب تک 4/3 روم کوارٹروں کی الاٹمنٹ و دیگر تفصیلات

*8960: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک 4/3 روم کے کتنے کوارٹر لاہور شہر میں تعینات ملازمین کو الاٹ کئے گئے ان ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی مع تاریخ آغاز ملازمت کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا ان ملازمین کو کوارٹر میرٹ پر الاٹ ہوئے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا ان ملازمین نے 4/3 روم کوارٹر کی الاٹمنٹ کروانے کے لئے درخواست جمع کروائی تھی تو ان کا نمبر اور تاریخ بتائیں؟

(د) کتنے کوارٹر کن کن ملازمین کو وزیر اعلیٰ کے احکامات پر قواعد میں ترمیم کر کے الاٹ کئے گئے ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور کوارٹر نمبر کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک 4۔3 روم کیٹیگری میں 109 کوارٹر الاٹ کئے گئے ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 109 کوارٹروں میں سے 35 کوارٹر میرٹ پر الاٹ کئے گئے باقی 74 کوارٹر وزیر اعلیٰ پنجاب کے صوابدیدی اختیارات کے تحت پالیسی میں نرمی کرکے الاٹ کئے ہیں تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! کیونکہ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق اہل محکمہ جات (پنجاب سول سیکرٹریٹ، لاہور ہائیکورٹ اور پنجاب اسمبلی) کے ملازمین اسٹیٹ آفس میں الاٹمنٹ کے لئے اپنا نام رجسٹر کرواسکتے ہیں جبکہ دیگر محکموں کے ملازمین کو وزیر اعلیٰ نے اپنے صوابدیدی اختیارات کے تحت پالیسی میں نرمی کرکے الاٹ کئے ہیں تفصیل تتمہ الف ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر اب تک 74 ملازمین کو متعلقہ قواعد میں نرمی اختیار کرتے ہوئے رہائش گاہیں فراہم کی گئی ہیں۔ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2010، سکالرشپ کی درخواستوں کی تفصیلات

*9041: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فروری 2010 میں سکالرشپ کے لئے بینوولینٹ فنڈ نے درخواستیں طلب کی تھیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2011 میں دوبارہ سکالرشپ کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں مگر 2010 فروری میں جن ملازمین نے درخواستیں دی تھیں ان کو ابھی تک سکالرشپ کی ادائیگی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ فروری 2011 میں طلب کی گئی درخواستوں میں سے متعدد افراد کو بھی چیک جاری ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر فروری 2010 کے درخواست دہندگان کو ابھی تک ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے مگر یہ درست نہ ہے کہ فروری 2010 میں جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں، ان کو ادائیگی نہ کی گئی ہے۔ صرف جو درخواستیں نامکمل تھیں ان کو ادائیگی نہ کی گئی مگر جو درخواست گزار مطلوبہ کاغذات و کوائف فراہم کر رہے ہیں ان کو ادائیگی کی جا رہی ہے۔

(ج) درست ہے۔ جن کی درخواستیں مکمل تھیں ان کو چیک جاری کر دیئے گئے ہیں۔

(د) فروری 2010 میں جو درخواستیں وصول ہوئی تھیں، ان کو ادائیگی کر دی گئی ہے صرف جو درخواستیں نامکمل تھیں ان کی ادائیگی نہ کی گئی ہے۔ البتہ درخواستیں مکمل ہونے پر ان کو بھی ادائیگی کر دی جائے گی۔

لاہور۔ الفلاح بلڈنگ میں قائم دفاتر کی تفصیلات

*9042: **جناب محمد نوید انجم**: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الفلاح بلڈنگ لاہور میں اس وقت کس کس سرکاری محکمہ کے دفاتر ہیں ان کے نام اور ان کو کتنے کمرے/اپارٹمنٹس دیئے گئے ہیں؟

(ب) ان محکمہ جات سے کرایہ/لیز کی مد میں ماہانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے اور کس کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے؟

(ج) کون کون سے محکمہ جات یہ ادائیگی نہ کر رہے ہیں ان کے نام اور ان کے ذمہ رقم کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان کو یہ کمرے/اپارٹمنٹس کس نے دیئے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) الفلاح بلڈنگ لاہور میں اس وقت سات عدد سرکاری محکمہ جات کے دفاتر قائم ہیں اور ان کو الاٹ شدہ رقبہ کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سرکاری محکمہ جات سے کرایہ لیز کی مد میں ماہانہ رقم۔ 10,92,573/ روپے وصول کی جاتی ہے۔ نیز یہ رقم بنک آف پنجاب میں چیئرمین بینوولینٹ فنڈ/چیف سیکرٹری کے اکاؤنٹ نمبر CPA-1326-8 میں جمع کرائی جاتی ہے جس کی تفصیل پرچم (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام مذکورہ بالا سرکاری محکمہ جات کرایہ باقاعدگی سے ادا کر رہے ہیں۔

(د) ان کو یہ کمرے / دفاتر مجاز اتھارٹی ایڈیشنل چیف سیکرٹری فنڈز کی اجازت سے الاٹ کئے جاتے ہیں۔

لاہور۔ سرکاری رہائش گاہوں میں آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹس کی تفصیلات

*9091: **جناب قیصر اقبال سندھو:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی کل کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ لوگ محکمہ کی ملی بھگت سے عرصہ دراز سے ریٹائر ہونے کے باوجود تاحال سرکاری گھر پر قابض ہیں اور سٹے آرڈر پر چل رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت بھی پالیسی کے برعکس آؤٹ آف ٹرن الاٹمنٹ کر رہی ہے نیز موجودہ حکومت نے تین سالوں میں خلاف پالیسی، آؤٹ آف ٹرن کتنے گھر الاٹ کئے ہیں، الاٹی کا نام، عہدہ اور محکمہ سے آگاہ کریں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق میڈیکل کی بنیاد پر گھر الاٹ ہو سکتا ہے حکومت نے اب تک کتنے گھر الاٹ کئے ہیں اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خلاف پالیسی اور خلاف استحقاق والاٹمنٹ کو منسوخ کرنے اور طبی بنیاد پر الاٹمنٹ کو ترجیح دینے کو تیار ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی کے زیر اہتمام ملازمین کی مختلف کیٹیگریز کی رہائش گاہوں کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تاہم کچھ ملازمین ریٹائرمنٹ کے بعد سول کورٹس سے حکم امتناعی حاصل کر کے سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ہیں تاہم پوری تندہی سے قانونی چارہ جوئی کی جا رہی ہے۔ عدالتی فیصلوں کی روشنی میں یہ گھر بذریعہ پولیس خالی کروالئے جائیں گے۔

(ج) الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 15 کے مطابق صوبائی حکومت کسی سرکاری ملازم کو قانوناً رہائش فراہم کرنے کی پابند نہیں ہے نیز سرکاری رہائش گاہوں کی ان آفیسران کو زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو کہ دوسرے صوبوں یا اضلاع سے تبدیل ہو کر آتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ایسے آفیسران

کی رہائشی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو دوسرے اضلاع یا صوبوں سے ٹرانسفر ہو کر لاہور تعینات ہوتے ہیں اپنے صوابدیدی اختیار کے تحت گھر الاٹ کرتے ہیں اور یہ طریق کار گزشتہ حکومت میں بھی جاری تھا جیسا کہ گزشتہ دور میں 270 سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئی تھیں۔ موجودہ حکومت میرٹ پر الاٹمنٹ کرنے کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے اور آؤٹ آف ٹرن یا پالیسی میں نرمی کر کے الاٹمنٹ کرنے کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ تاہم جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ بعض اوقات کسی ملازم کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے، وزیر اعلیٰ پنجاب، قواعد و ضوابط کے مطابق اپنے صوابدیدی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے گھر الاٹ کرتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے قواعد و ضوابط میں نرمی کر کے 37 گھر الاٹ کئے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، ان میں گزٹیڈ آفیسران کی تعداد 20 ہے جبکہ گریڈ ایک سے 16 ملازمین کی تعداد 17 ہے۔

(اس ضمن میں مزید عرض ہے کہ موجودہ حکومت نے دیگر رہائشی کالونیوں کے علاوہ جی او آر۔ ون میں 34 گھر خالی کروائے ہیں اور 16 مزید گھروں کو خالی کروانے کے لئے حسب ضابطہ کارروائی کی جا رہی ہے تاہم یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ حکومت ان الاٹیوں سے گھر خالی کروا رہی ہے جو ریٹائر ہو چکے ہیں یا کسی اور وجہ سے گھر اپنے پاس رکھنے کی قانونی مدت پوری کر چکے ہیں دیگر جی او آرز اور کالونیوں سے خالی کرائے گئے گھروں کی تعداد اس کے علاوہ ہے جو کہ 1095 ہے۔ یہ ایک منفرد مثال ہے)

(د) جی ہاں! الاٹمنٹ پالیسی کے پیرا 26 کے مطابق دستیاب گھروں کا 20 فیصد کوٹا ہارڈشپ کیسز کے لئے مختص کیا ہوا ہے جس میں میڈیکل کی بنیاد بھی شامل ہے۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ہارڈشپ کمیٹی جس میں سیکرٹری (سروسز) ایڈیشنل سیکرٹری (ویلفیئر) اور اسٹیٹ آفیسر، ایس اینڈ جی اے ڈی بطور رکن شامل ہیں کوٹا کے مطابق الاٹمنٹ کی سفارش کرتے ہیں طریق کار کی تفصیل تتمہ (ج) برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز اب تک ہارڈشپ سکیم کے تحت کل 44 الاٹمنٹس ہو چکی ہیں۔

(ہ) چونکہ وزیر اعلیٰ پنجاب قواعد و ضوابط کے مطابق صوابدیدی اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے پالیسی میں نرمی کرتے ہوئے سرکاری گھر الاٹ کر سکتے ہیں۔ اس لئے یہ گھر مجاز

اتھارٹی کی منظوری سے الاٹ ہوئے ہیں اس لئے منسوخ نہیں کئے جا رہے تاہم طبی بنیاد پر ہارڈ شپ کوٹا میں الاٹمنٹ کی جائے گی۔

پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9095: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور کے دفتر میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے عارضی ملازم ہیں؟

(ج) ان ملازمین کو تنخواہ کی ادائیگی کہاں اور کس مد سے کی جاتی ہے؟

(د) کیا یہ ملازم محکمہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن پنجاب کے ملازم ہیں یا بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے ملازم ہیں؟

(ہ) کیا ان ملازمین کو وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو حاصل ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) پراونشل بینوولینٹ فنڈ بورڈ لاہور میں ٹوٹل 54 ملازمین تعینات ہیں۔

(ب) ان میں سے 39 مستقل ہیں اور 15 عارضی ملازم ہیں۔

(ج) ان ملازمین کو بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے اکاؤنٹ میں سے تنخواہ کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(د) یہ تمام ملازمین بینوولینٹ فنڈ بورڈ کے ملازم ہیں۔

(ہ) جی ہاں! ان ملازمین کو وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو حکومت پنجاب کے دیگر ملازمین کو حاصل ہیں۔

ضلع سرگودھا۔ بینوولینٹ فنڈ میں مالی امداد کے لئے جمع ہونے والی درخواستوں کی تفصیلات

*9096: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا سے یکم جنوری 2010 سے آج تک بینوولینٹ فنڈ سے سکالرشپ، ماہانہ امداد برائے بیوہ، جہیز فنڈ اور تجہیز و تکفین چارجز کی کتنی درخواستیں وصول ہوئیں؟

(ب) ان میں سے کتنی درخواستوں پر چیک deliver ہو چکے ہیں اور کتنی درخواستیں ابھی under process ہیں؟

(ج) ان درخواستوں پر عملدرآمد کے لئے کتنا وقت درکار ہے؟

(د) کیا حکومت ان درخواستوں پر جلد از جلد عملدرآمد کر کے ان کے چیک جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلعی بہبود فنڈ سرگودھا کو یکم جنوری 2010 سے آج تک مختلف گرانٹس کی ادائیگی کے لئے درج ذیل درخواستیں وصول ہوئیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام گرانٹ	تعداد
1	ماہانہ امداد	252
2	شادی گرانٹ	821
3	تجہیز و تکفین گرانٹ	775
4	تعلیمی وظیفہ گرانٹ	2360
	کل	4208

(ب) ان میں سے درج ذیل درخواستوں پر چیک دیئے جا چکے ہیں اور بقایا درخواستوں کے چیک تیار کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام گرانٹ	تعداد
1	ماہانہ امداد	گزٹیڈ ملازمین کے اہل خانہ کو مورخہ 31-12-11 تک امداد جاری کی جا چکی ہے۔ جبکہ نان گزٹیڈ اہل خانہ کو مورخہ 30-06-11 تک امداد جاری کی جا چکی ہے۔
2	شادی گرانٹ	200 چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔
3	تجہیز و تکفین گرانٹ	250 چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔
4	تعلیمی وظیفہ گرانٹ	300 چیک جاری کئے جا چکے ہیں۔

(ج) تین ماہ میں چیک تیار کر کے مستحقین کو ارسال کر دیئے جائیں گے۔

(د) جواب بمطابق جز (ج) ہے۔

جی او آرز کی رہائش گاہوں میں سرونٹ کوارٹروں کی تفصیلات

*9114: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب حکومت نے GOR,s میں سرکاری افسران کے گھروں میں سرونٹ کوارٹروں کی سہولت دی ہوئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو GOR-III شادمان لاہور میں کل کتنے سرکاری گھر ہیں اور کیا ان گھروں سے ملحقہ یا علیٰحدہ سرونٹ کوارٹر ہیں؟

(ج) کتنے الاٹیوں کو 2/2 سرونٹ کوارٹر اور کتنے الاٹیوں کو 1/1 سرونٹ کوارٹر الاٹ کیا گیا ہے اور کتنے الاٹیوں کے پاس ایک بھی سرونٹ کوارٹر نہیں ہے؟

(د) GOR-III شادمان لاہور کے جن الاٹیوں کو سرونٹ کوارٹر الاٹ نہیں کئے گئے اس کی وجوہات بیان کی جائیں اور ان گھروں کی تعداد سے بھی آگاہ کیا جائے؟

(ہ) GOR-III شادمان لاہور کے جن الاٹیوں کو سرونٹ کوارٹروں کی سہولت نہیں ہے کیا حکومت پنجاب انہیں یہ سہولت دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جزوی طور پر درست ہے کیونکہ سرونٹ کوارٹر کی سہولت تمام رہائش گاہوں کے ساتھ نہ ہے۔

(ب) GOR-III شادمان میں کل گھروں کی تعداد 381 ہے جبکہ سرونٹ کوارٹروں کی تفصیل جز (ج) میں ہے۔

(ج) 112 گھروں کے ساتھ ایک (1/1) سرونٹ کوارٹر ہے۔
77 گھروں کے ساتھ دو (2/2) سرونٹ کوارٹر ہیں۔
192 گھروں کے ساتھ سرونٹ کوارٹر کی سہولت موجود نہ ہے۔

(د) چونکہ بیشتر رہائش گاہیں دوسری یا تیسری منزل پر واقع ہیں اس کی وجہ سے انہیں سرونٹ کوارٹر کی سہولت دینا ممکن نہ ہے ایسی رہائش گاہوں کی تعداد 192 ہے۔

(ہ) فی الحال کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے۔

وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9180: حاجی محمد اسحاق: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل عملے کی تعداد، عہدہ، مع سکیل کیا ہے؟

(ب) سال 2008-09 میں مذکورہ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات ہوئے اور کس کس مد میں؟

(ج) مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(د) سال 2008۔09 میں مذکورہ سیکرٹریٹ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا اور کتنا خرچ ہوا؟

(ہ) کیا مذکورہ سیکرٹریٹ کے اخراجات مختص کردہ فنڈز سے زیادہ ہیں اگر زیادہ ہیں تو کیوں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تفصیلات منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ ٹرانسپورٹ ونگ میں کل 174 گاڑیاں ہیں۔ آفیسرز کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل منسلکہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2008۔09 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے 126.734 ملین روپے مختص کئے گئے۔ اس سال کے نظر ثانی شدہ بجٹ میں 268.245 ملین روپے مختص ہوئے اور اس سال کے دوران کل اخراجات 238.160 ملین تھے۔ 2005۔06 تا 2008۔09 کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے نظر ثانی شدہ بجٹ کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے۔

2005۔06	201.853 ملین
2006۔07	341.763 ملین
2007۔08	343.316 ملین
2008۔09	268.245 ملین

(ہ) 2008۔09 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے بجٹ میں مختص کردہ فنڈز سے 105.767 ملین روپے محکمہ خزانہ نے اضافی فنڈز فراہم کئے جو کہ اصل بجٹ کا ہی حصہ ہیں۔ بجٹ مختص ہونے کے بعد حکومت کی طرف سے ملازمین کی تنخواہوں میں ملنے والے اضافہ کی وجہ سے وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کو 19.141 ملین روپے کے اضافی فنڈ کا مطالبہ تنخواہوں کی مد میں کرنا پڑا۔ علاوہ ازیں مختص کردہ فنڈ کے بعد اضافی رقوم کے مطالبے کی دوسری وجوہات میں پٹرول اور بجلی کے نرخوں میں ہوش ربا اضافہ اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی اشیائے صرف کی قیمتوں میں زیادتی شامل ہے۔

وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں عملہ کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9255: حاجی محمد اسحاق: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں کل عملے کی تعداد کیا ہے تعداد عہدہ، مع سکیل بیان فرمائیں؟

(ب) سال 2008۔09 میں مذکورہ سیکرٹریٹ میں کل کتنے اخراجات کس کس مد میں ہوئے؟

(ج) مذکورہ سیکرٹریٹ کے ٹرانسپورٹ ونگ میں کل کتنی گاڑیاں ہیں اور وہ کس کس آفیسر کے زیر استعمال ہیں؟

(د) سال 2008۔09 کے لئے مذکورہ سیکرٹریٹ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص ہوا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تفصیلات منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) تفصیلات منسلکہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ ٹرانسپورٹ ونگ میں کل 174 گاڑیاں ہیں۔ آفیسرز کے زیر استعمال گاڑیوں کی تفصیل منسلکہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2008۔09 میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے 126.734 ملین روپے مختص کئے گئے۔ 2005۔06 تا 2008۔09 کے دوران وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے نظر ثانی شدہ بجٹ کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:۔

2005۔06	201.853 ملین
2006۔07	341.763 ملین
2007۔08	343.316 ملین
2008۔09	268.245 ملین

وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ و کوارٹروں کی تفصیلات

*9374: **محترمہ ساجدہ میر:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ سرکاری کاغذوں میں کتنا ہے کتنے پر کوارٹر ہیں؟

(ب) اس میں کتنے بلاک ہیں ہر بلاک میں کتنے کوارٹر / رہائش گاہیں ہیں؟

(ج) ڈی بلاک وحدت کالونی میں کتنے کوارٹر ہیں یہ کن کن ملازمین کو الاٹ ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور محکمہ بتائیں۔

(د) اس بلاک میں کتنے کوارٹروں میں ریٹائرڈ ملازم رہائش پذیر ہیں ان کے نام، عہدہ، ریٹائرمنٹ کی تاریخ اور کب تک یہ کوارٹر خالی کرنے کے پابند تھے؟

(ہ) اگر ان کا گریس پریڈ ختم ہو گیا ہے تو پھر ان سے کوارٹر کیوں خالی نہ کروائے جا رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان سے کوارٹر خالی کروانے اور ان کو جس دن سے وہ ناجائز طور پر رہائش پذیر ہیں اس عرصہ کا penal رینٹ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سرکاری ریکارڈ کے مطابق وحدت کالونی لاہور کا کل رقبہ 254.73 ایکڑ ہے اور 171.11 ایکڑ رقبہ پر گھر تعمیر ہیں۔

(ب) وحدت کالونی میں 34 بلاک ہیں اور ہر بلاک میں کوارٹروں کی تعداد کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈی بلاک وحدت کالونی میں کوارٹروں کی کل تعداد 40 ہے تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈی بلاک وحدت کالونی میں اس وقت صرف کوارٹر نمبر D-10، میں ریٹائرڈ سرکاری ملازم اشفاق حسین، سابقہ ڈائریکٹر ایگریکلچر رہائش پذیر ہے نیز ان کے بیٹے نے ہائیکورٹ سے stay order لیا ہوا ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ہ) جیسا کہ جز (د) میں ہے۔

(و) جی ہاں! حکومت ناجائز طور پر رہائش پذیر ملازم سے عدالتی فیصلہ کی روشنی میں عملدرآمد کروائے گی اور ناجائز قبضہ کا پینل رینٹ بھی وصول کرے گی۔

وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو موصول ہونے والی انکوائریوں کی تفصیلات

*10099: چودھری احسان الحق نولاٹیا: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گزشتہ تین سالوں میں وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو کل کتنی انکوائریاں موصول ہوئیں، کتنی مکمل ہوئیں اور کتنی جاری ہیں؟

(ب) کتنے افراد کو سزائیں دی گئی ہیں، کتنے بیگناہ قرار دیئے گئے؟

(ج) داخل دفتر ہونے والی درخواستوں کے مدعیان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا حکومت مذکورہ افراد کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) گزشتہ تین سالوں میں وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کو کل 384 انکوائریاں اور شکایات موصول ہوئیں جن میں سے 344 مکمل ہوئیں اور 40 زیر تفتیش ہیں۔ منسلکہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) معائنہ ٹیم کا کام ذمہ دار افراد کے خلاف سفارشات مرتب کرنا ہے اور برائے منظوری وزیر اعلیٰ کو پیش کرنا ہے وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں ذمہ دار افراد کے خلاف مزید کارروائی متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے تاہم مذکورہ بالا تعداد میں سے 170 انکوائریوں میں ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی سفارش کی گئی اور 174 انکوائریاں داخل دفتر کر دی گئیں یا متعلقہ محکموں کو تحقیقات کے لئے بھجوا دی گئیں۔

(ج) پنجاب رولز آف بزنس 2011 (منسلکہ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت جھوٹے مدعیان کے خلاف کارروائی کے متعلق کسی بھی قسم کی وضاحت موجود ہے اور نہ ہی وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم میں جھوٹے مدعیان کے خلاف کارروائی کی کوئی مثال موجود ہے۔

وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ کار کی تفصیلات

*10102: **چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کے دائرہ کار کی وضاحت کریں کیا ہر چھوٹا بڑا غبن اور بدعنوانی مذکورہ محکمہ زیر تفتیش لا سکتا ہے؟

(ب) کیا عوام الناس میں سے ہر فرد درخواست دے سکتا ہے یا پھر صرف وزیر اعلیٰ پنجاب خود انکوائری کے احکامات جاری کرتے ہیں؟

(ج) کیا چیئر مین (CMIT) خود بھی انکوائری شروع کر سکتا ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کے دائرہ کار جس کی وضاحت رولز آف بزنس 2011 کے سیکنڈ شیڈول میں کی گئی ہے (نقل بطور منسلکہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) میں صرف سنگین اور فوری توجہ طلب اہم نوعیت کی شکایات اور ان اہم معاملات جن سے حکومتی یا عوامی مفاد وابستہ ہو شامل ہیں۔ البتہ اس دوران اگر بدعنوانی یا غبن سامنے آئے تو معاملہ تفتیش اور مزید

کارروائی کے لئے محکمہ انسداد رشوت ستانی کو بھجوایا جاسکتا ہے نیز جناب وزیر اعلیٰ صاحب غبن یا بدعنوانی، خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، کی بابت تحقیقات وزیر اعلیٰ انسپکشن ٹیم کو تفویض فرما سکتے ہیں۔

(ب) محکمہ، عوام الناس کی طرف سے پیش کردہ، صرف سنگین اور فوری توجہ طلب / اہم نوعیت کی شکایات کو زیر غور لاکر متعلقہ محکمہ جات کو فوری کارروائی کے لئے بھیج سکتا ہے یا از خود براہ راست بھی تحقیقات کر سکتا ہے۔

(ج) چیئرمین وزیر اعلیٰ معائنہ ٹیم کسی بھی اہم معاملہ جس سے حکومتی یا عوامی مفاد وابستہ ہو، کی از خود تحقیقات کر کے متعلقہ حکام کی توجہ برائے مناسب کارروائی مبذول کرانے کے لئے، وزیر اعلیٰ صاحب کو برائے غور و مناسب احکامات پیش کر سکتا ہے۔

ضلع بہاولنگر: مالی امداد کے لئے وصول ہونے والی اور زیر التواء درخواستوں کی تفصیلات

*10213: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 2008-09 اور 2010 کے دوران بہبود فنڈ سے سکالرشپ، میرج گرانٹ اور دیگر مالی امداد کے لئے کتنی درخواستیں وصول ہوئی ہیں؟

(ب) کتنی درخواستوں کے چیک جاری ہو چکے ہیں اور کتنی درخواستیں ابھی تک pending ہیں؟

(ج) pending درخواستیں کس کس کی ہیں اور یہ کس کس مقصد کے لئے دی گئی تھیں؟

(د) کیا حکومت pending درخواستوں پر فوری کارروائی کرنے، اس کے چیک متعلقہ افراد کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولنگر میں سال 2008-09 اور 2010 کے دوران بہبود فنڈ سے سکالرشپ، میرج گرانٹ اور دیگر مالی امداد کے لئے درج ذیل درخواستیں وصول ہوئیں۔

نام گرانٹ	2008	2009	2010
1۔ تعلیمی وظیفہ	1156	1068	929
2۔ شادی گرانٹ	413	788	327
3۔ تجہیز و تکفین گرانٹ	314	572	249
4۔ ماہانہ امداد	73	151	52

(ب) جن درخواستوں کے چیک جاری ہو چکے ہیں اور جتنی درخواستیں ابھی تک pending ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

نام گرانٹ	جاری شدہ چیکوں کی تعداد	پینڈنگ چیکوں کی تعداد
1۔ تعلیمی وظیفہ	2424	929
2۔ شادی گرانٹ	1201	327
3۔ تجہیز و تکفین گرانٹ	886	249
4۔ ماہانہ امداد	224	52

(ج) pending درخواستیں ضلع بہاولنگر سے تعلق رکھنے والے حکومت پنجاب کے مختلف سرکاری ملازمین اور ان کے فیملی ممبران کی ہیں جو انہوں نے تعلیمی وظائف، شادی گرانٹ، تجہیز و تکفین گرانٹ اور ماہانہ امداد کے حصول کے لئے دی ہیں۔

(د) pending درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد درست پائی جانے والی درخواستوں کے متعلقہ افراد کو جلد ہی چیک جاری کر دیئے جائیں گے۔

ضلع بہاولنگر میں کرپشن کے مقدمات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*10214: چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کوٹا کرپشن ضلع بہاولنگر میں 2009–10 کے دوران کرپشن کے کتنے مقدمات درج کئے گئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات کے چالان عدالتوں میں پیش کئے جا چکے ہیں، کتنے مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں اور کتنے مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں نیز ملزمان کے نام، ایف آئی آر، نمبرز اور ملزمان کے پتاجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ کوٹا کرپشن ضلع بہاولنگر میں10-2009 کے دوران کرپشن کے درج مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے

سال	تعداد مقدمات جو درج ہوئے
2009	83
2010	69
کل مقدمات جو درج ہوئے:	152

(ب) مذکورہ عرصہ میں 152 درج شدہ مقدمات میں سے 55 مقدمات کی اخراج رپورٹس اور 87 مقدمات کے چالان عدالتوں میں بھجوائے گئے جبکہ 10 مقدمات ابھی زیر تفتیش ہیں۔ عدالت میں بھجوائے گئے مقدمات میں سے 20 مقدمات کے فیصلے ہو چکے ہیں ان کی تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز ملزمان کے نام، ایف آئی آر، نمبرز اور ملزمان کے پتاجات کی مکمل تفصیل فلیگ (بی) اور (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہیں استعمال کرنے والے افسران و دیگر تفصیلات

***10749: محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیراعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گریڈ20 تا22 کے کتنے افسران سرکاری رہائش گاہیں استعمال کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی بتائیں؟

(ب) کتنے افسران ایسے ہیں جو کہ ریٹائرمنٹ کے باوجود سرکاری رہائش گاہیں رکھے ہوئے ہیں ان کے نام، عہدہ اور یہ کب سے سرکاری رہائش گاہیں رکھے ہوئے ہیں؟

(ج) کتنے افسران ایسے ہیں جو کہ لاہور سے دوسرے شہر یا وفاقی حکومت میں تعینات ہونے کے باوجود سرکاری رہائش استعمال میں رکھے ہوئے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور رہائش گاہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) کیا حکومت ایسے غیر قانونی رہائش پذیر سرکاری ملازمین سے پینل رینٹ وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں گریڈ 20 تا 22 کے جو افسران سرکاری رہائش گاہیں استعمال کر رہے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت سرکاری رہائش گاہوں میں رہائش پذیر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین سے گھر خالی کروانے کے لئے الاٹمنٹ پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔ پالیسی کے مطابق ریٹائرمنٹ کے بعد سرکاری ملازم مجاز اتھارٹی کی اجازت سے آٹھ ماہ تک سرکاری گھر رکھ سکتا ہے۔ پالیسی کے مطابق ان افسران سے رہائش گاہیں خالی کروانے کا عمل جاری ہے جو مقررہ مدت تک گھر اپنے پاس رکھ چکے ہیں۔ اس سلسلے میں 51 رہائش گاہوں میں سے 47 رہائش گاہیں صرف GOR-1 میں سے خالی کروائی جا چکی ہیں جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ باقی GORs میں سے خالی کروائی جانے والی رہائش گاہوں کی تعداد 105 ہے اور یہ عمل مستقل بنیادوں پر جاری ہے۔

(ج) مطلوبہ تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ الاٹمنٹ پالیسی کے مطابق لاہور سے باہر یا وفاقی حکومت میں تعینات ہونے والے افسران سرکاری رہائش گاہ دو سال تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ حکومت اس پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے اور مقررہ مدت پوری ہونے پر سرکاری رہائش گاہ خالی کروانے کا عمل جاری ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت غیر قانونی رہائش پذیر سرکاری ملازمین سے پینل رینٹ وصول کر رہی ہے اور اس پالیسی پر سختی سے عمل پیرا ہے۔

لاہور: گریڈ 11 اور اوپر کے ملازمین کو الاٹ کی گئی رہائش گاہوں کی تفصیلات

*10750: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2011 سے آج تک لاہور شہر میں گریڈ ایک تا 11 اور اس سے اوپر گریڈ کے کتنے ملازمین کو سرکاری رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ محکمہ اور سرکاری رہائش کا نمبر مع کالونی کا نام بتائیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کو میرٹ پر، کتنے کو بغیر میرٹ رہائش گاہیں الاٹ کی گئیں؟

(ج) بغیر باری الاٹمنٹ کن کے احکامات پر ہوئیں اس کا نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(د) اس عرصہ کے دوران کتنی رہائش گاہیں سی ایم ڈائریکٹو پر الاٹ ہوئیں؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران سی ایم ڈائریکٹو کتنے وصول ہوئے اور کن کن ملازمین کے یہ ڈائریکٹو تھے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یکم جنوری 2011 سے آج تک لاہور شہر میں واقع S&GAD کے پول میں موجود سرکاری رہائش گاہوں میں 618 ملازمین کو سرکاری گھر الاٹ کئے گئے ہیں ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں 232 ملازمین کو میرٹ پر رہائش گاہیں الاٹ کی گئی ہیں جبکہ باقی ماندہ 386 الاٹمنٹس میں سے 351 الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت کی گئی ہیں اور 35 الاٹمنٹس پالیسی کے مطابق Spouse Scheme، Parent Scheme، Hardship Scheme اور Informer Scheme کے تحت کی گئی ہیں، تفصیل تتمہ ("ب"، "ج"، "د"، "ر"، "ہ"، "و") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت سرکاری رہائش گاہوں کی الاٹمنٹ میں میرٹ کی پالیسی کو ملحوظ خاطر رکھ رہی ہے۔ تاہم بغیر باری الاٹمنٹ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی احکام کی روشنی میں کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اس عرصہ کے دوران ٹوٹل 351 الاٹمنٹس وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت کی گئی ہیں۔

(ہ) یکم جنوری 2011 سے لے کر اب تک وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے مختلف محکمہ جات کے ملازمین کے لئے 784 سے زائد چیف منسٹر ڈائریکٹوز موصول ہوئے ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ یہ رانا منور حسین المعروف منور غوث صاحب کی تحریک استحقاق ہے۔۔ وہ نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 623 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ وہ نہیں ہیں یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 643 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ میری تحریک التوائے کار 29۔اگست 2012 کو رکھیں۔ یہ تحریک التوائے کار 29۔اگست 2012 تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحاریک التوائے کار نمبر 750,749,748,747,746,745,744 اور 751 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہیں، ان کی سب تحاریک pending کی جاتی ہیں۔ میاں طارق محمود صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 773 ہے کیا اسے pending کر دیا جائے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے اسے pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود صاحب کی تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 791 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے۔۔۔ نہیں ہیں اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 798 میجر عبدالرحمن رانا صاحب کی ہے یہ pending کی جاتی ہے۔ رائے محمد اسلم خان صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 801 ہے یہ تحریک بھی pending کی جاتی ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 808 ہے۔۔۔ وہ نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 815 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے، انہوں نے چونکہ درخواست کی ہے اس لئے یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ میاں طارق محمود صاحب کی دوسری تحریک التوائے کار نمبر 833 کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 836 جناب طاہر اقبال چودھری، زوبیہ رباب ملک اور قمر عامر چودھری کی ہے۔۔۔ وہ نہیں ہیں اس لئے یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحاریک التوائے کار نمبر 837 اور 838 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہیں۔ یہ تحاریک بھی pending کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 839 محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی ہے۔۔ بولنا نہیں چاہتیں اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 840 چودھری علی اصغر منڈا صاحب کی ہے، انہوں نے مجھے pending کرنے کا کہا ہے اس لئے یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی

ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 843 محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی ہے، یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 847 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے یہ بھی pending کی جاتی ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 862 بھی pending کی جاتی ہے۔ چودھری عامر سلطان چیمہ کی تحریک التوائے کار نمبر 864 بھی pending کی جاتی ہے اور جناب حفیظ اختر چودھری کی تحریک التوائے کار نمبر 878 بھی pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار ختم ہوئیں۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(کوئی قرارداد پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہے یہ قرارداد بھی pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے یہ قرارداد بھی pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد آخری قرارداد چودھری ظہیر الدین خان صاحب کی ہے یہ قرارداد بھی pending کی جاتی ہے۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 29۔ اگست 2012 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 29۔اگست 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب سروس ٹربیونلز 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012

ایک وزیر مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) آرڈیننس کا پیش کیا جانا

آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012

ایک وزیر آرڈیننس انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب 2012 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودات قانون پر دوبارہ غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2012)

(اے) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

(بی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب 2012، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

101

(سی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 9 میں۔

(اے) ذیلی ضمن (1) میں الفاظ "وزیر اعلیٰ" کی بجائے لفظ "گورنر" ثبت کیا جائے گا۔

(بی) ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:۔

"(4) قانون ہذا کے تحت جملہ فرائض کی سر انجام دہی میں چانسلر اسی طرز پر کام کرے گا اور پابند ہوگا جیسے صوبہ کا گورنر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 105 کی ضمن (1) کے تحت کام کرتا اور پابند ہوتا ہے۔"

(ڈی) **ایک وزیر** وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 10 میں ذیلی ضمن (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (4) ثبت کی جائے گی:۔

"(4) چانسلر سنڈیکیٹ کے فیصلہ یا ایکشن کو مسترد کر سکتا ہے جو چانسلر کی رائے میں قانون، یونیورسٹی کے تعلیمی مفاد، مذہب یا کلچرل آئیڈیالوجی یا قومی یک جہتی کے خلاف ہو۔"

(ای) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 31 میں ذیلی ضمن (2) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی ضمن (3) ثبت کی جائے گی:۔

" (3) سنڈیکیٹ ذیلی دفعہ (2) کی ضمن ہاء (اے) اور (بی) کے تحت قوانین موضوعہ کی چانسلر کو سفارش کرے گا جو قوانین موضوعہ مع یا بغیر کسی ترمیم منظور کر سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ سنڈیکیٹ کو برائے دوبارہ غور و خوض واپس بھجوا سکتا ہے یا یہ قوانین موضوعہ مسترد کر سکتا ہے۔"

(ایف) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کی ضمن 35 کے بعد درج ذیل نئی ضمن 36 ثبت کی جائے گی اور مابعد ضمن ہائے کو بمطابق ایں دوبارہ نمبر لگائے جائیں:۔

"36۔ ریذیڈنٹ آڈیٹر:۔ حکومت مستعار الخدمتی پر ایک مناسب سرکاری آفیسر یونیورسٹی کا بطور ریذیڈنٹ آڈیٹر تقرر کریگی۔"

(جی) **ایک وزیر** یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب 2012 جیساکہ اس میں ترمیم کی گئی ہے، کو دوبارہ منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012

(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 18 جولائی 2012 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

102

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ سرونٹس ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (دوسری ترمیم) پنجاب گورنمنٹ ہاؤسنگ فاؤنڈیشن 2012 جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

(ڈی) قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 244۔اے کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 148 کے ذیلی قاعدہ (1) میں مجوزہ ترمیم منظور کی جائے۔

نوٹ: مجوزہ ترمیم منسلکہ میں دی گئی ہے۔

(ای) مسودات قانون پر غور وخوض اور منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خواتین یونیورسٹی ملتان 2012 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پبلک سیکٹر یونیورسٹیاں 2012 منظور کیا جائے۔

103

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012
(مسودہ قانون نمبر 15 بابت 2012)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیرِ غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور 2012 منظور کیا جائے۔

104

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا چالیسواں اجلاس

بدھ، 29۔ اگست 2012

(یوم الاربعاء، 10۔ شوال المکرم 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

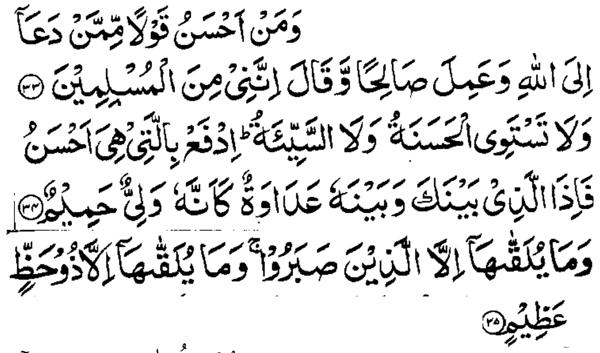
وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ
اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (٣٣)
وَلَا تَسۡتَوِى الۡحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدۡفَعۡ بِالَّتِىۡ هِىَ اَحۡسَنُ
فَاِذَا الَّذِىۡ بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيۡمٌ (٣٤)
وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِيۡنَ صَبَرُوۡا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوۡ حَظٍّ
عَظِيۡمٍ (٣٥)

سُوۡرَةُ حٰمٓ السجدة آیات 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں (33) اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمھارا گرم جوش دوست ہے (34) اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں (35)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کہیں نہ دیکھا زمانے بھر میں جو کچھ مدینے میں جا کے دیکھا
تجلیوں کا لگا ہے میلہ جدھر نگاہیں اٹھا کے دیکھا
وہ دیکھو دیکھو سنہری جالی، ادھر سوالی ادھر سوالی
قریب سے ان کے جو بھی گزرا حضورؐ نے مسکرا کے دیکھا
طواف روضے کا کر رہی ہیں یہاں وہاں اشکبار آنکھیں
نہ غم زمانے کے پاس آئے نبیؐ کی نعتیں سنا کے دیکھا
ظہوری جاگے نصیب تیرے بس ایک نظر کرم کے صدقے
بار بار اپنے در پہ تجھ کو، تیرے نبیؐ نے بلاتے دیکھا

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا کہ جب وقفہ سوالات ہو گا تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا اور کل بھی ان سے بات ہوئی تھی۔ وقفہ سوالات کے بعد یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں اور بعد میں صوبہ کی بات کر لیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میری بات سنیں، میں آپ کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا جتنا مرضی آپ پوائنٹ آف آرڈر۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 9 کروڑ لوگ ہمیں دیکھ رہے ہیں اور انہوں نے جس طرح کل تماشا لگایا تھا ابھی پھر شروع کر دیا ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے سرائیکی صوبہ کمیشن پر بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ دیکھیں، آپ کی مہربانی۔ وہ آپ کل بھی کرتے رہے ہیں اور پھر بھی کر لینا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اس پر اب ٹائم نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ سرائیکی صوبہ کمیشن پر بات کرنے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: اب نہیں۔ آپ کی مہربانی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ پہلا question نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ سرائیکی صوبہ کمیشن پر دو نام بھیجیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی، نولاٹیا صاحب! اب نہیں۔۔۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 4014 ہے۔

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ایگزیکٹو انجینئرز کو فراہم کردہ رقم اور دیگر تفصیلات

*4014: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کتنے ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(ب) ہر ایگزیکٹو انجینئرز کو مالی سال 2008-09 کے دوران کتنی رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) ہر ایگزیکٹو انجینئرز نے یکم جولائی 2008 سے 31- مئی 2009 کتنی رقم خرچ کی اور یکم جون تا 30- جون 2009 کتنی رقم خرچ کی، تفصیل ہر آفیسر وار علیحدہ علیحدہ فراہم کریں؟

(د) ان آفیسرز کے تحت یکم جون 2009 تا 30- جون 2009 جو رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی یا بلڈنگ کی مرمت پر خرچ ہوئی اس کی تفصیل منصوبہ وار بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت ماہ جون 2009 میں خرچ کردہ رقم کا خصوصی آڈٹ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کل آٹھ ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتا جات مندرجہ ذیل ہے۔

سیریل نمبر	نام ایگزیکٹوانجینئرز	پتا
1	امجد رضا	ایگزیکٹوانجینئر، 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
2	میاں محمد یونس	ایگزیکٹوانجینئر 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
3	ظفر اقبال	ایگزیکٹوانجینئر، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
4	محمد خالد شاد	ایگزیکٹوانجینئر، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
5	محسن شکور	ایگزیکٹوانجینئر، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
6	شاہد نجم لیسین	ایگزیکٹوانجینئر، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
7	شفیق الرحمٰن	ایگزیکٹوانجینئر، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور
8	محمد امجد	ایگزیکٹوانجینئر، GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

(ب) ایگزیکٹوانجینئرز کو مالی سال 09۔2008 کے دوران جتنی رقم فراہم کی گئی ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	ایگزیکٹوانجینئرز	ترقیاتی کام کی مد میں	سالانہ مرمت کی مد میں	تنخواہوں کی مد میں
1	1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	382.061(M)	66.125 (M)	59.053(M)
2	2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	607.900(M)	167.510(M)	38.930 (M)
3	3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	759.488(M)	90.812(M)	24.139(M)
4	4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	358.270(M)	36.560(M)	23.502(M)
5	5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	644.653(M)	47.822(M)	30.697(M)
6	6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	726.589(M)	-----	16.763(M)
7	7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	133.336(M)	56.372(M)	29.587(M)
8	GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور	288.512(M)	119.311(M)	51.806(M)

(ج) یکم جولائی 2008 سے 31۔ مئی 2009 تک اور یکم جون تا 30۔ جون 2009 تک جتنی رقم خرچ کی گئی، اُس کی تفصیل ہر آفیسر وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان آفیسرز کے تحت یکم جون 2009 تا 30۔ جون 2009 تک جو رقم ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوئی یا بلڈنگ کی مرمت پر خرچ ہوئی اس کی تفصیل منصوبہ وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سال 09۔2008 میں کئے گئے اخراجات کا سالانہ آڈٹ دوران اگست 2009 میں ہو چکا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جب تک آپ سرائیکی صوبہ کمیشن میں دو نام نہیں بھیجیں گے اس وقت تک ایوان کی کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بڑی مہربانی، آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد نوید انجم!

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا جی، نوید انجم صاحب! آگے دوسرا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! میرا اگلا سوال نمبر 4153 ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

جناب محمد نوید انجم: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب منسٹر صاحب پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا جواب پڑھ دیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو میں نے اجازت نہیں دی ہے، آپ مہربانی کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "لے کر رہیں گے، سرائیکی صوبہ" کی نعرہ بازی)

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! الف (جز) لاہور میں محکمہ بلڈنگز کے کل آٹھ ایگزیکٹو انجینئرز کام کر رہے ہیں جن کے نام و پتاجات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ امجد رضا، ایگزیکٹو انجینئر، 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور۔

2۔ میاں محمد یونس، ایگزیکٹو انجینئر 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور۔

3۔ ظفر اقبال، ایگزیکٹو انجینئر، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

4۔ محمد خالد شاد، ایگزیکٹو انجینئر، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

5۔ محسن شکور، ایگزیکٹو انجینئر، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

6۔ شاہد نجم یٰسین، ایگزیکٹو انجینئر، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

7۔ شفیق الرحمٰن، ایگزیکٹو انجینئر، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

8۔ محمد امجد، ایگزیکٹو انجینئر، GOR پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اُٹھ کر
سپیکر ڈائس کے قریب آ گئے اور زور زور سے ڈیسک بجانا شروع کر دیا)

(شور و غل)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات سُنیں، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔ آپ دوسرے سوال کو پڑھیں۔ اس کا دوسرا حصہ پڑھ دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جز (ب) میں ایگزیکٹو انجینئرز کو مالی سال 09-2008 کے دوران جتنی رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی کام کی مد میں 1st پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 382.061 ملین روپے، 2nd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 607.900 ملین روپے، 3rd پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 759.488 ملین روپے، 4th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 358.270 ملین روپے، 5th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 644.653 ملین روپے، 6th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 726.589 ملین روپے، 7th پراونشل بلڈنگز ڈویژن، لاہور، 133.336 ملین روپے دیئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"تخت لاہور۔ ہائے ہائے" اور "سرائیکی صوبہ زندہ باد" کی مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: اب آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"صوبہ جنوبی پنجاب زندہ باد" اور "صوبہ بہاولپور زندہ باد" کی مسلسل نعرہ بازی)

سید حسن مرتضیٰ صاحب! سوال نہیں پڑھنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال چودھری عبداللہ یوسف صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال بھی چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے اگلا سوال سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ!۔۔۔ آپ کا سوال ہے۔ آپ take up نہیں کرنا چاہتیں، آپ کی مرضی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے ایجنڈے کی کاپیاں پھاڑ کر ایوان میں پھینک دیں)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب کا سوال ہے۔ تشریف نہیں لائے؟ It is disposed of.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے "خادم اعلیٰ۔ ڈینگی والا" کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد طارق امین ہوتیانہ صاحب!۔۔۔ نہیں بولنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محمد شفیق خان صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ ساجدہ میر صاحبہ! ساجدہ میر صاحبہ! ساجدہ میر صاحبہ! آپ اپنا سوال نہیں لینا چاہتیں۔۔۔ آپ کی مرضی ہے لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ! محترمہ آصفہ فاروقی صاحبہ!۔۔۔ آپ بھی اپنا سوال نہیں لینا چاہتیں اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا محترمہ نرگس فیض ملک صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا of dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آصف بشیر بھاگٹ صاحب!۔۔۔ سوال نہیں کرنا چاہتے اس لئے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال اعجاز احمد کاہلوں صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا شاہین آباد روڈ کی صورتحال کی تفصیلات

*7304: رانا محمد افضل خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں شاہین آباد سڑک کی تعمیر نو کب اور کتنی لاگت سے کی گئی؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر کے بعد اس کی maintenance پر کتنی رقم آج تک خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) اس کی موجودہ ٹوٹ پھوٹ اور ابتر حالات کے بارے میں محکمہ کیا منصوبہ بندی کر رہا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) 0.00 تا 3.30 کلو میٹر تک بحالی و توسیع کا کام 02-2001 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 4.997 ملین روپے تھا۔ 3.30 تا 16.27 کلو میٹر تک بحالی و توسیع کا کام 03-2002 میں کیا گیا جس کا تخمینہ لاگت 19.697 ملین روپے تھا۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر کے بعد M&R کے تحت سال 2009 میں کلو میٹر 6.00 تا 9.80 کلو میٹر کی مرمت کی گئی جس پر کل 3.00 ملین روپے لاگت آئی۔

(ج) ضلعی حکومت اپنے بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے جلد مرمت کا کام شروع کر دے گی۔

ضلع چنیوٹ، تعمیر کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*7332: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع چنیوٹ میں یکم جنوری 2008 سے آج تک کتنی سڑکیں بنائی گئیں ان کے نام اور ان پر کتنا کتنا خرچہ آیا ان کی لمبائی اور چوڑائی کتنی کتنی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

محکمہ ہائی وے پنجاب کے تحت ضلع چنیوٹ میں مندرجہ ذیل سڑکات یکم جنوری 2008 کے بعد بنائی گئیں / مکمل ہوئیں / زیر تعمیر ہیں:-

نمبر شمار	سڑک کا نام	لمبائی (کلو میٹر)	چوڑائی (میٹر)	خرچہ (ملین) روپے	کیفیت
1	موضع ساگھر والی تا ٹھٹھہ جھانب	3.15	3.04	10.133	سڑک مکمل ہے۔
2	دروٹہ تا سجن کے براستہ کونڈل جوئیاں	4.00	3.04	7.152	۔ایضاً۔
3	جھنگ چنیوٹ روڈ چاہ قریشی تا ٹھٹھہ قریشی	2.53	3.04	6.879	۔ایضاً۔
4	لونا موڑ تا کالونی نیکو کارہ	5.50	3.04	12.459	۔ایضاً۔
5	چناب نگر تا کھٹھی خرایار براستہ آبادی کوٹ امیر شاہ	1.25	3.04	2.946	۔ایضاً۔
6	کشادگی و بہتری سڑک لنک چنیوٹ روڈ (اڈا چمڑا موڑ) تا پل چمبرانوالی۔	27.50	7.31	180	ایضاً
7	تعمیر از سڑک بائی پاس چنیوٹ پنڈی بھٹیاں روڈ تا چنیوٹ سرگودھا روڈ	7.53	7.31	193.50	ایضاً
8	تعمیر از سڑک بائی پاس چنیوٹ جھنگ روڈ تا چنیوٹ سرگودھا روڈ	6.95	7.31	142.297	ایضاً
9	اچھروال تا احمد نگر آر سیون سیون (VII) R7	13.76	6.1	128.481	۔ایضاً۔
10	پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، کمال پور پی ون (P-1)	59.54	7.3	1799.009	۔ایضاً۔
11	چنیوٹ، سرگودھا۔خوشاب پی تھری (P-III)	93.99	7.3	3020.582	۔ایضاً۔
12	لنگر مخدوم تا اچھروال آر سیون سکس (VI) R7	9.7	6.1	31.4	کام اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا۔

ضلع گجرات، پلوں کی تکمیل کی تفصیلات

*7378: **چودھری عبداللہ یوسف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دو تین سال قبل ضلع گجرات میں شہباز پور روڈ سے بہل پور، چوپالہ روڈ کی تعمیر کے سلسلہ میں چودہ کروڑ روپے کے فنڈز جاری ہوئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک پر بمقام کنگ بڑھا اور بمقام چوپالہ دو پلوں کی تعمیر نامکمل ہونے کی وجہ سے عوام الناس سخت پریشان ہیں اور موجودہ بارشی اور سیلابی موسم کی وجہ سے ان کی آمدورفت میں شدید مشکلات پیدا ہو گئی ہیں؟

(ج) مذکورہ پلوں کی تعمیر کب تک پایہ تکمیل کو پہنچے گی نیز تاخیر کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کے لئے 14 کروڑ کی بجائے 9 کروڑ روپے release ہوئے جو کہ سڑک کی تکمیل میں خرچ ہو گئے ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس سڑک کو دو seasonal نالے کراس کرتے ہیں۔ جن میں کبھی کبھار پانی آتا ہے اور گزر جاتا ہے لیکن ٹریفک رواں دواں رہتی ہے۔

(ج) یہ سکیم unfunded ہے۔ فنڈز دستیاب ہونے پر پلوں کی تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا۔ چک نمبر 33 ایس بی ریلوے کراسنگ سے کوٹ مومن براستہ معظم آباد سڑک کی تفصیلات

*7996: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 33-ایس بی ریلوے کراسنگ سے کوٹ مومن براستہ معظم آباد سڑک منظور ہوئی تھی جسے پراونشل ہائی وے سرگودھا نے بنایا تھا؟

(ب) اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا، اس پر خرچ کتنا کیا گیا، کس سال میں مکمل کی گئی اور کس فرم نے یہ سڑک بنائی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اپنی تکمیل کے چند ماہ بعد ہی ناقص میٹریل کے استعمال کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی، جس سے حکومت کا کثیر سرمایہ ضائع ہو گیا؟

(د) اگر جز بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے اب تک غفلت کے مرتکب اہلکاروں کے خلاف کیا کارروائی کی ہے نیز محکمہ اس سڑک کو مرمت کروانے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) مذکورہ سڑک ضلعی حکومت کی ملکیت ہے اور یہ درست ہے کہ کشادگی / بہتری سڑک چک نمبر 33 ایس بی ریلوے کراسنگ تا کوٹ مومن براستہ معظم آباد منظوری سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب مواصلات و تعمیرات لاہور مورخہ 12.10.2004 کو دی تھی جسے پراونشل ہائی وے سرگودھا نے بنایا تھا۔

(ب) تخمینہ لاگت منظور شدہ 115.906 ملین ہے۔ اس سڑک کی تعمیر پر 111.771 ملین خرچ ہوئے اور یہ سال 2006 میں مکمل ہوئی تھی اور اس سڑک کی تعمیر کا کام مندرجہ ذیل فرموں نے کیا۔

1۔	میسرز الفاروق اینڈ کو۔	گروپ نمبر 1 کلومیٹر نمبر 0.00 تا 11.00
2۔	میسرز شالامار کنسٹرکشن کمپنی۔	گروپ نمبر 2 کلومیٹر نمبر 11.00 تا 22.00
3۔	میسرز شالامار کنسٹرکشن کمپنی۔	گروپ نمبر 3 کلومیٹر نمبر 22.00 تا 32.60

(ج) اس سڑک کی تعمیر سال 2006 میں مکمل ہوئی۔ یہ درست ہے کہ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد سڑک کے کچھ حصوں میں نقائص ظاہر ہو گئے تھے۔

(د) CMIT نے جنوری 2011 میں سڑک کا معائنہ کیا اور صوبائی محکمہ شاہرات نے CMIT کی رپورٹ کے مطابق محکمہ کے افسران کے خلاف PEEDA Act,2006 سیکشن 13(4) کے تحت انکوائری شروع کر دی تھی۔ انکوائری رپورٹ محکمہ کو موصول ہو چکی ہے۔ ذمہ داروں کو اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ذاتی شنوائی کے لئے تاریخ مقرر کی جاری ہے۔

سرگودھا۔ چک نمبر 87 ایس بی تا کانڈی وال روڈ کی تعمیر کا معاملہ

*7998: **چودھری عامر سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ توسیع improvement تعمیر سڑک چک نمبر 87 ایس بی تا کانڈی وال روڈ جس کا 2010-11 ADP کا جنرل سیریل نمبر 1826 ہے جس پر تقریباً 80 فیصد کام 30۔ جون 2010 تک ہو چکا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یکم جولائی 2010 سے اس پر کوئی کام نہیں ہو سکا اور ٹھیکیدار کام ادھورا چھوڑ کر چلا گیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ اس نامکمل سڑک کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز اس سال اس سڑک کے لئے اے ڈی پی میں کتنی رقم رکھی گئی ہے اور وہ کب تک خرچ کر لی جائے گی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ سال 2010-11 میں سڑک کے فنڈز 15.000 ملین روپے تھے جو کہ خرچ ہو گئے۔

مذکورہ سڑک کا کام سال 2011-12 میں مبلغ 13.834 ملین روپے ملنے پر ٹھیکیدار نے بمطابق منظور شدہ کام (approved scope) مکمل کر دیا تھا۔

(ج) مذکورہ سڑک 2011-12 میں مکمل ہو چکی ہے۔

لاہور شہر کی ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا مسئلہ

*8298: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی دارالحکومت لاہور کے تمام ٹاؤنز میں اس وقت 870 سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے تین سالوں سے ان پر توجہ نہ دینے سے یہ کھنڈرات میں تبدیل ہوتی جا رہی ہیں ان میں زیادہ تر ایسی ہیں جن کو پیچ ورک کر کے درست شکل میں لایا جا سکتا تھا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب ان سڑکوں کی فوری تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سوال کا یہ حصہ لوکل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے زیر کنٹرول شہر کی 29 مین روڈز ہیں جو کہ درست حالت میں ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) درست نہ ہے۔

لاہور کے نو ٹاؤنز مرحلہ وار شہر کی سڑکوں پر پیچ ورک کرتے رہتے ہیں اور اکثر سڑکیں درست حالت میں ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔

حکومت پنجاب لاہور شہر کی سڑکوں کی حالت درست میں رکھنے پر خطیر رقم خرچ کر رہی ہے اور مرحلہ وار فنڈز کی دستیابی پر تمام سڑکوں کو درست شکل میں لایا جا رہا ہے۔

فیصل آباد، جڑانوالہ شرقپور سڑک کی تعمیر نو کی تفصیلات

*8739: **میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد، جڑانوالہ شرقپور سڑک کی تعمیر نو کا پراجیکٹ کب شروع ہوا، اس کے مکمل ہونے کی میعاد کیا ہے؟

(ب) کیا اس کی تعمیر نو کسی شرط کے ساتھ منسلک ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا حکومت اس سڑک پر ٹول ٹیکس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) اس پراجیکٹ کی کل لاگت کیا ہے؟

(ہ) اس سڑک پر عوام کو کیا کیا سہولیات مہیا کی جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) فیصل آباد جڑانوالہ شرقپور کی کل لمبائی 83.00 کلو میٹر ہے۔ پراونشل ہائی وے سرکل فیصل آباد میں اس کا حصہ 51.35 کلو میٹر ہے جو کہ فیصل آباد تا بچیکی ہے۔ فیصل آباد تا جڑانوالہ

سڑک مکمل ہو چکی ہے جبکہ جڑانوالہ تا بچیکی روڈ جس کی لمبائی 21.56 کلومیٹر ہے زیر تعمیر ہے۔

جڑانوالہ تا بچیکی کا کام مندرجہ ذیل دو گروپوں میں الاٹ کیا گیا۔

گروپ نمبر۔ 1

بچیکی تا لنڈیانوالہ: اس کی لمبائی 10.55 کلومیٹر ہے۔ اس پر کام مورخہ 28۔01۔2005 کو حسنین کو ٹیکس کو الاٹ کیا گیا۔

اس نے یہ کام بروقت مکمل نہ کیا اور کام ادھورہ چھوڑ دیا گیا۔ محکمہ نے بقیہ کام منور اینڈ برادرز کو حسنین کو ٹیکس کے حرجہ اور خرچہ پر قوائد کے مطابق مورخہ 28.03.2008 کو دوبارہ الاٹ کر دیا گیا۔ کام بوجہ منظوری و فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے۔ مکمل فنڈز کی فراہمی کو صورت میں یہ منصوبہ 30۔06۔2013 تک مکمل ہو جائے گا۔

گروپ نمبر۔ 2

لنڈیانوالہ تا جڑانوالہ: جس کی لمبائی 11.01 کلومیٹر ہے اس پر کام 28.01.2005 کو شروع ہوا اور 06۔02۔2007 کو مکمل ہوا۔ اس کی حالت ہر لحاظ سے تسلی بخش ہے۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر نو پر کسی قسم کی کوئی شرائط منسلک نہ ہے

(ج) حکومت نے فیصل آباد جڑانوالہ سیکشن پر 01.07.2011 سے ٹول ٹیکس لگا دیا ہے۔

(د) جڑانوالہ تا بچیکی روڈ کا منظور شدہ تخمینہ 531.506 ملین ہے۔

(ہ) حکومت اس سڑک پر عوام کی سفری سہولت کے لئے ٹریفک کو رواں دواں رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، پھالیہ سیال موڑ روڈ کے گردونواح کے دیہاتوں میں ڈرین بنانے کی تفصیلات

*9086: **میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پھالیہ، سیال موڑ روڈ جو کہ ایشین بنک کے تعاون سے بنائی گئی ہے، کیا اس کے دونوں طرف موجود دیہاتوں میں ڈرین بھی پلان کی گئی تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو یہ ڈرین چوٹ کلاں اور ہمبڑ گاؤں ضلع منڈی بہاؤالدین میں سڑک کے کناروں پر کیوں نہ بنائی گئی ہے؟

(ج) ان دیہات میں سڑک کے کناروں پر ڈرین کب تک مکمل کر دی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) درست ہے۔

(ب) ہمبڑ گاؤں میں 102 میٹر لمبی ڈرین موقع کی مناسبت سے بنائی گئی ہے۔ جبکہ چوٹ کلاں گاؤں میں مکان بکھرے ہوئے ہیں اور سڑک کے برلب نیچی جگہیں موجود ہیں۔ یہاں پر سڑک کے پانی کا نکاس آسانی سے ہو جاتا ہے لہٰذا یہاں ڈرین بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) سڑک کی تعمیر کے دوران گنجان آبادی والے حصوں میں سائڈ ڈرین موقع کی ضرورت کے مطابق بنوا دی گئی ہے۔

بائی پاس بہاولنگر کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*9183: **جناب محمد طارق امین ہوتیانہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولنگر کا بائی پاس کب تعمیر کیا گیا اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) اس کی تعمیر کے کتنے عرصہ تک ٹھیکیدار اس کی تعمیر / مرمت کا ذمہ دار تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ بائی پاس ناقص مٹیریل استعمال ہونے کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(د) کیا حکومت اس کی تحقیقات کروانے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) بائی پاس روڈ بہاولنگر مالی سال 06-2005 میں تعمیر کیا گیا اور اس کی تعمیر پر 283.012 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) بائی پاس روڈ بہاولنگر کی تعمیر مالی سال 08-2007 میں مکمل ہوئی تعمیر مکمل ہونے کے ایک سال تک متعلقہ ٹھیکیدار اس کی مرمت کا ذمہ دار تھا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) بائی پاس روڈ بہاولنگر بالکل ٹھیک حالت میں موجود ہے۔ لہذا کسی قسم کی enquiry یا تحقیقات کی کوئی ضرورت نہ ہے۔ تاہم سالانہ مرمت کے لئے road statistics میں شامل کیا گیا ہے اور اب اس کی سالانہ مرمت ہوتی رہے گی۔

پی پی۔278 بہاولنگر میں تعمیر کی گئی سڑکوں کی تفصیلات

*9184: **جناب محمد طارق امین ہوتیانہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں یکم جنوری 2009 سے آج تک کتنی سڑکیں پراونشل ہائی وے نے تعمیر کی ہیں، ان سڑکوں کے نام، لمبائی، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) کتنی سڑکیں ناقص مٹیریل کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں، کیا متعلقہ افسران نے ٹھیکیداروں کو ادائیگی سے قبل ان کی موقع پر چیکنگ کی تھی؟

(ج) کیا حکومت جو سڑکیں ناقص مٹیریل کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ چکی ہیں ان کی تعمیر/مرمت متعلقہ ٹھیکیداروں سے کروانے اور اس کے ذمہ داران کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پی پی۔278 بہاولنگر میں یکم جنوری 2009 سے آج تک پراونشل ہائی وے بہاولنگر نے سات سڑکات تعمیر کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔۔

1۔ تعمیر پختہ سڑک از پپو خان والی تا اولڈ آفس یونین کونسل دولت پور، لمبائی سڑک 1.25 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 4.245 ملین، تاریخ تکمیل 09.04.2010

2۔ تعمیر پختہ سڑک از پل نادر شاہ تا چاہ ناتھے والا براستہ چاہ ٹاہلی والا یونین کونسل 18 رب نواز پورہ، لمبائی سڑک 0.91 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 3.041 ملین، تاریخ تکمیل 23.01.2010

3۔ تعمیر پختہ سڑک از گردھاری والا تا احمد پور چشتی یونین کونسل پیر سکندر، لمبائی سڑک 1.00 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 3.409 ملین، تاریخ تکمیل 19.11.2009

4۔ تعمیر پختہ سڑک از بستی کھرلاں والی تا بستی غلام علی جوئیہ موضع جودھیکہ ہٹھاڑ یونین کونسل کالیا شاہ نمبر 9، لمبائی سڑک 1.70 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 5.330 ملین) یہ سڑک 10-2009، 11-2010 اور 12-2011 میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز کی عدم

دستیابی کے باعث مکمل نہ کی جا سکی۔ اس سکیم کے فنڈز کی دستیابی کے بارے میں محکمہ کی جانب سے گورنمنٹ کے بارہا درخواست کی گئی ہے جو کہ محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے منظوری کے مراحل میں ہے جیسے ہی محکمہ فنانس کی جانب سے فنڈز کی منظوری ہوتی ہے فوراًہی اس سکیم کو مکمل کر لیا جائے گا۔

5۔ تعمیر پختہ سڑک از ککریاں جھنڈیکا تا اکوکا ہٹھاڑ یونین کونسل موضع بھٹہ نمبر 15 اور سناتیکہ نمبر 11، لمبائی سڑک 2.10 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 6.930 ملین، تاریخ تکمیل 17.03.2010

6۔ تعمیر پختہ سڑک از قاسمکا تا سنٹر بہادر کا یونین کونسل نمبر 10 قاسمکا شاہی روڈ، لمبائی سڑک 1.75 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 5.885 ملین، تاریخ تکمیل 09.03.2010

7۔ تعمیر پختہ سڑک از بستی شادانہ تا بہادر کا موضع بالوکا، یونین کونسل نمبر 10 قاسمکا، لمبائی سڑک 1.00 کلومیٹر، تخمینہ لاگت 3.142 ملین، تاریخ تکمیل 29.03.2010

(ب) کوئی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہے۔ سڑکوں کی مرمت کا دورانیہ ایک سال ہوتا ہے جو کہ متعلقہ ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ مرمت کا دورانیہ پورا ہونے کے بعد سڑک کا معائنہ کیا جاتا ہے اور سڑک کی حالت تسلی بخش ہونے پر ٹھیکیدار کو سکیورٹی کی ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج) کوئی سڑک بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے۔ صرف ایک سڑک 2009۔10، 2010۔11 اور 2011۔12 میں گورنمنٹ کی جانب سے فنڈز کی عدم دستیابی کی باعث مکمل نہ ہو سکی ہے جبکہ باقی تمام سڑکات مکمل ہو چکی ہیں اور بالکل ٹھیک حالت میں موجود ہیں۔

ضلع وہاڑی۔ بلڈنگز ڈویژن کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*9284: **سردار خالد سلیم بھٹی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں صوبائی بلڈنگ ڈویژن کے کتنے دفاتر کہاں کہاں موجود ہیں؟

(ب) سال 2009۔10 اور 2010۔11 کے دوران مذکورہ ڈویژن کو کتنی رقم وصول ہوئی؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کون کون سی بلڈنگز تعمیر کی گئیں ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) ان بلڈنگز کی تعمیر کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہوئی ان ملازمین کے عہدہ، گریڈ اور نام بتائیں؟

(ہ) ان بلڈنگز کی تعمیر کا ٹھیکہ کن کن کو دیا گیا؟

(و) کس کس بلڈنگ کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایات موصول ہوئیں؟

(ز) ان شکایات پر کیا کیا ایکشن لیا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) وہاڑی میں ضلع بلڈنگز کا ایک ہی دفتر ہے جو کہ ایس ڈی او اور اس کے ماتحت عملہ کے استعمال میں ہے۔

(ب) سال 10-2009 میں مبلغ (M)102.116 کی رقم برائے ترقیاتی پروگرام وصول ہوئی۔
سال 11-2010 میں مبلغ (M)45.594 کی رقم وصول ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی پروگرام	سالانہ مرمت
40.230(M)	5.364(M)

(ج) ان دو سالوں کے دوران عمارات تعمیر کردہ مع تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بلڈنگز کی تفصیل مع ملازمین (عہدہ، گریڈ و نام) جن کی نگرانی میں ان کی تعمیر ہوئی ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) نام ٹھیکیداران جنہوں نے ان بلڈنگز کا ٹھیکہ حاصل کیا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) کسی کام کی تعمیر میں ناقص میٹریل کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔

(ز) چونکہ کسی کام کی تعمیر میں ناقص میٹریل کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا کسی بھی قسم کے ایکشن کی ضرورت نہ ہے۔

راولپنڈی، چکری انٹرچینج موٹروے منصوبے کی تفصیلات

*9308: **جناب محمد شفیق خان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر پل مجاہد موضع عابد یونین کونسل سہال پی پی-7 راولپنڈی سکیم کشادگی و بہتری سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے کا منصوبہ کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ب) مذکورہ بالا منصوبہ پر کتنے اخراجات ہو چکے ہیں، تکمیل میں تاخیر سے حکومت کو کتنے فاضل اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تعمیر پل مجاہد موضع یونین کونسل سہال پی پی۔ 7 راولپنڈی کشادگی و بہتری سڑک از گلی جاگیر تحصیل فتح جنگ تا چکری انٹرچینج موٹروے کا منصوبہ مالی سال 13ـ2012 میں مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) تخمینہ لاگت سکیم 316.986 ملین ہے جبکہ مالی سال 12ـ2011 تک سکیم پر 213.698 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ چک مجاہد میں سڑک کا کام اور دریائے سل پر پُلوں کا کام جاری ہے۔ مالی سال 13ـ2012 میں 131 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ مختص کردہ فنڈز میں منصوبہ مالی سال 13ـ2012 میں مکمل کر لیا جائے گا۔ اضافی فنڈز کی ضرورت نہ ہو گی۔

ضلع قصور کنگن پور لاہور روڈ کی تعمیر کی تفصیلات

*9375: **محترمہ ساجدہ میر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کنگن پور لاہور روڈ (ضلع قصور) کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اس کا تخمینہ لاگت بتائیں اور کب مکمل ہونی تھی؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، کتنا کام موقع پر ہوا ہے، کتنا کام بقایا ہے؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کو الاٹ کیا تھا؟

(د) اس سڑک کے کام کا معائنہ کس کس نے کون کون سی تاریخ کو کیا ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس سڑک کی تعمیر بروقت نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر جلد از جلد مکمل کروانے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس ضمن میں استدعا ہے کنگن پور لاہور روڈ (کنگن پور تا ٹھینک موڑ ضلع قصور) کی تعمیر 20ـ05ـ2009 کو شروع ہوئی جس کا تخمینہ لاگت 234 ملین روپے ہے اور سڑک مذکور 19ـ11ـ2010 تک مکمل ہونی تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر پر اب تک 198.289 ملین روپے کی رقم خرچ ہوئی اور سڑک مذکورہ کا کام ماہ جون تک 2012 تک 98 فیصد مکمل کر دیا گیا ہے جبکہ میں کنگن پور شہر کے اندر land acquisition کا عمل جاری ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر کا کام میسرز بی کے کنسٹرکشن کمپنی کو الاٹ کیا گیا۔

(د) سڑک مذکورہ کی تعمیر کے لئے حکومت پنجاب نے میسرز ایسوسی ایٹڈ کنسلٹنگ انجینئرز کو منصوبہ کے تعمیراتی کاموں کی نگرانی و دیگر ٹیسٹنگ کے لئے ہائر کیا ہوا ہے جن کے زیر نگرانی تمام کام ہو رہا ہے۔ مزید محکمہ ہذا کے ذمہ داران افسران بھی کام کی مکمل نگرانی کرتے رہتے ہیں۔

(ہ) سڑک مذکورہ کی تعمیر میں تاخیر فنڈز کی عدم ستیابی، لینڈ ایکوزیشن، بجلی کے کھمبوں کی تبدیلی اور کنگن پور سٹی میں سیوریج لائنز نہ ڈالنے کی وجہ سے سکیم مکمل نہ کی گئی۔ انشاء اللہ اس مالی سال میں مکمل ہو گی۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں کمروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*9418: **محترمہ آصفہ فاروقی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد کتنے کمروں پر مشتمل ہے؟

(ب) یہ کن کے لئے بنایا گیا ہے، اس میں کمرے الاٹ کرنے کا اختیار کس کو ہے، یہ کمرے کن کن کو الاٹ کئے جا سکتے ہیں؟

(ج) اس کی الاٹمنٹ کا پروسیجر کیا ہے اس کا کرایہ فی یوم کتنا ہے؟

(د) اس میں کمرے کس کس کیٹیگری کے ہیں، ہر کیٹیگری کے کرایہ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پنجاب ہاؤس اسلام آباد محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی ملکیت ہے جبکہ اس کی **منٹیننس** محکمہ بلڈنگ کے ذمے ہے۔ پنجاب ہاؤس اسلام آباد پچاس کمروں پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ متعلقہ نہ ہے۔

پنجاب ہاؤس میں سوٹ اور سنگل روم ہیں۔ کرایہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(ا) پنجاب

سوٹ = -/800 روپے فی دن۔

سنگل روم = -/500 روپے فی دن۔

(۲) وفاقی اور باقی صوبوں کے مہمان

سوٹ = -/3500 روپے فی دن۔

سنگل روم = -/2000 روپے فی دن۔

(د) پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں دس سوٹ ہیں۔ اور چالیس ڈبل بیڈ روم ہیں۔ ہر کیٹیگری کے کرایہ کی تفصیل جز(ج) کے جواب میں درج ہے۔

ضلع راولپنڈی، محکمہ کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*9450: **محترمہ نرگس فیض ملک**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا سال 2009-10 اور 2010-11 کا کل بجٹ بتائیں؟

(ب) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں کے لئے مختص تھا؟

(ج) کتنا بجٹ ترقیاتی کاموں پر خرچ ہوا؟

(د) کتنی رقم کی خورد برد کا انکشاف ہوا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کا کل بجٹ

مالی سال 2009-10 میں 3907.333 ملین

مالی سال 2010-11 میں 2355.903 ملین تھا۔

(ب) ترقیاتی کاموں کے لئے 2009-10 اور 2010-11 میں بالترتیب 3272.520 ملین اور 1990.632 ملین بجٹ مختص تھا۔

(ج) ترقیاتی کاموں کے لئے 2009-10 اور 2010-11 میں بالترتیب 2885.437 ملین اور 1767.311 ملین رقم خرچ کی گئی۔

(د) اس وقت تک کسی رقم کی خورد برد کا انکشاف نہ ہوا ہے۔

ضلع راولپنڈی، سڑکوں کی تعمیر، نام و لمبائی کی تفصیلات

***9451: محترمہ نرگس فیض ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کے نام اور لمبائی بتائیں؟

(ب) ان سڑکوں کی آخری مرتبہ کب تعمیر کی گئی تھی؟

(ج) ان سڑکوں میں کون کون سی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان کی مرمت کے لئے کتنی رقم چاہئے؟

(د) ان سڑکوں کی مرمت / تعمیر کے لئے سال 10-2009 اور 11-2010 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ہ) اس وقت کس کس سڑک کی تعمیر جاری ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع راولپنڈی کی حدود میں پنجاب ہائی وے کی سڑکوں کی تعداد 24 ہے اور اُن کی لمبائی 615.94 کلو میٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سڑکوں کی تعمیر کا سال وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) دو عدد سڑکوں کی مرمت و بحالی کی ضرورت ہے جن پر تقریباً 493 ملین رقم چاہئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اِن سڑکوں کی مرمت / تعمیر برائے سال 10۔2009 اور 11۔2010 میں بالترتیب 8.007 ملین اور 6.643 ملین رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع راولپنڈی میں تعمیر ہونے والی سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

راولپنڈی، پی ڈبلیو ڈی کے ملازمین کو نو ماہ سے تنخواہ نہ ملنے کی تفصیلات

***9460: محترمہ سیمل کامران:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی ڈبلیو ڈی پنجاب راولپنڈی زون کے 200 سے زائد کنٹریکٹ ملازمین کو عرصہ نو ماہ سے تنخواہیں نہیں مل رہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ملازمین کو فی الفور تنخواہوں کی ادائیگی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) پراونشل بلڈنگز ڈویژن / پراونشل بلڈنگز سرکل راولپنڈی میں کسی کنٹریکٹ ملازم کی تنخواہ بقایا نہیں ہے۔ تمام ملازمین کو 31.07.2012 تک تنخواہ ادا کی جا چکی ہے۔

(ب) ۔ایضاً۔

گجرات، شادی وال پھالیہ اور کھٹیالیہ روڈ کی تعمیر و توسیع کی تفصیلات

*9613: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گجرات، شادی وال، پھالیہ اور کھٹیالیہ روڈ کی پانچ سال قبل تعمیر و توسیع کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس توسیع کے دوران موضع سعد اللہ پور تا چھنی تقریباً 12 کلو میٹر روڈ کی تعمیر و توسیع نہ کی گئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع نہ ہونے کی وجہ سے توسیع شدہ حصہ بھی ناقابل استعمال ہے؟

(د) کیا حکومت اس روڈ کے بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے سڑک کا تعمیر شدہ حصہ ٹھیک حالت میں ہے اور ٹریفک کے لئے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہے۔

(د) فنڈز کی فراہمی پر سڑک کے بقایا حصہ کی تعمیر و توسیع مکمل کر دی جائے گی۔

ضلع سرگودھا۔ سڑکوں پر پیچ ورک کرنے کی تفصیلات

*9738: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں 2009-10 کے دوران کل کتنی سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں کتنا خرچہ کیا گیا، ان سڑکوں کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) مذکورہ پیچ ورک کن کن آفیسران و ٹھیکیداران کی نگرانی میں ہوا، ان کے ناموں و عہدہ جات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 10۔2009 کے دوران مندرجہ ذیل سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا۔

1۔ گجرات سرگودھا روڈ پر سال 10۔2009 میں 0.011 ملین رقم خرچ ہوئی اور اس سڑک کی لمبائی 61.10 کلومیٹر ہے۔

2۔ منڈی بہاوالدین ملکوال بھرہ بھلوال کوٹ مومن بھاگٹانوالہ روڈ پر سال 10۔2009 میں 2.061 ملین رقم خرچ ہوئی۔ اور اس سڑک کی لمبائی 94.00 کلومیٹر ہے۔

3۔ شاہپور ساہیوال بھرہ انٹرچینج روڈ پر سال 10۔2009 میں 2.458 ملین رقم خرچ ہوئی اور اس سڑک کی لمبائی 81.90 کلومیٹر ہے۔

(ب) مذکورہ پیچ ورک مندرجہ ذیل افسران کی نگرانی میں محکمانہ طور پر کیا گیا اور کسی ٹھکیدار کو پیچ ورک کا کوئی کام آلاٹ نہ ہوا ہے شفاقت حسین ایگزیکٹو انجینئر چودھری عبدالغفور، ایگزیکٹو انجینئر، رانا عابد علی/ سب ڈویژنل افیسر اور فرمان علی سب انجینئر۔

ضلع سرگودھا محکمہ ہائی وے کو رقم کی فراہمی و اخراجات کی تفصیلات

*9739: **جناب اعجاز احمد کاہلوں:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 10۔2009 اور 11۔2010 کے دوران کتنی رقم محکمہ ہائی وے کو فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم کس کس سڑک کی تعمیر پر خرچ ہوئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت اور لمبائی سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر کس کس کمپنی / فرم سے کروائی گئی، ان کے نام بتائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان سڑکوں کے تعمیر کے دوران ناقص مٹیریل کے استعمال کی شکایت موصول ہوئی اس پر کیا کارروائی کی گئی؟

(ہ) اس ناقص مٹیریل کی تحقیقات کے بعد اس کے ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 10-2009 کے دوران محکمہ ہائی وے کو 392.085 ملین رقم فراہم ہوئی۔

ضلع سرگودھا میں سال 11-2010 کے دوران محکمہ ہائی وے کو 391.518 ملین رقم فراہم ہوئی۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) صرف ایک سڑک توسیع و بہتری لالو والا بنگلہ تا چک نمبر 58 جنوبی بیریر بھاگٹانوالہ توسیع و بہتری لالیاں کانڈیوال روڈ لمبائی 45.12 کلومیٹر کی شکایت موصول ہوئی جس کی انکوائری ہو رہی ہے۔

(ہ) ذمہ داران کے خلاف انکوائری PEEDA Act کے تحت شروع کی گئی جس کی رپورٹ محکمہ میں موصول ہو چکی ہے۔ اظہار وجوہ کے نوٹس جاری کئے گئے۔ ذاتی شنوائی کا عمل بھی مکمل ہو چکا ہے۔ اب حتمی احکامات جاری کئے جا رہے ہیں۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون میٹرو بس اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: چودھری غلام نبی صاحب مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری غلام نبی: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Metro Bus Authority Bill 2012, (Bill No. 27 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں، کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"میاں برادران۔ مردہ باد" اور "جاتی امراء الوداع" کی نعرہ بازی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! نولاٹیا صاحب کو تقریر کرنے کا موقع دیا جائے۔ (شور وغل)

MR SPEAKER: Order in the House. Order in the House.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نولاٹیا کا مائیک کھولا جائے اور انہیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو ہماری ایک بات کی سمجھ آ گئی ہے کہ ایوان کے اندر موجود وہ تمام سیاسی پارٹیاں۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے House in order کرنے دیں۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے معزز ممبران کا اظہار خیال

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ان کو پہلی بار یہ بات سمجھ آ گئی ہے کہ اگر اسمبلی کے اندر موجود وہ تمام سیاسی پارٹیاں جو اپنی پالیسی کے مطابق statement دینا چاہتی ہوں تو Hon’able Speaker اور Chair کو چاہئے کہ وہ ان کا مؤقف سنیں اور ان کا مؤقف سننے کے بعد حکومتی پارٹی اس مؤقف پر اپنی policy statement دے۔ گزشتہ پچاس سالوں سے سرائیکی ایریا میں رہنے والی تمام اقوام چاہے وہ Upper Punjab سے migrate کر کے جانے والے پنجابی ہوں یا 1947 میں بھارت سے آنے والے مہاجر ہوں یا وہاں پر ہجرت کر کے آنے والے بلوچ ہوں یا KPK سے آنے والی پٹھان قیادت ہو۔۔۔

جناب سپیکر: جن کی تعداد تقریباً ساڑھے چار کروڑ ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! سرائیکی ایریا کے اندر رہنے والے تمام سرائیکی، تمام پنجابی، تمام مہاجر، تمام بلوچ اور تمام پختون ان سب کی متفقہ آواز یہی ہے کہ اس سرائیکی ایریا کو ایک صوبہ بنایا جائے۔ گزشتہ پچاس سالوں سے اس پر تگ و دو جاری تھی اس کے بعد آج سے دو سال پہلے مسلم لیگ (ق) کی قیادت میں ایک قرارداد اس معزز ایوان میں پیش کی گئی جس کو ہماری (ن) لیگ کی حکومت دو سالوں تک حیلے بہانے کر کے pending کرتی آ رہی تھی۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا کہ علیحدہ صوبہ کے قیام کے لئے مسلم لیگ (ق) نے جو قرارداد پیش کی ہے اس پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ دو سالوں تک اس معزز ایوان میں اس قرارداد پر بحث کرنے کی اجازت نہ دی گئی۔ جب یہ issue جنوبی پنجاب کی عوام تک پہنچا تو ان کے شدید مطالبہ پر، میں ایک دفعہ پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادت نے سرائیکی صوبہ اور ریاست بہاولپور کی بحالی کے لئے دو قراردادیں اسی معزز ایوان میں پاس کیں اور مسلم لیگ (ن)، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ق) نے متفقہ طور پر ان قراردادوں کو پاس کر کے سرائیکی ایریا کے عوام کو یہ message دیا کہ ہم آپ کو علیحدہ صوبہ دینا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! نئے صوبے بنانے کے لئے آئین کے اندر کمیشن کوئی ground basic نہیں ہے، کوئی substantial مطالبہ نہیں ہے لیکن مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں نواز شریف صاحب نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر نئے صوبے بنانے ہیں تو اس کے لئے ایک کمیشن بنایا جائے۔ ان کے اس مطالبے اور opinion کا احترام کرتے ہوئے صدر پاکستان نے ایک کمیشن بنانے کا اعلان کیا اور اس کمیشن کے اندر چھ ممبران قومی اسمبلی سے، چھ ممبران سینیٹ سے اور دو ممبران اس معزز ایوان سے لئے جانے

ہیں۔ آپ کو کہا گیا کہ آپ ان ممبران کا تقرر کریں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کو پورا حق حاصل ہے کہ وہ صدر پاکستان کے بنائے ہوئے کمیشن پر اپنا اختلافی نوٹ لکھے وہ اس سے اختلاف کرے یہ ان کا جمہوری حق ہے لیکن 11- جولائی کو جو کمیشن بنایا گیا اس کمیشن کے ممبران کے لئے اس معزز ایوان کے معزز سپیکر کو جب خط لکھا گیا کہ اگر آپ کو اس سے اختلاف تھا تو آپ کو دو یا تین دن کے بعد اپنا اختلافی نوٹ لکھ کر معزز سپیکر قومی اسمبلی کو بھیجنا چاہئے تھا۔ چھ ہفتے گزرنے کے بعد اگر آپ یہ کہیں کہ ہم ان ممبران کا تقرر نہیں کرتے یا یہ کہیں کہ سرائیکی صوبہ کمیشن کے ممبران جو سینیٹ یا نیشنل اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) سے تعلق رکھتے ہیں وہ وہاں پر بائیکاٹ کریں گے اور وہ اس کمیشن کے اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔ یہ delaying tactics ہیں اور ان کے ذریعے آپ سرائیکی عوام کو ان کے حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! چھ ہفتے پہلے آپ اختلاف کرتے ہوئے اپنے notes وہاں submit کرا سکتے تھے، آج چھ ہفتوں کے بعد معزز وزیر قانون نے اس کمیشن پر ایک اعتراض کیا ہے میں اس پر بحث کرنا چاہوں گا۔ معزز وزیر قانون نے یہ کہا کہ ہم نے کہا تھا کہ قومی کمیشن بنایا جائے اور یہ جو کمیشن بنایا گیا ہے یہ پارلیمانی کمیشن ہے۔ معزز وزیر قانون کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ہماری opinion سے اختلاف کرے، ان کو حق حاصل ہے کہ وہ ہماری رائے سے اختلاف کرے لیکن کم از کم یہ وضاحت ضرور فرما دے کہ نیشنل کمیشن کیا ہوتا ہے اور پارلیمانی کمیشن کیا ہوتا ہے؟ اگر انہوں نے اختلاف کرنا تھا تو یہ 12 یا 13- جولائی کو کرتے، انہوں نے ڈیڑھ ماہ بعد اعتراض کر کے سرائیکی صوبہ بننے کے اندر رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوششیں کی ہیں۔ ہاں! میں یہ سمجھتا ہوں کہ نیشنل کمیشن اس کو کہتے ہیں جس کے اندر ان پارٹیوں کو بھی نمائندگی دی جاتی ہے جن پارٹیوں کو ایوانوں کے اندر نمائندگی حاصل نہیں ہے۔ ہاں! جماعت اسلامی کے ممبران کسی صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی یا سینیٹ میں موجود نہیں ہیں۔ عمران خان صاحب کے ممبران کسی ایوان کے اندر شامل نہیں ہیں اگر تو ان کا مطالبہ نیشنل کمیشن سے یہ ہے کہ جو پارٹیاں ایوان کے اندر موجود نہیں ہیں ان کی نمائندگی بھی لی جائے، اگر یہ کہیں تو ہم ان پارٹیوں سے بھی اپنی پارٹی پالیسی کے مطابق یہ بات کریں تو شاید اس پر بھی غور کرنے کے بعد ہم ممبران لینے کو تیار ہیں لیکن میرا مطالبہ یہ ہے کہ سرائیکی صوبہ کمیشن کی جو پیشرفت ہے، یہ جو قافلہ چل نکلا ہے، یہ رُکنے والا نہیں ہے، اس کے لئے کوئی رکاوٹ راستے میں نہیں آئے گی۔ ہاں! ایک بات کی وضاحت ضرور ہوئی ہے کہ مسلم لیگ (ن) کی منافقت کا وہ چہرہ سامنے آ گیا ہے جس چہرے کی بنیاد پر دو سال انہوں نے سرائیکی صوبہ کی

قرارداد کو روکا اور اس کے بعد انہوں نے سرائیکی صوبہ اور ریاست بہاولپور کی دو قراردادیں پاس کیں، ہاں! اگر یہ دو صوبے بنانا چاہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، یہ ہزارہ صوبہ بنانا چاہیں ہمیں اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن کمیشن کو روکنا کمیشن کا بائیکاٹ کرنا اور یہاں پریس کے سامنے بیٹھ کر فضول باتیں کرنے کی بجائے ان کو اس سرائیکی صوبہ کمیشن کے اندر بیٹھنا چاہیئے اور اپنے اس اختلافی نوٹ کو وہاں پر ریکارڈ کرانا چاہیئے۔ انہوں نے اپنے اختلافی نوٹ کو اٹھارہویں ترمیم میں ریکارڈ کرایا اور تاریخ نے یہ ثابت کیا کہ ان کے اختلافی نوٹ کو ہم نے تسلیم کیا۔ انہوں نے انیسویں ترمیم میں بھی اختلافی نوٹ لکھا، ہم نے ان کے اختلافی نوٹ کو تسلیم کیا، انہوں نے بیسویں ترمیم میں بھی اختلافی نوٹ لکھا، ہم نے اس اختلافی نوٹ کو بھی تسلیم کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مسلم لیگ (ن) کو 1997 سے لے کر 1999 تک اقتدار ملا مجھے یہ بتا دیں کہ انہوں نے آئین میں ایک بھی متفقہ ترمیم منظور کی ہو؟ آئین کی کوئی ایک ترمیم انہوں نے متفقہ طور پر پاس کی ہو تو مجھے یہ بتا دیں۔ انہوں نے دو ترمیمیں کی ہیں، ایک تیرھویں ترمیم ہے اور ایک چودھویں ترمیم ہے اور وہ ترمیم کس لئے ہے؟ وہ صرف ان کے جو ممبران ان کو چھوڑنا چاہتے تھے، اُن کا راستہ روکنے کے لئے ترمیم کی گئی اور منافقت کا دوسرا درجہ یہ دیکھیں کہ آپ اگر وہی تیرھویں ترمیم اور وہی چودھویں ترمیم جو ہماری ایک پارٹی کے لیڈر میاں محمد نواز شریف نے کی تھی آج اسی منافقت کے ساتھ (ق) لیگ کے ٹکٹ پر جیتے ہوئے ممبران اسمبلی کی بنیاد پر یہ صوبہ کی حکومت چلا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر یہ اپنی کی ہوئی تیرھویں اور چودھویں ترمیم کا احترام کرتے ہیں، اگر ان کے اندر اخلاقی جرأت ہے، اگر یہ منافقت چھوڑنا چاہتے ہیں تو مسلم لیگ (ق) کے نشان پر جیتے ہوئے ہمارے لوٹے، چودھری پرویز الٰہی کو واپس کر دیں تو ایک دن کے لئے بھی ان کی حکومت نہیں چل سکتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان کی منافقت کے ایک اور چہرے کو سامنے لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے Charter of Democracy کے تحت محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے ساتھ بیٹھ کر ایک contract کیا جس میں انہوں نے یہ کہا کہ پارلیمنٹ کی supremacy کے لئے، پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے، آئین کی supremacy کے لئے کوئی پارٹی کسی دیگر departments یا دیگر اداروں کے ساتھ مل کر سازش نہیں کرے گی۔ آج 211 ممبران اسمبلی پیپلز پارٹی کے اتحاد کے ساتھ ہیں اور یہ عدلیہ کے ناجائز فیصلوں کے ساتھ ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج مجھے یہ بتائیں کہ انہوں نے Charter of Democracy کا احترام کب کیا تھا؟ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ Charter of Democracy کے اندر انہوں نے فیصلہ کیا کہ ملک کے اندر جمہوریت کو بحال کرنے کے لئے، جمہوریت کو بحال رکھنے کے لئے اور جمہوریت کی continuity کو برقرار رکھنے کے لئے کوئی بھی سازش جو بھی ادارہ کرے گا ہم پارلیمنٹ کے ساتھ ہوں گے اور اس Charter of Democracy کے بعد محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کے جیالے آج بھی اس Charter کے ساتھ ہیں؟ ہماری یہ حکومت عدلیہ اور ان کوششوں کے ساتھ ہے، ان اداروں کے ساتھ ہے جنہوں نے 65 سالوں میں جمہوریت کو یہاں پر بحال نہیں ہونے دیا۔ آئین پر عملدرآمد صرف الیکشن نہیں ہوا کرتا، آئین پر عملدرآمد آئین اور قانون پر احترام کے ساتھ ہوا کرتا ہے۔ میں آج وزیراعلیٰ پنجاب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ وضاحت فرمائیں کہ جہاں پر یہ لکھا ہوا ہے کہ صوبوں کو کابینہ کے ذریعہ چلایا جائے گا اور یہ صوبہ کو کس کے ذریعے سے چلا رہے ہیں؟ چار پانچ چپڑ قناتیوں کے ذریعے چلا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آئین یہ کہتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے۔۔۔

جناب سپیکر: مہربانی کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے ایوان کو چلانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: اب آپ مہربانی کریں، آپ کو بہت ٹائم ملا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے ایوان کو چلانا چاہیئے اور حکومت کو چلانا چاہیئے۔

جناب سپیکر: آپ کو بہت ٹائم ملا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا ہے کہ آپ مجھے بات کرنے دیں گے۔

جناب سپیکر: میں نے پوائنٹ آف آرڈر کا وعدہ کیا ہے، تقریر کا وعدہ تو میں نے آپ سے نہیں کیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ فیصلہ ہوا تھا، آئین یہ کہتا ہے۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آئین یہ کہتا ہے کہ صوبائی حکومت کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ short کریں۔ جلدی wind up کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules یہ کہتے ہیں کہ صوبوں کو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے ذریعے چلائیں گے لیکن انہوں Task Forces بنائی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ wind up کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ مجھے بتائیں کہ کس قانون کے اندر لکھا ہوا ہے کہ صوبہ کو Task Forces کے ذریعے چلایا جائے ؟ آئین یہ کہتا ہے کہ اگر صوبہ میں 45 محکمے ہیں تو 45 وزراء ہونے چاہئیں۔ یہاں پر ایک ایک وزیر پر بارہ بارہ محکمے لادے ہوئے ہیں اور ان کو خود ان محکموں کے نام نہیں آتے۔ آئین یہ کہتا ہے کہ Law and Order کی بحالی کے لئے صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے اور مرکزی حکومت صوبائی حکومت سے تعاون کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ان کو یہ کس نے اختیار دیا ہے کہ Law and Order کے ذمہ دار وزیر اعلیٰ خود ہیں اور یہ خود فسادات کو، نقص امن کو اور لوگوں کو اُکساتے ہیں۔

MR SPEAKER: Thank you dear.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہیں جمہوریت کی کب سمجھ آئی تھی اور انہوں نے کب سمجھا تھا کہ جمہوریت ادارے چلانے کا نام ہوتا ہے ؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ! Carry on please.

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جمہوریت ادارے چلانے کا نام ہوتا ہے، ایک دوسرے کے motive کو سمجھنے کی بات ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اب محترمہ کو بات کرنے دیں۔ شکریہ

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون صاحب نے آپ کے کان میں جو بات کی ہے وہ آپ ایوان میں share کرنا پسند فرمائیں گے؟

جناب سپیکر: کوئی ایسی بات نہیں ہے، آپ سے متعلقہ کوئی بات نہیں ہے، آپ بیٹھیں۔ Carry on Mohtarma.

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! ایوان کو تو بتائیں۔

MR SPEAKER: Col. Sahib! Try to behave.

ڈاکٹر سامیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت محترم و بہت معزز سپیکر صاحب! آپ کا منصب اور آپ کی کرسی اس پنجاب کی سب سے اُونچی کرسی ہے۔ آپ ایک جج کی حیثیت سے یہاں پر تشریف فرما ہیں اور ہم ہمیشہ آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔ پاکستان مسلم لیگ (ق) کا مؤقف بیان کرتے ہوئے یہ کہوں گی کہ میڈیا یا کہیں بھی آپ ریکارڈ اُٹھا کر دیکھ لیں انتظامی بنیادوں پر صوبوں کے حوالے سے سب سے پہلے پاکستان مسلم لیگ (ق) نے بات کی تھی۔ مسلم لیگ (ن) کے دوست محمد کھوسہ نے بھی اس حوالے سے آواز اٹھائی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے پانچ سال کیا ہوتا رہا ہے؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: اُس وقت بھی یہی کچھ ہوتا رہا ہے۔ انتظامی بنیاد پر یہ ضروری ہے کہ اس علاقے پر مشتمل ایک نیا صوبہ قائم کیا جائے بلکہ ہزارہ میں بھی public demand آئی ہے۔ جب لوگوں کی آواز آتی ہے، جب لوگ روتے ہیں، جب محرومیاں بڑھتی ہیں، نوکریاں نہیں ملتیں اور ان ایوانوں تک اُن کی آواز نہیں آتی تو پھر اس طرح کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ میڈیا کے اینکرز بیٹھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہاں اسمبلیوں میں تماشا ہو رہا ہے۔ یہ تماشا نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آواز ہے۔ میں میڈیا سے کہنا چاہتی ہوں کہ خُدا کے لئے عوام کے جذبات کو سمجھیں۔ ہم یہاں اپنی جانوں پر کھیل کر عوام کی آواز اُٹھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ قائد ایوان اور اس کے وزراء کے علاوہ باقی سب ممبران چاہے وہاں بیٹھے ہیں یا یہاں وہ لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ اگر ہم لڑتے ہیں تو لوگوں کی زبان بول رہے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی بات ہو گئی ہے، اب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! یہاں پر ہلڑ بازی نہ ہوتی اگر آپ پہلے دن ہی ہماری بات سُن لیتے۔ ہماری یہ demand ہے کہ آپ کمیشن کو مکمل کریں تاکہ سرائیکی صوبہ بن سکے۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! یہ چار کروڑ عوام کی بات ہے، کیا آپ اس کے لئے چار گھنٹے نہیں دے سکتے؟ یہ تیرہ اضلاع کی بات ہے۔ آپ ان لوگوں کی آہوں اور سسکیوں کو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کی بڑی مہربانی، بہت شکریہ۔ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کی بات سنوں گا۔ اب ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے سُن لیا ہے۔ شاہ صاحب! آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ کمیشن کو نام نہیں دیں گے تو پھر ہم ایوان نہیں چلنے دیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی ہے، تشریف رکھیں۔ آپ نہ چلائیں لیکن ہم ایوان کو چلائیں گے۔ Don’t try to threat me. میں نے خط بھیجا ہے اس کا جواب آئے گا تو پھر اس کے بعد میں نام دوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا مائیک کھول دیں۔ آپ ہماری زبانیں بند نہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ آپ کا موقف آ گیا ہے کیونکہ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ بات کر چکی ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے صرف پانچ منٹ کا وقت دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پانچ منٹ کے بعد ایک سیکنڈ نہیں ملے گا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! یہ سرائیکی صوبہ کی بات ہے اور ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! آپ بول لیں۔ آپ بات کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ گزارش یہ ہے کہ آپ تاریخی پس منظر دیکھیں کہ ہم جس سرائیکی صوبہ کا مطالبہ کر رہے ہیں اس کی تاریخ کیا ہے؟ اگر آپ محکمہ آثار قدیمہ کی reports کو دیکھیں تو وہ کہتی ہیں کہ ملتان ساڑھے نو ہزار سال قبل مسیح پرانا صوبہ تھا۔ اگر ہم Civilization of Mesopotamia کو دیکھیں جو کہ پانچ ہزار سال قبل مسیح کی ہے تو اس سے پہلے بھی یہ صوبہ ملتان موجود تھا۔ اگر آپ البیرونی جو کہ محمود غزنوی کا تاریخ دان تھا کی بات سنیں تو وہ کہتا ہے کہ یہ دو لاکھ دس ہزار سال پرانا ہے۔ اگر ہم دوسری طرف چلے جائیں کہ حضرت نوح کو آدم ثانی کہا جاتا ہے۔ ان کے اٹھارہ بیٹے تھے جن میں سے تین مشہور ہوئے۔ ان کا ایک بیٹا حضرت سام تھا جس سے Semitic race چلی۔ حضرت سام کے بیٹے آرفی شند اور اس کے بیٹے کیومرس نے بلخ میں بادشاہت کی بنیاد رکھی۔ تاریخ فرشتہ میں ہے کہ چین اور ترک حضرت یافث کے بیٹے تھے۔ ان کا تیسرا بیٹا حضرت حام تھا۔ حضرت حام کے آگے چار بیٹے تھے۔ ایک ہند (ہند سے ہندوستان)، ایک بند (بند سے بنک) سے بنگال، ایک نہر والا گجرات کاٹھیاواڑ اور ایک سندھ۔ سندھ کے بیٹے کا نام ملتان تھا۔ یہ ہمارا تاریخی پس منظر ہے۔ جب محمد بن قاسم 712 میں سندھ میں آتا ہے اور اس ملک کو فتح کرتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے کہ میں کشمیر کے بارڈر پر گیا ہوں کیونکہ سرائیکی ایریا کی باؤنڈری سالٹ رینج ایریا تک آتی تھی۔ آپ دیکھیں کہ پنجاب کب معرض وجود میں آیا؟ جب سکندر اعظم نے 323 میں یہ ملک فتح کیا تو اس نے پانچ دریا cross کئے۔ یہ Latin word Pentapotamia تھا۔ Potamia means river and Penta means five اس نے پانچ دریا cross کئے اور اس سے یہ پنجاب معرض وجود میں آیا مگر ملتان یا سرائیکی علاقہ اس سے پہلے بھی موجود تھا۔ اس علاقے کو سنسکرت کی زبان میں سپت سندھو کہا جاتا تھا یعنی سات دریاؤں کی سرزمین مگر جب سکندر اعظم نے پانچ دریا cross کئے تو اس نے اس کو پنجاب کہا۔ پنجاب کا مطلب کیا ہے؟ یہ بھی Persian word ہے جس کا مطلب پنج آب یعنی پانچ دریا ہیں اس لئے ملتان تو اس سے پہلے بھی معرض وجود میں آیا تھا۔ ہماری ایک شناخت ہے۔ 2 جون 1818 کو رنجیت سنگھ نے صوبہ ملتان کو فتح کیا۔ جب انگریزوں نے 1848 اور 1849 میں ملتان پر قبضہ کیا تو انہوں نے اس کو ڈویژن بنا دیا۔ اس وقت ملتان ڈویژن میں جھنگ، چنیوٹ اور فیصل آباد بھی شامل تھے۔ آج آپ ضرورت کے تحت ایک ضلع سے چار اضلاع بنا رہے ہیں۔ ہمارے ضلع ملتان کے چار اضلاع بنے ہیں۔ اس سے وہاڑی، خانیوال اور لودھراں کے اضلاع بنے

ہیں۔ آپ نے یہ اضلاع اس لئے بنائے کیونکہ لوگوں کو تکلیف تھی۔ آج جب ہم سرائیکی صوبہ کی بات کرتے ہیں تو ہمارے اُوپر الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ لسانی بات کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ کیا ہندوستان ہندوؤں کے نام پر نہیں ہے، جرمن جرمنوں کے نام پر نہیں ہے، ایران ایرانیوں کے نام پر نہیں ہے اور انگلستان انگلش کے نام پر نہیں ہے؟ اگر ہم سرائیکی ہیں اور سرائیکی صوبہ کی بات کرتے ہیں تو پھر ہمارے اُوپر یہ الزام کیوں لگایا جاتا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) نے
اپنی نشست سے اُٹھ کر سید ناظم حسین شاہ صاحب کے پاس جاکر ان کے ہاتھ چومے)

آپ دیکھیں کہ جتنے بھی ملک بنے ہیں ان کی بنیاد کیا تھی؟ وہ سب ethnic groups تھے اور ethnic کی وجہ سے یہ سارے ملک بنے ہیں۔ آپ لاطینی امریکہ اور چین کو دیکھ لیں۔ چین چینیوں کے نام پر ہے۔ یہ ہماری بد قسمتی ہے کہ ہم تاریخ کو نہیں دیکھتے، اگر ہم تاریخ کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ It is the East جو ہمیشہ West کو dominate کرتا رہا۔ اسی East سے، قبلائی خان کے دربار سے مارکوپولو gun powder لے کر گیا، پتھری کوئلہ لے کر گیا جس سے steam بنتی ہے، کاغذ بھی اسی East سے گیا جو کہ چائنا میں دوسری صدی میں ایجاد ہوا۔ Portable Printing Press جو کہ چائنا میں ساتویں صدی میں استعمال ہوئی وہ بھی یہاں سے گئی ہے۔ اسی طریقے سے آپ دیکھیں کہ ہمارے سرائیکی علاقے کا کیا تاریخی پس منظر ہے؟ محمد بن قاسم بھی ملتان میں آتا ہے۔ آپ تاریخی پس منظر دیکھیں کہ اگر سکندر اعظم کو کوئی مزاحمت ہوتی ہے تو وہ بھی ملتان میں سرائیکی علاقے میں ہوتی ہے۔ بابل میں اس کی death ہوتی ہے اور وہی زخم جان لیوا ثابت ہوتا ہے جو یہاں ملتان سے اس کو لگا تھا۔ ہماری زبان میں مٹھاس ہے مگر آپ دیکھیں کہ ایک تنگ نظر آدمی نے ملتان کے اُوپر کیا الزام لگائے ہیں؟ یہ کہا گیا کہ "چہار تحفہ است ملتان۔ گرد، گرما، گورستان و گدا" جب اللہ تعالیٰ نے سوچا کہ اس نے حضرت آدم کو خلق کرنا ہے تو اس کے لئے بھی اسی مٹی کو چُنا گیا۔ ہم مٹی پر ہل چلا کر اس کو زخمی کرتے ہیں مگر یہ ہمیں مایوس نہیں کرتی بلکہ یہ ہمیں کچھ نہ کچھ اناج دے دیتی ہے۔ گرما اس دنیا کی ساری تخلیق گرمی کی بدولت ہے، اگر گرمی نہ ہو تو کسی چیز کی germination نہیں ہوتی۔ ہم گرمی کے حوالہ سے اس سے بڑھ کر اور کیا بات کریں کہ گرمی کا استقبال بہار کرتی ہے کہ پہلے بہار آتی ہے اور اُس کے بعد گرمی آتی ہے۔ ملتان تاریخی شہر ہے۔ یہاں پر اکثر جنگیں ہوئی ہیں اور جیسے میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ شہر ساڑھے نو ہزار سال

پرانا ہے۔ اس کو مدینۃ الاولیاء بھی کہتے ہیں وہ اس لئے کہ دُور دُور سے باعمل لوگ یہاں پر دفن ہونا پسند کرتے تھے۔

جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں اور سارا ایوان بھی اس بات کو جانتا ہے کہ گدا یا فقیر وہاں ہوتا ہے جہاں سخی ہو۔ سرائیکی علاقہ اور ملتان کے لوگ سخی ہیں اور اُن کے اندر سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس لئے گدا وہیں ہوتے ہیں۔ ہماری سخاوت کا ناجائز فائدہ نہ اُٹھایا جائے۔ ہم وسعت قلبی اور سخاوت کی وجہ سے اگر کسی کو welcome کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنے حقوق کا دفاع نہیں کر سکتے۔ جناب علیؓ فرماتے ہیں کہ دوستوں کے حقوق دوستی کی آڑ میں مت تلف کرو، جن کے حقوق تلف ہو جائیں پھر وہ دوست نہیں رہتے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! حکمران وہی ہوتا ہے جس میں سخاوت ہو۔ چنگیز کا بیٹا اُغدائی بادشاہ تھا وہ ایک دفعہ بازار سے گزرا تو اُس کو ایک حلوائی کی مٹھائی پسند آ گئی تو اُس نے کہا کہ یہ ساری مٹھائی میری فوج میں تقسیم کر دو تو اُس حلوائی نے وہ ساری مٹھائی تقسیم کر دی۔ بادشاہ نے اپنے وزیر سے کہا کہ جتنے ٹوکرے مٹھائی کے تھے وہ سب اشرفیوں سے بھر کر اس حلوائی کو دے دو۔ کنجوس وزیر کہنے لگا کہ جناب! یہ ساری مٹھائی تو صرف ایک اشرفی کی ہے۔ اُس نے کہا کہ بادشاہ وہ ہوتا ہے جو ہر قدم پر تاریخ مرتب کرتا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے رانا ثناء اللہ صاحب بھی بیٹھے ہیں اور آپ بھی بیٹھے ہیں، آپ سرائیکی صوبہ بنانے کی تاریخ مرتب کریں اور اُس کمیشن میں جا کر سرائیکی صوبہ بنائیں تا کہ آنے والے وقت میں آپ کا نام زندہ رہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! صوبہ جنوبی پنجاب کے سبھی حامی ہیں لیکن طریق کار غلط ہے۔ جی، بسراء صاحب!

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بیٹھیں۔ میں نے بسراء صاحب کو floor دے دیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ):

تھکتے بھی چلو، بڑھتے بھی چلو
قافلے منزل پہ ہی ڈالے جائیں گے

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ ہم آج سے دو دن پہلے جو بات کر رہے تھے آپ نے آج اُس بات کا احساس کیا اور یہ ہمارا کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ جنوبی پنجاب اور بہاولپور کے اندر چار کروڑ عوام اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہیں، جن کی نسلیں تباہ ہو رہی ہیں اور جن کے بچے برباد ہو رہے ہیں ہم اُن کے لئے آواز اُٹھا رہے ہیں۔ آپ نے آج یہاں پر جو conduct show کیا تو ہم پہلے دن سے یہی کہہ رہے تھے کہ آپ اس ایوان کے سپیکر ہیں اور ہمارا مقصد لڑنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ نے اور ہم نے مل کر اس جمہوریت کے لئے لاشیں اُٹھائی ہیں، اس جمہوریت کے لئے جدوجہد کی ہے تو آج وہ وقت آ پہنچا ہے کہ جنوبی پنجاب کی نسلیں جو آج سسک سسک کر مر رہی ہیں، جن کے بچے ننگے پاؤں پھر رہے ہیں، جن کے مریض دوائی کے بغیر مر رہے ہیں، جن کے بچوں کو وہاں پر تعلیم نہیں مل رہی تو ہمیں آج اُن کے لئے کچھ کرنا ہو گا۔ مجھے میاں محمد نواز شریف کا بڑا احترام ہے کیونکہ وہ ایک پارٹی کے لیڈر ہیں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ صدر پاکستان آصف علی زرداری صاحب! اگر آپ جنوبی پنجاب یا بہاولپور کو صوبہ بنانا چاہتے ہیں تو فی الفور ایک قومی کمیشن تشکیل دیا جائے۔ آپ نے اس ایوان کے تقدس کو بحال رکھنا ہے۔ میرے پاس اُس قرارداد کی کاپی بھی ہے جو 8۔ مئی کو اس ایوان میں متفقہ طور پر پاس ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: صوبہ جنوبی پنجاب بننے پر کسی کو اعتراض نہیں ہے لیکن اس کے طریق کار پر اعتراض ہے۔ میں اس ایوان کا Custodian ہوں تو اگر اس ایوان کے rights infringe ہو رہے ہوں تو میں اس پر خاموش رہوں گا؟ اس کمیشن کے اندر ہمیں جو نمائندگی دی گئی ہے یا جو اس کا طریق کار بنایا گیا ہے Is it lawful? آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس متفقہ قرارداد کے اندر یہ لکھا ہے کہ ہم وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ آئین کے اندر تبدیلیاں کر کے جنوبی پنجاب اور بہاولپور کو صوبہ بنائے۔ آپ نے اب لیٹر میں یہ لکھا ہے کہ:

> I have examined the contents of the reference and also the said letter to the backdrop of the two Resolutions…

جناب سپیکر: وہ تو ایسے ہی لکھا ہے۔ Resolution اس کے ساتھ ہے، آپ اُس کو پڑھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خدارا آپ کی کرسی بہت بڑی ہے، آپ ایک بڑے باپ کے بیٹے ہیں اور آپ نے اپنے لئے ایک بڑا نام پیدا کیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ:

> of the Punjab of 9th May 2012 and I am of the view that the Commission has not been constituted and its TORs.

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن سے TORs ہی مانگے ہیں اور میں نے اُن سے کیا کہا ہے؟ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں کیونکہ میں بھی قانون کا ادنیٰ طالب علم ہوں۔ TORs اُس وقت بنیں گے جب ہمارے پیارے بھائی اُس کمیشن کے اندر جا کر بیٹھیں گے۔ اگر آپ کو اختلاف ہے کہ آپ کو کم نمائندگی دی گئی ہے تو سپیکر قومی اسمبلی کا بیان on record ہے کہ ہم آپ کے ممبران بڑھانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر! میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اگر آج تاریخ کے اس موقع پر مسلم لیگ (ن) نے جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ بد دیانتی کی تو مسلم لیگ (ن) کا سیاسی جنازہ لاہور میں دفنا دیا جائے گا۔ میں یہاں پر ایک اور بات عرض کر دوں کہ جب یہاں سے یہ قرارداد پاس ہوئی تو میاں محمد شہباز شریف بہاولپور تشریف لے کر گئے اور انہوں نے وہاں پر مٹھائیاں بانٹیں، بہاولپور والوں کو مبارک بادیں دیں کہ ہم آپ کا صوبہ بحال کرنے جا رہے ہیں۔ اب مجھے بتائیے کہ آپ کا وہ چہرہ مانوں یا آپ کا یہ چہرہ مانوں؟ آپ کے کیوں double standards ہیں؟

جناب سپیکر: یہ double standards آپ کے پاس ہی ہیں، میرے پاس double standards نہیں ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! قول و فعل کے تضاد کو میں تو منافقت کہتا ہوں پتا نہیں آپ کیا کہتے ہیں؟ مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ اس طرف بیٹھے ہوئے ہمارے بھائی جو جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں میری ان سے بھی بات ہوئی ہے۔ میں نام لے کر کہوں گا کہ کل جب ہم باہر گئے تو آپ کے دو ممبران نے جنوبی پنجاب کو مردہ باد کہا اور ہمیں گالیاں دیں، یہاں ڈھلوں صاحب اور منڈا صاحب بیٹھے ہیں انہوں نے جنوبی پنجاب کے عوام کو بے غیرت اور غدار کہا۔

جناب سپیکر: کسی نے نہیں کہا۔ No. No. یہ غلط الزام ہے۔ یہ الزام تراشی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اب آپ کا ٹائم ختم ہوا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے letter کا آخری پیرا پڑھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے لکھا ہے کہ:

> 6. In the circumstance, I would request you kindly to:
>
> (a) refer the matter to the Federal Government to constitute a representative National Commission.

جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں کہ آپ نے اٹھارہویں ترمیم ہمارے ساتھ کی جیسا کہ نولاٹیا صاحب نے کہا کہ اس کے لئے آپ نے 90 اجلاس ہمارے ساتھ مل کر کئے۔ اس وقت تو آپ کو وہ پارلیمانی کمیشن منظور تھا۔ نیشنل کمیشن کس کو کہتے ہیں اس میں ایم کیو ایم کا نمائندہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب! اس میں stakeholders، Technocrats اور عوام کے نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا آپ stakeholders نہیں ہیں، کیا ہم stakeholders نہیں ہیں اور آپ stakeholders کن کو کہتے ہیں؟

جناب سپیکر! اس کے اندر آپ نے اٹھارہویں ترمیم کی، انیسویں ترمیم کی اور جب تیسری دفعہ میاں صاحب کو وزیر اعظم بننا تھا تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھے رہے۔

جناب سپیکر: وہ legislation تھی، legislation اور چیز ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب بھی تو legislation ہونی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، اب آپ اپنی بات ختم کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ دو نام نہیں دیں گے تو ہماری لاشوں کے اوپر سے گزر کر آپ اجلاس چلائیں گے۔ ہم آپ کو اس طرح اجلاس نہیں چلانے دیں گے۔ آپ کو یہ

اندازہ ہو گیا ہے کہ ہم جنوبی پنجاب کے غیور عوام اپنا حق لینا جانتے ہیں، خواہ ہمیں اس کے لئے بندوق اٹھانا پڑے اور لاشیں گرانا پڑیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ کا حق نہیں ہے، سب ہی اس کو منظور کرتے ہیں۔ وہ صرف آپ کا نہیں ہے۔ آپ کوئی اتنا بڑا احسان نہیں کر رہے۔ آپ کی مہربانی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! دو دن پہلے ہم نے آپ سے ہاتھ باندھ کر گزارش کی تھی کہ آپ دو نام دے دیں، چار نام دے دیں، چھ نام دے دیں یا دس نام دے دیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: وہ چٹھی مجھے بھیجیں تو میں اس کے بعد ہی کروں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہمارے بزرگ ہیں، ہمیں آپ کا بڑا احترام ہے، آپ دو نام دے دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کے کہنے پر نہیں دوں گا۔ آپ کی مہربانی۔ تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔ محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! میں آپ کو بات کرنے کے لئے دو منٹ کا وقت دیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ ملک پاکستان کسی کا ذاتی تخت و تاج نہیں ہے۔ یہ جمہوری ملک ہے۔ یہاں پر عوام کی حکومت ہے اور عوام کے مطالبے کے مطابق یہاں پر کام ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر! جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صوبے بنانے سے وفاق کمزور ہو گا تو انہیں کیا ہمسایہ ملک نظر نہیں آ رہا؟ جہاں پر اٹھائیس صوبے ہیں اور انہوں نے انتیسواں صوبہ کشمیر کو declare کیا ہوا ہے کیا بھارت میں وفاق کمزور ہو گیا ہے؟ ہماری آبادی 18 کروڑ ہے اور ہمارے چار صوبے ہیں۔ امریکہ میں ہم سے دُگنی آبادی ہے لیکن وہاں پر 50 ریاستیں ہیں کیا وہاں پر وفاق کمزور ہو گیا ہے؟ اسلام بھی یہ کہتا ہے کہ شہر بڑے کرنے سے بہتر ہے کہ نئے شہر آباد کئے جائیں۔ یہاں پر ایک چھوٹے sector کو چلانا اور manage کرنا نسبتاً آسان ہے بجائے اس کے کہ بہت بڑے sector کو چلایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ بہت شکریہ

سردار اطہر حسن خان گورچانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تقاریر شروع کر دیتے ہیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر! مجھے بھی دو منٹ کے لئے بات کرنے دیں۔ میں نے ڈی جی خان اور راجن پور کے حوالے سے بات کرنی ہے۔ وہاں پینے کا پانی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سردار اطہر حسن خان گورچانی: جناب سپیکر! آپ نے صرف دو نام دینے ہیں، آپ وہ دو نام نہیں دے رہے۔

جناب سپیکر: آپ مجھ پر کیسے پابندی لگا سکتے ہیں؟ آپ کا کیا طریق کار ہے؟ How can you force me کیا آپ نے مجھ سے نام مانگے ہیں؟ Are you an authority اب آپ آرام سے بیٹھ جائیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

جناب سپیکر: اب ہم legislation شروع کرتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون (ترمیم) سروس ٹربیونلز پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I introduce the Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Service Tribunals (Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Services and General Administration for report within one month.

Now, we take up the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012. Minister for Law!

مسودہ قانون (چوتھی ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2012

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Fourth Amendment) Bill 2012 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report within one month.

ہنگامی قانون

(جو پیش ہوا)

ہنگامی قانون انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری، پنجاب مجریہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012 on the table of the House.

MR SPEAKER: The Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Ordinance 2012 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Health with the direction to submit its report within one month.

مسودات قانون

(جو دوبارہ زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی پنجاب مصدرہ 2012

MR SPEAKER: Now, we take up the Information Technology University of the Punjab Bill 2012 (Bill No.18 of 2012). Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 18th July 2012, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly on 18th July 2012, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈینگی والا، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈینگی والا ہائے ہائے، تختِ لاہور ہائے ہائے اور جھوٹے بل جھوٹے وعدے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and amendments have been proposed in the Bill, we take up the Clause in which the amendments have been proposed. Now we take up Clause 9. Minister for Law may move the amendment in Clause 9 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 9 of the Bill-

- (a) in sub-clause (1), for the words “Chief Minister”, the word “Governor” shall be substituted.
- (b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.”

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے

"جنوبی پنجاب، زندہ باد اور بہاولپور زندہ باد" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 9 of the Bill-

(a) in sub-clause (1), for the words “Chief Minister”, the word “Governor” shall be substituted.

(b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

"That in Clause 9 of the Bill-

(a) in sub-clause (1), for the words "Chief Minister", the word “Governor” shall be substituted.

(b) after sub–clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

"(4) In the performance of all the functions under this Act, the Chancellor shall act and shall be bound in the same manner as the Governor of a Province acts and is bound under Clause (1) of Article 105 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.”

(The motion was carried)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ڈینگی والا، ہائے ہائے" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Now, we take up the Clause 10. Minister for Law may move the amendment in Clause 10 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

(4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University, religious or cultural ideology, or national integrity."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-

(4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University,

> religious or cultural ideology, or national integrity."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

> "That in Clause 10 of the Bill, after sub-Clause (3), the following new sub-Clause (4) shall be inserted:-
>
> (4) The Chancellor may set aside a decision or action of the Syndicate, which, in the opinion of the Chancellor, is against the law, interest of academic excellence of the University, religious or cultural ideology, or national integrity."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Minister for Law may move the amendment in Clause 31 of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 31 of the Bill, after sub-Clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-
>
> (3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 31 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-

> (3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

Anybody who wants to oppose it? None. The motion moved and the question is:

> "That in Clause 31 of the Bill, after sub-clause (2), the following new sub-Clause (3) shall be inserted:-
>
> (3) The Syndicate shall recommend statutes under Clauses (a) and (b) of sub-section (2) to the Chancellor who may approve the statutes with or without any modification or may refer the statutes back to the Syndicate for reconsideration or may reject the statutes."

(The motion was carried)

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اختلاف احتجاج کرتے ہوئے حکومتی.بنچوں کی طرف گئیں .جہاں حزب اقتدار کی معزز خواتین کے ساتھ ان کی ہاتھا پائی ہوئی جبکہ معزز مرد ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "صوبہ.بہاولپور زندہ باد اور سرائیکی صوبہ زندہ باد کی نعرہ بازی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، معزز ممبران اسمبلی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے جناب سینئر سیکرٹری اسمبلی کا مائیک اور ٹیپ ریکارڈرز کی تاریں کھینچ کر انہیں توڑ دیا)

MR SPEAKER: Addition of new Clause 36…

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کورم، کورم کی آوازیں)

Minister for Law may move his amendment…

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.
>
> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University.

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.
>
> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University."

Anybody who wants to oppose it?... Any body who wants to oppose it?... None (Interruptions)

The motion moved and the question is:

> "That after Clause 35 of the Bill, the following new Clause 36 shall be inserted and the subsequent Clauses be re-numbered accordingly.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کورم کورم کی آوازیں)

> **36. Resident Auditor:** The government shall appoint on deputation an appropriate officer of the government as the Resident Auditor of the University."

(The motion was carried)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Information Technology University of the Punjab Bill 2012, as amended, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended, is passed.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے کورم کورم کی آوازیں لگاتے اور شور و غل کرتے رہے)

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی۔۔۔ (شور و غل)

Order please, order please. Order please… (Interruptions)

دیکھیں! یہ بی بی، کیا کرتی ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ایہناں نوں پیچھے دھکو، ایہناں نوں پیچھے دھکو، ایہناں نوں پیچھے دھک دیو۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اور معزز ممبران حزب اقتدار سپیکر ڈائس کے سامنے آپس میں گتھم گتھا ہو گئے)

MR SPEAKER: No, don’t do so. Don’t do so. Order please. Order please.

بسراء صاحب! ان کو پیچھے لے جائیں۔ بسرا صاحب! ان کو پیچھے لے جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) جناب سپیکر! کورم نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ان کو پیچھے لے جائیں، کورم کی بات بعد میں کریں۔ ان کو آپ پیچھے لے کر جائیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ Don’t do so.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): نیئں، نیئں، ایہنوں پیچھے دھکو۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: لنگڑیال صاحب! ان کو واپس لے جائیں، پلیز۔ ان کو اپنی اپنی جگہوں پر لے جائیں۔
Order please, order please, order please. Order in the House. Order in the House. Order in the House.

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سرائیکی صوبہ سرائیکی صوبہ کی آوازیں)

وزیر قانون پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔ جی، وزیر قانون!

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جناب سپیکر کورم پورا نہیں ہے، کی آوازیں)

جناب سپیکر: ابھی پورا ہے۔ ابھی پورا ہے۔ ابھی کورم پورا ہے۔ ابھی کورم پورا ہے۔

قرارداد

نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے نامزد کردہ کمیشن کو واپس لینے اور نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دینے کا مطالبہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔ اگست 2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔ مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو"۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔ اگست 2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔ مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔

یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو"۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہذا اب سوال یہ ہے کہ:

> "صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ نمائندہ ایوان نئے صوبوں کے قیام کے حوالے سے سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے 16۔ اگست 2012 کو نامزد کردہ کمیشن کو مسترد کرتا ہے۔ اس ایوان کی رائے ہے کہ مذکورہ کمیشن صوبائی اسمبلی پنجاب کی 9۔ مئی 2012 کو منظور کردہ قراردادوں کی روح اور مندرجات کے برعکس ہے اور وفاق پاکستان کی سالمیت کے تقاضوں سے متصادم ہے۔
>
> یہ ایوان وفاقی حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ مجوزہ کمیشن کو فی الفور withdraw کیا جائے اور تمام stakeholders کو اعتماد میں لیتے ہوئے قومی اتفاق رائے اور آئینی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسا نمائندہ قومی کمیشن تشکیل دیا جائے جس پر تمام قومی و صوبائی قیادتوں کو اعتماد ہو۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(118)/2012/740. Dated. 29th August 2012. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. August 29, 2012 (Wednesday).

Dated Lahore, the
29th August, 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"